www.KitaboSunnat.com

شمائلِ سراجِ منیر ﷺ

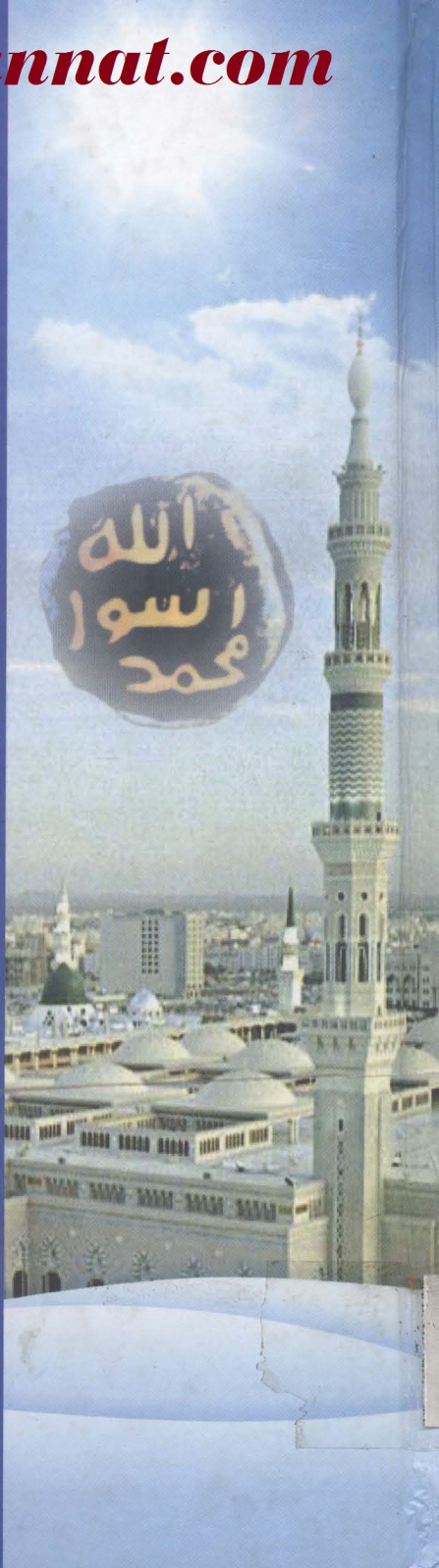

ڈاکٹر منیر احمد

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شمائلِ سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر منیر احمد

مکتبہ قدوسیہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت

کی

نشرواشاعت

کے لیے

کوشاں

248

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

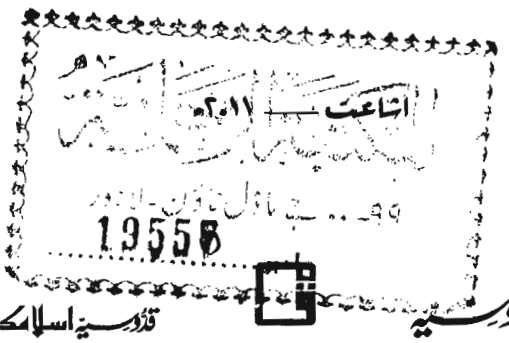

مکتبہ قدوسیہ
قدوسیہ اسلامک پریس

Tel: +92-42-37351124,37230585
maktaba_quddusia@yahoo.com
www.quddusia.com

رحمان مارکیٹ ◉ غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور پاکستان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمد ا عبده و رسوله

ہر طرح کی تعریف وتسبیح، تحمید وتمجید کے لائق ذات باری تعالیٰ ہے اور یہ تمام مخلوقات اعلیٰ وادنیٰ کا وظیفہ ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ--- (۱)

اس لیے کہ ذرے سے لے کر پہاڑ تک، فرش سے فلک تک ہر کہ ومہ کا خالق، مالک اور نگہبان وہی واحد ویکتا ہے۔ پھر خالق ایسا جس نے مخلوق کی بناوٹ وسجاوٹ میں انتہا کردی۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (۲)

آفتاب وماہتاب کی تخلیق وتسخیر میں اس خالق ومدبر کی جھلکتی حسن تدبیر ہے۔ رنگا رنگ جاذب نظر طیور وازھار إن الله جميل يحب الجمال (۳) کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ بلند وبالا کوہسار وسموات، سرسبز وشاداب گل وگلستان، لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ (٤) کی دلیل ہیں۔ اس جہان رنگا رنگ میں انسان کی تخلیق وترتیب لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (٥) کی خوشنما تعبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چیز

۱۔ القرآن، الجمعة: ۱۔

۲۔ القرآن، المومنو ن: ۱٤۔

۳۔ مسلم، مسلم بن الحجاج القشيرى، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ۲٦٥، مكتبه دارالسلام الرياض، ۱٤۲۰ھ/ ۱۹۹۹م۔

٤۔ القرآن، الاخلا ص: ٤۔

٥۔ القرآن، التين: ٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت ہے مگر بعض کو بعض پر حسن و جاذبیت میں فضیلت حاصل ہے۔تمام مخلوقات میں انسان افضل ہے پھر یہ بھی تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ انسانوں میں انبیاء علیہم السلام سیرت و صورت میں اعلیٰ و برتر ہیں۔ انبیاء علیہم السلام جس حالت میں بھی ہوں ان کے حسن و معصومیت کا اعتراف دوست اور دشمن سب یکساں طور پر کرتے ہیں۔وہ عورتیں جو عزیز مصر کی بیوی کو یہ کہہ کر ملامت کرتی ہیں کہ ایک نوکر اور خادم پر فریفتہ ہوگئی ہے۔یہ اس کے مقام کے لائق نہیں۔ جب ان کی نگاہ یوسف علیہ السلام پر پڑی تو بے خود ہوگئیں اور بے ساختہ پکار اٹھیں "مَاهٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ" (٦) یہ حسین وجمیل چہرہ کسی انسان کا نہیں یہ تو کوئی آسمان سے اترنے والا فرشتہ ہے۔معصوم بچوں کے خون سے ظلم کے ہاتھ رنگنے والا فرعون جب موسیٰ علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھتا ہے اپنے سارے منصوبے بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کیوں نہ ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔یہ نبی بننے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کی وہی کشش و جاذبیت تھی جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو عطا فرماتا ہے۔تمام انبیاء کا حُسن اپنی جگہ اپنی مثال آپ ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو جو حسن دیا اس کو چاند کے چہرے سے تشبیہ دینا بھی مناسب دکھائی نہیں دیتا۔

حضرت جابرؓ اپنے بار بار کے تجسس اور مشاہدے کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند سے بھی زیادہ روشن و چمکدار تھا.....(٧)

اس روایت کا ترجمہ پنجابی کے معروف شاعر مولانا محمد سعید اُلفت مرحوم اس طرح کرتے ہیں:

روایت کریندا اے جابرؓ سوہارا
اک دن میں ڈٹھا محمد ﷺ پیارا
چنوں چودھویں سی تے کوئی کوئی سی تارا
میں دوواں نوں ویکھاں دوبارہ دوبارہ

٦۔القرآن ، یو سف : ٣١۔

٧۔تر مذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن ، رقم الحدیث:٢٨١١، مکتبہ دارالسلام الریاض، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩م۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا دی قسم چن مدہم نظریں آیا
تے محمد ﷺ دا چہرہ سوہنا نظریں آیا
حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا
محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دتا

آپ ﷺ کے خَلق وخُلق، سیرت وصورت کے چرچے اور نغمے صحابہ کرامؓ کی زبان سے نکلے ہوئے آج بھی سنائی دیتے ہیں تو مسلمان کا دل ودماغ ان پُر کیف نغمات کو پڑھ اور سن کر خود رفتہ ہو جاتا ہے اور ارمانوں میں کھو جاتا ہے کہ کاش وہ لمحات اسے بھی نصیب ہوتے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں

كان رسول الله ﷺ أزهر اللون كان عرقه اللؤلؤ إذا مشى تكفأ وماممست ديباجاً ولا حريراً ألين من كف رسول الله ﷺ ـ ولا شممت مسكاً ولا عنبرة أطيب من رائحة النبي ﷺ (٨)

(آپ ﷺ خوشنما گندمی رنگت، موتیوں کی مانند پسینے والے تھے۔ جب قدم مبارک اٹھاتے تو کچھ آگے جھک کر۔ میں نے ریشم ودیباج کو بھی آپ ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے نرم نہیں پایا۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک سے اٹھنے والی خوشبو عنبر وکستوری سے کہیں بڑھ کر خوشبودار تھی۔)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔

أن النبي ﷺ يسلك طريقا فيتبعه أحد إ لا عرف أنه قد سلكه من طيب عرقه أو قال من ريح عرقه (٩)

٨۔ بخا ری ، محمد بن اسما عیل ، ابو عبد الله ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث : ٣٥٦١ ،مکتبہ دارالسلام الریاض، ١٤٢٠ھ ؛مسلم ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦٠٥٤۔

٩۔دا رمی ،ابو محمد ، عبد الله بن عبد الرحمٰن ،السنن۔ ١/ ٣٤، نشرالسنہ،ملتان۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ نبی ﷺ کا جس راستے سے گزر ہوتا اس کے بعد اس راستے پر سے گزرنے والا ہر شخص آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ کا یہاں سے گزر ہوا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بیان کیا کہ

لما قدم النبي ﷺ المدينة جئت فلما تبينت وجهه عرفت أن وجهه ليس بوجه الكذاب (۱۰)

(جب نبی ﷺ مدینہ منورۃ تشریف لائے تو میں گیا جب آپ ﷺ کے رخ انور کو پہچانا تو سمجھ گیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں)

حسین و معصوم چہرے کی یہ کشش عبداللہؓ بن سلام کو کفر و شرک کی ظلمتوں سے نکال کر دین اسلام کی لامحدود روشنی کی طرف لے آئی۔

جہاں قدم نہیں پڑا وہاں ہے رات آج تک
وہاں وہاں سحر ہوئی جہاں سے شفیع عاصیاں گزر گیا

آپ ﷺ کے شمائل و خصائل کی خوشبو ہمہ وقت اور ہمہ جہت ہے۔ رات کے سونے اور جاگنے میں "أنا أصلي و أرقد" (۱۱) دن کے معمولات، عبادات اور معاملات میں سیاست و سیادت میں، خوف و تقویٰ میں، صبر و ثبات میں، صلہ رحمی و ہمدردی میں، سختی و نرمی میں، شجاعت و سخاوت میں، درگزر و معافی میں، حق گوئی و بے باکی میں، خوراک و لباس میں، خوشی و غمی میں، خوشحالی و تنگدستی میں، یتیمی و مسکینی میں، اٹھنے اور بیٹھنے میں، شرم و حیا میں بیماری و تندرستی میں، خلوت و جلوت میں، اپنوں اور بیگانوں میں، دوستوں اور دشمنوں میں، امن و جنگ میں، ہنسنے اور مسکرانے میں مثالی کردار کی خوشبوئیں پھیلتی گئیں۔ آپ ﷺ کی سیرت میں جامع کمالات پائے جانے کی (بقیہ مقدمہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں)

۱۰۔ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۲۴۸۵، ابن ماجہ، محمد بن یزید ابو عبداللہ القزوینی، السنن، رقم الحدیث: ۱۳۳۴، مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹م

۱۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۰۶۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

اللہ رب العزت نے محمد رسول اللہ ﷺ کو قسم قسم کی فضیلتیں اور عظمتیں عطاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کی بدولت رسول اللہ ﷺ کو وہ مقام ملا جو کسی اور کو نہ ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے بعض احسانات کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم میں ایک مقام پر فرمایا: (ورفعنا لك ذكرك) اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

انسانی آبادی سے دور الگ تھلگ ایک غار میں گم ہو کر شب و روز گزارنے والے کو اپنی خاص رحمت سے ایسا نامور بنایا کہ قیامت تک آنے والے اربوں کھربوں انسانوں میں آپ کا چرچا رہے گا۔ آپ ﷺ کا تذکرہ قلم و قرطاس اور زبان و بیان کے ذریعہ مسلسل ہوتا چلا آرہا ہے۔ ماننے والوں نے بھی اور نہ ماننے نے بھی کسی نہ کسی انداز میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ اسلامی دستور حیات کے ہر پہلو میں آپ ﷺ کا نام سرفہرست ہے۔ عبادات کی بات ہو یا معاملات کی، اخلاقیات کا تذکرہ ہو یا معاشیات کا، سیاسیات کی بات ہو یا عمرانیات کی ہر ہر پہلو میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے انسان روشنی حاصل کر رہے ہیں۔

قرآن کریم اور انسانی تاریخ کی کتابوں میں بعض انبیاء و رسل کے حالات اور واقعات پائے جاتے ہیں لیکن جس تفصیل و باریکی کے ساتھ آپ ﷺ کی زندگی کے نقش پا کا ذکر ملتا ہے قطعاً کسی ایک کا بھی نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ کی اجتماعی زندگی جسے لوگوں کے لئے اسوہ حسنہ کہا گیا ہے اس پر لائبریریاں قائم ہیں جو عموماً سیرت لائبریری کے نام سے جانی جاتی ہیں۔

آپ ﷺ کی انفرادی و شخصی زندگی کی باریک سے باریک جھلکیں شمائل النبی ﷺ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے صدیوں سے دکھائی دے رہی ہیں کتابوں کی نشرواشاعت جاری ہے کئی زبانوں میں تالیف وتراجم کا کام ہوا ہے اور آج تک جاری ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے بھی اس مبارک موضوع میں حصہ ڈالا ہے۔ شمائل النبی ﷺ پر برصغیر میں لکھی جانے والی کتب شمائل میں اکثر ایسی دیکھنے میں آئیں جن میں شمائل النبی ﷺ کا پورا احاطہ نہیں کیا گیا۔ ماضی قریب میں کچھ کتابیں سامنے آئی ہیں جو شمائل کے نام پر لکھی گئی ہیں لیکن ان میں آپ ﷺ کی پوری سیرت لکھ دی گئی ہے۔

مؤلف سراج منیر نے پوری محنت اور کوشش کے ساتھ اپنی تالیف کو صحیح طور پر حدود شمائل کے اندر رکھا ہے۔ شمائل کے تمام چھوٹے بڑے پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب کا حجم بھی بہت مناسب ہے بے مقصد طوالت نہیں۔ موضوع چونکہ اہل ایمان کی محبت اور عقیدت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عام وخاص تھوڑے وقت میں دلجمعی اور دلی رجحان ودلچسپی سے پڑھ سکیں گے۔

آیات واحادیث کے حوالہ جات مکمل طور پر ساتھ ساتھ دیئے ہیں، صحت وضعف کا اہتمام کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف نے بے حد محنت سے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے انشاء اللہ جو لوگ اس کتاب کی روشنی میں اپنی اصلاح کریں اور اپنی زندگی کے اوراق از سر نو ترتیب دیں گے، وہ جناب ڈاکٹر منیر احمد کے لئے صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنیں گے۔ اس کتاب میں صرف شمائل النبی ﷺ سے متعلق موضوعات کو ہی شامل کیا گیا ہے جبکہ دیگر کتب شمائل میں سیرت کے دیگر پہلو بھی موجود ہیں اس لحاظ سے یہ ایک منفرد کاوش ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

فصل اول ۱۳

صورت زیبا

اسماء وکنیت ۱۳
۳۔قد مبارک ۱۶
۴۔رنگ مبارک ۱۷
۵۔چال مبارک ۱۹
۶۔سر مبارک ۲۱
۷۔بال مبارک ۲۱
۸۔موئے مبارک کی برکات ۲۴
۹۔کان مبارک ۲۵
۱۰۔چہرہ مبارک ۲۶
پیشانی مبارک ۲۹
چشم مبارک ۳۰
۱۳۔پلکیں مبارک ۳۲
ناک مبارک ۳۳
دہن مبارک ۳۴
ہونٹ مبارک ۳۴
دندان مبارک ۳۵
لعاب مبارک ۳۷
رخسار مبارک ۴۱
داڑھی مبارک ۴۳
شوارب (مونچھیں مبارک) ۴۶
حلیہ مبارک ۴۸
رسول اللہ ﷺ کا حسن وجمال ۵۰
گردن مبارک ۵۲
کندھے مبارک ۵۳
دست مبارک ۵۴
ہتھیلیاں مبارک ۵۶
جوڑ مبارک اور ہڈیاں ۵۸
بغلیں مبارک ۵۹
سینہ مبارک ۶۰
پیٹ مبارک ۶۱
ناف مبارک ۶۲
خاتم النبوۃ ۶۳
کمر و پیٹھ مبارک ۶۵
پنڈلی مبارک ۶۶
قدم مبارک ۶۷
ایڑیاں مبارک ۶۹
ناخن مبارک ۶۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختنہ مبارک ۷۰
شق صدر ۷۱
جلد مبارک ۷۳
پسینہ مبارک ۷۳
فصل دوئم ۷۶

خصائل نبوی ﷺ استقامت

اسراف وتبذیر سے اجتناب ۷۸
امر بالمعروف ونہی عن المنکر ۷۹
انکساری وتواضع ۸۰
پاک دامنی ۸۲
دانائی ۸۴
حجر اسود پر تکرار ۸۵
رقت ۸۶
زہد وقناعت ۹۰
گھر میں چراغ تک کا نہ ہونا ۹۲
شجاعت ۹۳
شرم وحیا ۹۴
تحمل وبردباری ۹۶
صدق: ۹۹
ہدیہ کا قبول کرنا ۱۰۱
نظافت پسندی ۱۰۳
فصل سوئم ۱۰۵

پسندیدہ لباس

لباس کا رنگ ۱۰۵
قمیض اور تہبند کی لمبائی ۱۰۷
قمیض مبارک ۱۰۸
آستین ۱۰۹
جبہ مبارک ۱۱۰
گریبان مبارک ۱۱۲
بٹن مبارک ۱۱۳
تہبند ۱۱۴
چادر مبارک ۱۱۵
پاجامہ مبارک ۱۱۶
تقنع ۱۱۷
ٹوپی مبارک ۱۱۸
عمامہ مبارک ۱۱۸
موزے مبارک ۱۲۰
نعلین مبارک ۱۲۱
لباس پہننے کا طریقہ ۱۲۲
لباس پہننے کی دعا ۱۲۳
لباس کی برکات ۱۲۴
آخری وقت کا لباس ۱۲۴
انگوٹھی مبارک ۱۲۵
عصا مبارک ۱۲۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلحہ مبارک ۱۲۸
سواریاں ۱۳۱
فصل ہشتم ۱۳۵

فراش مبارک

چٹائی مبارک ۱۳۷
نرم بستر پسند نہ فرمانا ۱۳۸
کھجور کی بنی ہوئی چارپائی ۱۳۹
تکیے کے استعمال کا طریقہ ۱۴۰
سونے سے قبل اور بعد مسواک اور وضو کرنا ۱۴۱
سونے سے قبل اور بعد دعائیں، سوتے وقت
سورتیں ۱۴۲
سونے کا طریقہ ۱۴۶
آپ ﷺ کے آرام فرمانے کے اوقات ۱۴۷
خراٹے لینا ۱۴۸
سفر میں سونا ۱۵۰
حالت جنابت میں سونا ۱۵۱
سونے والے کو سلام کرنا ۱۵۲
بیت الخلاء جانے اور نکلنے کی دعائیں ... ۱۵۳
خواب دیکھنا ۱۵۴
فصل پنجم ۱۵۷

آرائش وزیبائش خوشبو پسند فرمانا

تیل لگانا ۱۵۹
کنگھی کرنا ۱۶۰
بیوی سے کنگھی کروانا ۱۶۱
سرمہ لگانے کا وقت ۱۶۲
خضاب کا رنگ ۱۶۳
فصل ششم ۱۶۵

خوراک نبوی ﷺ

پسندیدہ کھانے ۱۶۵
سالن ۱۶۷
روٹی تناول فرمانا ۱۶۸
گوشت کھانا ۱۷۰
حلیم کھانا ۱۷۱
کھانے کا طریقہ ۱۷۲
انگلیاں چاٹنا ۱۷۵
ہر کسی ۱۷۵ کی دعوت قبول کرنا ۱۷۵
کھانے سے قبل اور بعد کی دعائیں ۱۷۶
کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنا ۱۷۷
برتن مبارک ۱۷۸
دسترخواں ۱۸۰
پھل ومیوہ جات ۱۸۰
پھل کھانے کی دعائیں ۱۸۱
پھل کھانے کا طریقہ ۱۸۲
مشروبات نبوی ﷺ ۱۸۲
ستو اور نبیذ ۱۸۴

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشروبات پینے کا طریقہ ۱۸۷
فصل ھفتم ۱۸۷

گزراوقات افلاس

دوسرے دن کے لیے ذخیرہ کرنا ۱۹۰
فقر کا بیان ۱۹۱
اکل حلال ۱۹۴
فصل ھشتم ۱۹۶

اخلاق رسول ﷺ خلق عظیم

اعداء سے کریمانہ سلوک ۱۹۸
تکمیل اخلاق ۲۰۰
زندگی بھر کسی کو مارا نہیں ۲۰۱
آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات ... ۲۰۱
کے لیے بدلہ نہیں لیا ۲۰۱
کسی کے عیب سننے کو ناپسند فرمانا ۲۰۲
رحم النبی ﷺ ۲۰۲
اخوت ۲۰۳
مساوات ۵ ..... ۲۰۵
صحابہ کرامؓ کے کام میں شریک ہونا ۲۰۸
نرمی سے سمجھانا ۲۱۰
ہر ایک کی دعوت قبول کرنا ۲۱۱
اصلاح ذات البین ۲۱۲
وفود کا استقبال ۲۱۵
حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنا ۲۱۶
عیادت کرنا ۲۱۷
اثر انگیزی ۲۲۰
قیام تعظیمی سے منع فرمایا ۲۲۲
اتلاف حقوق ۲۲۳
حیوانات پر شفقت ۲۲۵
بچوں کے ساتھ شفقت ۲۲۷
خیر خواہی ۲۲۹
عفو ۲۳۱
ایفائے عہد ۲۳۳
ایثار ۲۳۴
چشم پوشی ۲۳۶
خوش طبعی ۲۳۸
آنے والے کے لیے کپڑا بچھانا ۲۴۰
اخلاق نبوی ﷺ ازواج مطہرات کی زبانی ۲۴۱
قیدیوں سے سلوک ۲۴۳
عادات مبارکہ ۲۴۴
جود وسخاوت ۲۴۶
حسن معاملہ کی اعلیٰ مثالیں ۲۴۶
خادموں کے ساتھ حسن سلوک ۲۴۸
غیر مسلموں سے سلوک ۲۴۹
مسافر کے ساتھ سلوک ۲۵۱
نرمی سے سمجھانا ۲۵۲
سوالی کو رد نہ کرنا ۲۵۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب پروری ۲۵۴
حضور ﷺ کے اخلاق کا سخت امتحان .. ۲۵۴
مہمان نوازی ۲۵۵
اجتماعی کام میں شریک ہونا ۲۵۶
غصہ ۲۵۷
احسان ۲۵۹
مصلحت عامہ ۲۶۰
عدل وانصاف ۲۶۲
فصل نہم ۲۶۵

کلام رسول اللہ ﷺ

سب سے پہلا کلام ۲۶۶
آواز مبارک ۲۶۷
انداز کلام ۲۶۸
فصاحت کلام ۲۷۰
فصاحت کلام کی مثالیں ۲۷۱
رات کے وقت گفتگو ۲۷۳
اشعار ۲۷۵
فصل دہم ۲۷۷

رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی

ازواج النبی ﷺ ۲۷۸
۱۔ حضرت خدیجہؓ ۲۷۸
۲۔ سودۃ بنت زمعہؓ ۲۷۹
۳۔ حضرت عائشہؓ ۲۷۹
۴۔ حضرت ام المومنین حفصہؓ ۲۸۰
۵۔ حضرت ام المومنین زینب بن خذیمہؓ ۲۸۰
۶۔ حضرت ام سلمہؓ ۲۸۱
۷۔ حضرت ام المومنین ہندؓ ۲۸۱
۸۔ حضرت زینب بنت جحشؓ ۲۸۲
۹۔ حضرت جویریہؓ ۲۸۲
۱۰۔ حضرت ام حبیبہؓ ۲۸۳
۱۱۔ حضرت صفیہؓ بنت حی ۲۸۳
۱۲۔ حضرت ریحانہؓ ۲۸۳
۱۳۔ حضرت میمونہؓ ۲۸۴
جن سے صرف نکاح ہوا ۲۸۴
۱۔ قتیلہ بنت قیسؓ ۲۸۴
جن سے صرف نکاح ہوا اور چھوڑ دیا ... ۲۸۷
ملکیۃ بنت کعب اللیثی۔ ۲۸۷
بنت جندب بن ضمرۃ الجعدی ۲۸۸
ایسی عورتیں جنھوں نے آپ ﷺ کو اپنی ذات
ہبہ کی ۲۸۹
لیلی بنت الخلیم ۲۸۹
ضباعۃ بنت عامر ۲۹۰
صفیۃ بنت بشامۃ العنبری۔ ۲۹۰
ام شریک واسمھا غزیۃ بنت جابر بن حکیم ۲۹۱
خولۃ بنت حکیم بن امیۃ ۲۹۱
امامۃؓ بنت حمزۃ بن عبد المطلب ۲۹۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خولۃ بنت الھذیل ۲۹۲
شراف بنت خلیفۃ اخت دحیہ الکلبی ۲۹۲
حق المہر ۲۹۳
ازواج مطہرات کے لیے باری مقرر کرنا ۲۹۴
رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات .....
کے ہاں جانے کا معمول ۲۹۵
رسول اللہ ﷺ کا گھر والوں کے لیے غلہ
جمع کرنا ۲۹۶
ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک.. ۲۹۷
کام کاج میں ہاتھ بٹانا ۲۹۹
ایلاء ۳۰۱
اولاد اور آپ ﷺ کا اس سے پیار ۳۰۳
اولاد ۳۰۴
آپ ﷺ کی بیٹیاں ۳۰۴
خدام، غلام اور لونڈیاں ۳۰۷
خدام رسول اللہ ﷺ ۳۰۹
غلام ۳۱۰
لونڈیاں ۳۱۰
خدام ۳۱۰
حجرات ۳۱۰
فصل یازدھم ۳۱۱

رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا معمول

صلوۃ الضحیٰ ۳۱۳
تہجد کا بیان ۳۱۴
گھر میں نوافل پڑھنا ۳۱۵
روزے کا بیان ۳۱۸
شعبان کے روزے ۳۱۹
ہر ماہ تین روزے ۳۲۰
عاشورہ کے روزے ۳۲۲
سوموار اور جمعرات کے روزے ۳۲۳
رمضان المبارک کے معمولات اعتکاف ۳۲۴
قرآۃ کی کیفیت ۳۲۵
قرآن مجید بلند آواز سے اور آہستہ پڑھنا ۳۲۷
تلاوت کرتے ہوئے رونا ۳۲۹
ذکر الٰہی ۳۳۰
فصل دوازدھم ۳۳۱
وصال نبوی ﷺ ۳۳۱
بڑھاپا ۳۳۱
بیمار ہونا ۳۳۲
بخار کی حالت ۳۳۳
علاج کروانا ۳۳۴
دم کرنا ۳۳۴
سینگی لگوانا ۳۳۵
وصال ۳۳۶
عمر مبارک ۳۳۸
تکفین وتدفین ۳۳۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

صورت زیبا

اسماء وکنیت

قرآن کریم میں آپ ﷺ کو جن ناموں سے پکارا گیا ان میں ۱۔ محمد رسول اللہ ﷺ (۱)

۲۔ إنا أرسلنا ك شاهد ا و مبشرا و نذيرا و داعيا إلى الله بإذنه و سراجا منيرا(۲)

۳۔ بالمؤمنين رؤف رحيم(۳)

٤۔ لما قام عبدالله (٤)

٥۔ يأتي من بعدي اسمه أحمد(٥)

قرآن کریم کے بعد معتبر ترین ذریعہ علم ذخیرہ احادیث ہے۔

احادیث مبارک میں آپ ﷺ کے ان ناموں کا ذکر ملتا ہے۔

عن جبير بن مطعم عن أبيه رضي الله عنه قال، قال رسول ﷺ " لي خمسة أسماء ، أنا محمد، وأنا أحمد، وأنا الماحي الذي يمحوالله بي الكفر ،وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي ، و أنا العاقب(٦)

(۲) القرآن ۔ الاحزاب ،٤٥، ٤٦ ۔ (۳) القرآن،سورة التوبه ، ۱۲۸ ۔

(٤) القرآن، الجن، ۱۹ ۔ (٥) القرآن ، الصف ،٦ ۔ ٦ ۔

(٦) بخاری ، ابو عبد الله محمد بن اسما عيل البخا ری (م ۲٥٦ ه) ، الجامع الصحيح، مكتبہ دارالسلام الرياض ، طبع : ۱۹۹۹ ء/ ۱٤۱۹ ه، رقم الحديث :۳٥۳۲؛ ابو الحسين مسلم بن حجا ج (م ۲٦۱ ه) ، الجا مع الصحيح، مكتبہ دارالسلام،الريا ض، طبع : ۱٤۱۹ ه/ ۱۹۹۸ ء ، رقم الحديث : ٦۱۰٥؛ ابو عيسیٰ محمد بن عيسیٰ بن سو دة التر مذی، الشمائل المحمديه ، مع اردو تر جمه خصا ئل محمدی ،والی کتاب گھر، گوجرانوالیہ ۲۰۰۳ ء ، رقم الحديث :۳٦۷؛ ابو محمد ، علی بن احمد بن سعيد بن حزم (۳۸٤ ه ـ ٤٥٦ ه)،جوامع السيرة ، ادا رہ احیاء السنۃ گھر جا کھر گوجرانوالہ، اگست ۲۰۰۳ء، ص ۲۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں اس سے زائد ہے

والعاقب الذي ليس بعده نبي، و قد سماه الله رؤفا رحيما۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد اور ماحی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا۔ اور میں عاقب ہوں صحیح مسلم میں ہے (عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم بھی رکھا ہے۔

عن أبي موسي الأشعري قال: كان رسول الله ﷺ يسمي لنا نفسه أسماء قال أنا محمد و أحمد، والمقفي ، والحاشر، و نبي التوبة، و نبي الرحمة، (۷)

شمائل ترمذی میں نبیؐ الملاحم کے الفاظ بھی ہیں۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے نام بتاتے تو فرماتے کہ میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی رحمت ہوں۔

عن ابن سيرين قال سمعت أبا هريرة يقول قال أبو القاسم ﷺ: سموا با سمي ولا تكنوا بكنيتي۔(۸)

ابن سیرینؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابوھریرہؓ کو فرماتے سنا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا

---

(۷) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۸ ؛ ٦١؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث : ٣٦٨؛ ابو بكر احمد بن الحسين بيهقى ، دلائل النبوة ، المكتبة الاثريه الفضل مارکیٹ لاہور ، ١ /١٥٦؛ احمد، المسند ، رقم الحديث : ١٩٨٥٠؛ ابو حاتم محمد بن حبان البُستى (٣٥٤ ھ)، الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ، المكتبة الاثريه سانگلہ ہل شیخوپورہ، رقم الحديث : ٦٢٨٢؛ ابو عبد الله بن عبدالرحمٰن الدارمى، السنن، نشرالسنة ، ملتان ، رقم الحديث : ٥٤ ۔

(۸) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٣٥٣٧ ؛ بيهقى ، دلائل النبوة، ١ / ١٦٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھنا۔

عن جابر بن عبدا للهؓ قال: قال رسول اللهﷺ تسمو ا باسمي، ولا تكنوا بكنيتي، فإني أنا أبو القاسم أقسم بينكم۔(۹)

جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ لو میری کنیت پر کنیت نہ رکھو بیشک میں ابوالقاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

عن ابن سلام أنه كان يقول إنا لنجد صفة رسول اللهﷺ إنا أرسلنك شاهد او مبشرا و نذيرا و حرزا للا ميين أنت عبدي ور سولي، سميته المتو كل۔۔۔۔۔۔ (۱۰)

ابن سلام کہتے ہیں ہم صفات رسول اللہﷺ پاتے ہیں شاہد، مبشر، نذیر، حرز اور متوکل۔

عن جابر بن عبداللهؓ قال ولد لرجل منا غلام فسما ه محمدا فقال له قومه: لا ندعك تسمى باسم رسول اللهﷺ۔ فانطلق بابنه حامله على ظهر ه فأتى به النبيﷺ فقال يا رسول الله ﷺ ولدلي غلام فسميته محمد افقال لي قومي لا ندعك تسمى باسم رسول اللهﷺ فقال رسول الله تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي فإنما أنا قاسم أقسم بينكم۔(۱۱)

جابرؓ نے بتایا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے بچے کا نام محمد رکھ لیا اسے اس کی قوم نے کہا ہم تجھے معاف نہیں کریں گے کہ تو نے رسول اللہﷺ کے نام پر نام رکھ لیا وہ آدمی اپنے بچے کو اپنی پشت پر اٹھائے نبیﷺ کے پاس چلا گیا اور کہا اے اللہ کے رسول میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے میں نے اس کا نام محمد رکھ لیا میری قوم کہتی ہے کہ ہم

(۹) مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ۵۵۹۱؛ بيهقى، دلائل ا لنبوة، ۱/ ۱۶۳۔ احمد، المسند، رقم الحديث: ۱۴۴۱۶۔

(۱۰) دارمی، السنن، ۱/ ۱۴، رقم الحديث: ۶۔

(۱۱) مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ۵۵۸۸؛ بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۸۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے نہیں چھوڑیں گے تو نے اللہ کے رسول ﷺ کے نام پر نام رکھ لیا آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ لیا کرو میری کنیت پر کنیت نہ رکھنا میں قاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۳۔قد مبارک

آپ ﷺ کے قد مبارک کے متعلق آپ ﷺ کے جانثار ایسی تصویر کشی کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جو بتانا چاہتے ہیں اس کے لئے انہیں موزوں ترین الفاظ نہیں مل سکے۔بس قریب ترین تصور ہی پیش کر سکے۔جیسے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عن البراء بن عازب يقول كان رسول الله ﷺ أحسن الناس وجهاً و أحسنه خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ۔ (۱۲)

رسول اللہ ﷺ کا قد نہ بہت لمبا تھا۔اور نہ ہی پست تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت اس طرح منقول ہے ۔

كان النبي ﷺ مربوعا بعيد مابين المنكبين----------(۱۳)

رسول اللہ ﷺ درمیانے قد والے تھے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا)

حضرت علیؓ سے ایک روایت اس طرح منقول ہے۔

حدثني إبراهيم بن محمد قال كان عليؓ إذا وصف النبي ﷺ قال ليس بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم(۱٤)

---

(۱۲)بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۳٥٤۹ ؛ مسلم ، الجامع الصحيح،رقم الحديث : ٦٠٦٦؛ بيهقي ، دلائل النبوة ، ۱/ ۱۹٤۔

(۱۳)بخاری،الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ۳٥٥۱ ؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠٦٤؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث : ۳ ۔

(۱٤)ترمذی ، السنن، رقم الحديث : ۳٦۳۸۔ضعيف صحيح ترمذی للبانی رقم الحديث: ۳۹۰۰

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن محمد نے کہا کہ حضرت علیؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان کی تو فرمایا کہ آپ ﷺ لمبے قد والے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قد تھے۔ اور لوگوں میں سے درمیانہ قد کے۔

ابراہیم بن محمد نے کہا کہ حضرت علیؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان کی تو فرمایا کہ آپ ﷺ لمبے قد والے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قد تھے۔ اور لوگوں میں سے درمیانہ قد کے

حضرت علیؓ سے ایک اور روایت اس طرح منقول ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے قد کے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے۔

آپ ﷺ کے قد مبارک کے متعلق جو کچھ صحابہ سے منقول ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا قد مبارک بھی اللہ کریم کی طرف سے اعجاز تھا۔ مثلاً یہ کہنا کہ آپ ﷺ پست قد تھے نہ زیادہ طویل۔ میانہ قد رکھتے تھے۔ اس طرح کہ طویل القامت لوگوں میں کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ان سے نمایاں دکھائی دیتے تھے۔

۴۔ رنگ مبارک

رنگ حسن انسانی کا سرچشمہ ہے۔ جسے دیکھ کر انسان کھنچا چلا آتا ہے۔ رنگ و شکل انسانوں کو مانوس کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو یہ وصف بدرجہ کمال عطا فرماتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی نورانی شکل کو دیکھ کر مصر کی عورتیں کہنے لگیں۔

ما هذا بشرا ۔إن هذا إلا ملك كريم۔(۱۶)

یہ انسان نہیں بلکہ معزز فرشتہ ہے۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ کا دیدار کرنے والوں نے آپ ﷺ کے رنگ مبارک کی تصویر کشی اپنی اپنی زبان میں کی ہے

---

(۱۶) القرآن : ۱۲/۳۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر بن سمرةؓ قال: رأيت النبیﷺ فی ليلة إضحيان فجعلت أنظرإلی رسول اللهﷺ و إلی قمر و عليه حلة حمراء فإذا هو عندی أحسن من القمر۔(۱۷)

حضرت جابرؓ نے بیان فرمایا کہ ایک چاندنی رات میں میں نے نبی ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا ہوا تھا میں آپ کی طرف اور پھر چاند کی طرف دیکھنے لگا مجھے آپ ﷺ کا چہرہ چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت دکھائی دیا۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالأبيض الأمهق ولا بالأدم(۱۸)

رسول اللہ ﷺ نہ تو زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست، رنگ بہت زیادہ سفید تھا اور نہ ہی گندمی۔

البائن ..... جس کا معنی ظاہر ہونا ہے یعنی قد زیادہ لمبا نہیں تھا جو دوسروں سے الگ ظاہر ہوتا ہو۔

الأمهق..... بہت زیادہ سفیدی جس میں سرخی نہ ملی ہو۔

الأدم..... گندمی رنگ

حضرت انسؓ سے ایک اور روایت اس طرح منقول ہے۔

كان رسول الله ﷺ أسمراللون(۱۹)

رسول اللہ ﷺ کا رنگ گندمی تھا۔

(۱۷)ترمذی ، السنن ، رقم الحديث :۲۸۱۱؛دارمی ، السنن ، رقم الحديث: ۵۸۔
(۱۸) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۳۵۴۸؛ مسلم ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۶۰۸۹ ؛ ترمذی ، شمائل المحمديه ،رقم الحديث : ۱۔بيهقی ، دلائل النبوة ، ۱ / ۲۰۱ ۔
(۱۹)بيهقی ، دلائل النبوة ، ۱ / ۲۰۳ ؛ ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث : ۲ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوالطفیل آپ ﷺ کا رنگ مبارک یوں بیان کرتے ہیں۔

رأيت رسو ل الله ﷺ وما على وجه الأ رض رجل راٰه غيري قا ل فقلت له فكيف رأ يته ، قال كا ن أبيض مليحا مقصدا۔(۲۰)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔اب میرے سوا روئے زمین پر آپ ﷺ کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ سفید اور جاذب نظر تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ أبيض كأنما صيغ من فضة رجل الشعر (۲۱)

رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا گویا کہ آپ ﷺ کا بدن مبارک چاندی سے ڈھالا گیا ہو بال قدرے پیچ دار تھے۔

۵۔چال مبارک

رسول اللہ ﷺ کی چال مبارک میں انتہائی وقار اور متانت تھی۔آپ ﷺ کی چال آپ ﷺ کی اعلیٰ شخصیت کی آئینہ دار تھی۔اس میں تکبر نہ تھا بلکہ نرمی اور تیز رفتاری تھی۔آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کی چال کا ذکر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابوھریرۃؓ بیان فرماتے ہیں۔

ما رأيت شيأ أحسن من رسو ل الله ﷺ كأن الشمس تجر ي في وجهه وما رأيت أحدأسرع في مشيه من رسو ل الله ﷺ كأنما الأرض تطو ى له إنا لنجهد أنفسنا و إنه لغير مكتر ث (۲۲)

---

(۲۰)مسلم، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٦٠٧٢ ؛بيهقى ، دلا ئل النبوّ ة ، ١/ ٢٠٤ ؛تر مذى ، الشما ئل المحمديه ، ، رقم الحديث : ١٣۔

(۲۱)تر مذى ،الشما ئل المحمديه ، رقم الحديث : ٤١٢؛ بيهقى ، دلا ئل النبو ة ، ٢٠٤/١۔

(۲۲)احمد، المسند، رقم الحديث:٨٩٣٠۔(۲۳)احمد ، المسند ، رقم الحديث: ٧٤٩٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرہ انور میں چلتا تھا۔ اور نہ ہی میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز کسی کو چلتے دیکھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسا کہ زمین آپ ﷺ کے لئے لپیٹ دی گئی ہے۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ چلنے میں مشقت محسوس کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ بلا تکلیف چلتے چلے جاتے تھے۔

عن أبی هريرةؓ قال :كنت مع رسول الله ﷺ في جنازة ،فكنت إذا مشيت سبقنی فأهرول فإذا هرولت سبقته،فالتفت إلى رجل إلى جنبي: فقلت تطوى له الأرض و خليل إبراهيم عليه السلام۔(۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب میں چلتا تو آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل جاتے۔ پھر میں چلتا تو آپ ﷺ سے آگے نکل جاتا۔ میں نے ایک شخص کی طرف دیکھا جو میرے ایک طرف تھا ۔ میں نے اس سے کہا آپ ﷺ کے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور ابراہیم علیہ السلام خلیل کے لیے

كان علي إذا وصف النبي ﷺ قال:۔۔۔ إذا مشى تكفأ تكفيا كأنماينحط من صبب لم أر قبله ولا بعده مثله (۲٤)

حضرت علیؓ جب نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے۔ کہ جب آپ ﷺ چلتے تو آگے کی طرف جھکے ہوئے ہوتے گویا کہ آپ ﷺ کسی بلندی سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ جیسا پہلے نہ بعد کبھی دیکھا۔

عن أنسؓ قال: كان النبي ﷺ إذا مشى كأنه يتوكأ (۲۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب چلتے تو ایسے لگتا گویا کہ آپ ﷺ نے سہارا لگایا ہوا ہے۔

(۲٤)ترمذی ، السنن، رقم الحديث : ۳٦۳۷؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث : ٥؛بيهقی ، دلائل النبوة ، ۱/ ۲٦۹

(۲٥)ابو داؤد ، السنن ، رقم الحديث : ٤۸٦۳ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔سر مبارک

دانا لوگ کہتے ہیں سر کا بڑا ہونا عقل وفکر کی فراوانی کی علامت ہے۔حضرات صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے سر مبارک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا۔ لیکن اس میں بھی انتہائی اعتدال پایا جاتا تھا۔

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں۔

كان النبي ﷺ ضخم الرأس .... (۲۶)

رسول اللہ ﷺ بڑے سر والے تھے۔۔۔۔۔

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں۔

لم يكن النبي ﷺ با لطويل ولا با لقصير شثن الكفين والقدمين ضخم الرأس (۲۷)

رسول اللہ ﷺ دراز قد تھے اور نہ ہی پست، ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے ،اور سر مبارک بڑا تھا۔

۷۔بال مبارک

صانع کائنات کی صنعت کی دلربائی اور پائیداری کی کوئی مثال نہیں ملتی صنع الله التی اتقن كل شيء(۲۸) جسم پر بالوں سے حسن انسانی کی تکمیل ہوتی ہے۔بالوں کی بناوٹ سے انسان خوب سے خوب صورت دکھائی دیتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی بناوٹ اللہ تعالی کی قدرت کا شاہکار بھی ہے اور آپ ﷺ کے حسین جمیل ہونے میں مددگار بھی۔

---

(۲۶)بخا ری ، الجا مع الصحيح ،قدیمی کتب خانہ آرام با غ کراچی

(۲۷)تر مذی ، السنن ، رقم الحديث : ۳۶۳۷؛ بيهقى ، دلا ئل النبو ة ، ۱/ ۲۱۶؛ تر مذی ، الشما ئل المحمديه ، رقم الحديث : ۵ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے بالوں کا تذکرہ مختلف زاویوں سے کیا ہے کسی نے بالوں کی بناوٹ، سجاوٹ کسی نے بالوں کی طوالت سے اور کسی نے اللہ کی طرف سے رکھی گئی ان بالوں میں خیر و برکت بیان کی ہے۔

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ ليس با لطويل البائن ولا با لقصير ، ولا بالأبيض الأ مهق وليس با لآدم و ليس با لجعد القطط ولا با لسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأ قام بمكة عشر سنين و بالمدينة عشر سنين فتو فاه الله وليس فى رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء (۲۹)

رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے قد کے تھے۔ نہ ہی بہت زیادہ سفید رنگ اور نہ زیادہ گندمی تھے۔ اور آپؐ کے بال مبارک بھی زیادہ گھنگریالے نہیں تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمایا پھر آپ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں دس سال تک رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فوت کر دیا۔ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک پر بیس بال مبارک بھی سفید نہیں تھے۔

عن البراء بن عازبؓ قال كان النبي ﷺ مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه ----(۳۰)

حضرت براء بن عازبؓ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہؐ درمیانہ قد تھے۔ کندھے کے درمیان فاصلہ تھا۔ سر کے بال کانوں کی لو تک تھے۔

عن قتادة قال قلت لأ نس بن مالكؓ كيف كان شعر رسول الله ﷺ

(۲۹) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ۳۵٤۸ ۔

(۳۰) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ۳۵۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال كان شعرا رجلا ليس بالجعد و لا السبط بين أذنيه و عاتقه (۳۱)

حضرت قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا میانہ بال تھے۔ نہ بہت گھنگریالے، نہ بالکل سیدھے بلکہ کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

ایک اور روایت میں حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں۔

كان شعر رسول الله ﷺ إلى نصف أذنيه (۳۲)

رسول اللہ ﷺ کے بال نصف کانوں تک تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ بالوں کا ذکر یوں فرماتی ہیں۔

كنت أغتسل أنا و رسول الله ﷺ من إناء واحد و كان شعره فوق الجمة و دون الوفرة (۳۳)

میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے آپ ﷺ کے بال کندھوں کے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تھے۔

حضرت ام ھانیؓ بیان فرماتی ہیں۔

قدم رسول الله ﷺ مكة وله أربع غدائر (۳۴)

(رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے بالوں کی چار چوٹیاں تھیں۔)

---

(۳۱) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٦٧؛ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٩٠٠؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٧۔

(۳۲) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٦٩؛ ترمذی، شمائل ترمذی، رقم الحديث ٢٤۔

(۳۳) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ١٧٥٥؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٤١٨٧؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ٥٠٦٣؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٦٣٥؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٥۔

(۳۴) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ١٧٨١؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٤١٩١؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث، ٣٦٣١؛ بيهقی، دلائل النبوة، ٢٢٤/١؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے ایک روایت اس طرح ہے۔

"أن رسول الله ﷺ كان يضرب شعره منكبيه (۳۵)

(رسول اللہ ﷺ کے بال کندھوں تک تھے۔)

عن البراء بن عازبؓ قال ما رأيت من ذي لمةأحسن في حلة حمراء من رسول الله ﷺ---(۳۶)

(براء بن عازبؓ نے بتایا کہ میں نے سرخ جوڑے میں ملبوس لٹکتی زلفوں والا رسول اللہ ﷺ سے خوبصورت کبھی نہیں دیکھا۔)

۸۔موئے مبارک کی برکات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حساب حسن و جمال عطا فرمایا اور آپؐ کے جسم مبارک اور جسم سے چھونے والی ہر چیز میں خیر اور برکت بھی وافر ودیعت فرمائی۔صحیح روایات میں آپ ﷺ کے موئے مبارک کی برکات کا ذکر موجود ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔

ناول الحالق شقه الأيمن فحلقه ثم دعاأبا طلحة الأنصاري فأ عطا إيا ه ثم ناوله ا لشق الأ يسر فقال احلق فحلقه فأ عطاه أبا طلحة فقال اقسمه بين الناس ---(۳۷)

(رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا تو اس نے وہ کاٹ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاریؓ کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے پھر سر کی بائیں جانب حجام کی طرف کی اور فرمایا مونڈھ دے۔تو اس نے وہ مونڈھ دی اس کے بعد آپ ﷺ نے بال

(۳۵)مسلم ، الجا مع الصحيح ،رقم الحديث : ٦٠٦٨ ؛

(۳۶)مسلم ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٦٠٦٥ ؛

(۳۷)مسلم ، الجا مع الصحيح ،رقم الحديث : ۳۱۵۵ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوطلحہؓ کو دے کر فرمایا انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔)

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قلت لعبيدة عند نا من شعر النبي ﷺ أصبناه من قبل أنس أو من قبل هل أنس فقال لان تكون عندي شعرة منه أحب إلى من الدنياو ما فيها۔ (۳۸)

(میں نے عبیدہ سے کہا ہمارے پاس نبی ﷺ کے بال مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انسؓ یا ان کے گھر والوں کی طرف سے ملے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا مجھے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک بال مبارک ہو۔)

۹۔ کان مبارک

ایک یہودی عالم نے حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق بتایا۔

في عينيه حمرة ، حسن اللحية ، حسن الفم، تام الأ ذنين۔(۳۹)

آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں میں کچھ سرخی (سرخ ڈورے) تھی۔ خوبصورت داڑھی، حسین وجمیل منہ مبارک اور مناسب ومتناسب کان مبارک تھے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں۔

تخرج الأذنان بياضهمامن تحت تلك الغدائر ، كأنما تو قد الكواكب الدرية بين ذلك السواد(٤٠)

رسول اللہ ﷺ کے کان مبارک سیاہ زلفوں کے درمیان سے تاروں کی مانند دمکتے دکھائی دیتے تھے۔

---

(۳۸)بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۱۷۰ ۔

(۳۹)ابن كثير ، الحا فظ عما الدين ابى الفدا ء إسما عيل بن كثير ،شمائل الرسول ﷺ ، ص ١٦ ۔

(٤٠)ابن عساكر ، تهذيب تاريخ دمشق الكبير ، ۳۳۵/۱ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ چہرہ مبارک

قال عبدالله بن كعب سمعت كعب بن مالكؓ يقول لما سلمت على رسول اللهﷺ وهو يبرق وجهه من السرور و كان رسول الله ﷺ إذا سر إستنار وجهه حتى كأ نه قطعة قمر و كنا نعرف ذلك منه۔(٤١)

عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کی وجہ سے چمک تھی اور جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم آپ کی خوشی کو چہرے سے پہچانتے تھے۔

عن أبي إسحاق، قال: سئل البراء أكان وجه النبي ﷺ مثل السيف؟ قال لا بل مثل القمر(٤٢)

حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند جیسا۔

عن الجريري، عن أبي الطفيل قال: قلت له :أرأيت رسو ل الله ﷺ قال: نعم ، كان أبيض، مليح الوجه (٤٣)

جریری نے حضرت ابوطفیل سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آپ ﷺ سفید خوبصورت چہرے والے تھے۔

---

(٤١) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٣٥٥٦

(٤٢)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٣٥٥٢؛ ترمذی،السنن، رقم الحديث: ٣٦٣٦؛شمائل رقم ؛ ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث : ٦٩/٩؛ دارمی، السنن، رقم الحديث : ٦٥۔ الحاكم، محمد بن عبدالله، ابو عبدالله، الحافظ، الامام، النيسا بوری، المستدرك على الصحيحين، مكتبه نزار مصطفى الباز ، مكة المكرمه، الرياض الطبعته الاولى ١٤٢٠ھ/ ٢٠٠٠ء ،رقم الحديث:٤١٩٣.

(٤٣)مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠٧١؛ ترمذی، شمائل ،رقم الحديث:٢٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال أنس بن مالك الأنصاري و كان تبع النبي ﷺ و خدمه و صاحبه أبابكرؓ كان يصلي بهم في وجع النبي ﷺ الذي توفي فيه، حتى إذا كان يوم الإثنين وهم صفوف فى الصلاة فكشف النبي ﷺ ستر الحجرة ينظر إلينا و هو قائم كأن وجهه ورقة مصحف، ثم تبسم يضحك(٤٤)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ علالت میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی، حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب لوگ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے اور آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک قرآن کے ورق کی مانند چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ہنس پڑے۔

عن جابر بن سمرةؓ يقول :كان رسول الله ﷺ قد شمط مقدم رأسه ولحيته ــــــــــ فقال رجل وجهه مثل السيف؟ قال: لا ، بل كان مثل الشمس والقمر و كان مستديرا ــــــــ(٤٥)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک کے آگے والا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ــــــ ایک آدمی نے پوچھا کیا آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا تو حضرت جابرؓ نے کہا نہیں سورج اور چاند کی طرح گولائی میں تھا۔

كان عليؓ إذا وصف النبي ﷺ قال ليس با لطويل الممغطا ــــــ و كان فى الوجه تدويرا أبيض مشرب ــــــ(٤٦)

(٤٤)بخاری، الجامع الصحيح،رقم الحديث :٦٨٠؛ مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث :٩٤٤؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :١٦٢٤؛احمد، المسند :رقم الحديث١٢٦٩٥۔

(٤٥) مسلم، الجا مع الصحيح،رقم الحديث: ٦٠٨٤؛ بهقى ، دلائل النبوة، ١/ ٢٣٥؛ احمد، المسند، رقم الحديث ٢١٠٣٧؛ابن عساكر، السيرة النبوية ، ١٤٧/٣؛ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث: ٦٢٦٤؛ طبرانى، ابو القاسم، سليمان بن احمد ٥٣٦٠ ، الحافظ، المعجم الكبير، ناشر: داراحياء التراث العربى بيروت ، الطبعة الثانيه ١٤٠٤/٥١٩٨٣ء، رقم الحديث: ١٩٢٦۔

(٤٦)ترمذى ،السنن ، رقم الحديث :٣٦٣٨؛ضعيف البانى ٣٩٠٠؛ بيهقى، دلائل النبوة ، ١ / ٢١٣؛ترمذى ،الشمائل المحمدية، رقم الحديث :٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ جب نبی اکرم ﷺ کا حلیہ بیان فرماتے تو فرماتے آپ ﷺ زیادہ لمبے نہ تھے۔۔۔۔آپ کا چہرہ مبارک کچھ گولائی میں تھا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔۔۔۔۔

عن البراءؓ يقول: كان رسول ﷺ أحسن الناس وجها ،وأحسنهم خلقا، ليس بالطويل الذاهب ولا بالقصير۔(٤٧)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تمام انسانوں میں حسین ترین تھا آپ ﷺ تخلیق میں بھی خوبصورت ترین تھے۔نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی چھوٹے قد والے۔

قال أبو معبد صفيه لي يا أم معبد قالت :رأيت رجلا ظاهر الوضائة، أبلج الوجه۔۔۔۔(٤٨)

ابومعبد نے ام معبد سے کہا مجھے اس (نیک بخت انسان) کی شکل وصورت بتاؤ تو ام معبد نے بتایا کہ میں نے ایک شخص دیکھا جو دمکتی وضع قطع اور ہنس مکھ چہرے والا تھا۔

عن هند بن أبي هالة قال: كان رسول الله ﷺ فخما مفخما، يتلالأ وجهه تلأ لو القمر ليلة البدر۔(٤٩)

ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عظیم المرتبت تھے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

عن جابرؓ قال: رأيت رسول الله ﷺ في ليلة إضحيان وعليه حلة حمراء فجعلت أنظر إليه وإلى القمر فهو عندي أحسن من القمر۔(٥٠)

---

(٤٧)بخاری، الجامع الصحیح،رقم الحدیث :٣٥٤٩؛مسلم، الجامع الصحیح،رقم الحدیث :٦٠٦٦؛ابن عساکر ، السیرۃ النبویۃ ، ٣/ ١٦٠۔

(٤٨)بیھقی ،دلائل النبوۃ، ١ /٢٧٧ ۔ ٢٨٩۔

(٤٩)ترمذی، الشمائل المحمدیہ ،رقم الحدیث: ٨۔ضعیف شمائل البانی ؛ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢/ ١٥٥؛ حاکم، المستدرک ، ٣/ ٦٤٠؛

(٥٠)ترمذی، السنن ، رقم الحدیث : ٢٨١١ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے ایک چاندی رات میں آپ ﷺ کو دیکھا آپ نے سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف آپ ﷺ مجھے چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت دکھائی دیے۔

پیشانی مبارک

عن عائشةؓ قالت :إن رسول الله ﷺ دخل عليها مسرورا تبرق أسارير وجهه فقال ألم تسمعي، ما قال المد لجي لزيد و أسامة وراى أقدامهما؟ إن بعض هذه الأقدام من بعض(۵۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بہت خوش خوش اس حال میں آئے کہ آپؐ کی پیشانی کی لکیریں دمک رہی تھیں پھر آپؐ نے فرمایا کیا تو نے سنا ہے کہ مدلجی نے زیدؓ اور اسامہؓ کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اس نے ان دونوں کے پاؤں دیکھے اور کہا کہ یہ قدم بعض بعض کے ہیں (باپ۔ بیٹا)

عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة و كان و صافاعن حلية رسول الله ﷺ وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال كان رسول الله ﷺ------ زهر اللون واسع الجبين۔ (۵۲)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہ سے پوچھا وہ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بکثرت بیان کرتے تھے اور میں بھی چاہتا تھا کہ وہ مجھے آپؐ کے حلیہ مبارک کے متعلق کچھ بیان کریں تا کہ میں اسے محفوظ کرلوں۔ انہوں نے آپؐ کا وصف بیان کیا کہ آپؐ کا رنگ سفید چمکدار تھا اور پیشانی کشادہ تھی۔)

---

(۵۱)بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۳۵۵۵۔

(۵۲)بیھقی، دلائل النبوة ،۱/۲۱۴؛ترمذی، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرةؓ يصف رسول الله ﷺ فقال: كان مغاض الجبين أهدب الأشفار۔ (۵۳)

سعید بن مسیّب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوھریرہؓ سے سنا وہ رسول اللہؐ کے حلیہ مبارک کے بارے میں بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کھلی پیشانی والے اور لمبی پلکوں والے تھے۔

قال حرب بن شريح صاحب الخلقان،حدثني رجل من بلعدوية قال: حدثني جدي قال انطلقت إلى المدينة فذكر الحديث في رؤيته رسول الله ﷺ،قال: فإذا رجل حسن الجسم عظيم الجبهة (۵۴)

حرب بن شریح نے بیان کیا کہ مجھے بلعد ویہ کے ایک آدمی نے اپنے دادا سے حدیث روایت کی میں مدینہ منورہ گیا پھر رسول اللہ ﷺ کے دیدار کے متعلق حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ اچانک (آپ کو دیکھا) کہ آپ ﷺ ایک خوبصورت جسم اور بڑی پیشانی والے تھے۔

چشم مبارک

رسول اللہ ﷺ خَلق اور خُلق کے بیان میں آپ ﷺ کے اعضاء کا ظاہری حسن جہاں باکمال دکھائی دیتا ہے وہاں ان میں عملی خوبیاں بھی لا جواب تھیں۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کے تذکرے میں صحابہؓ سے یہ دونوں اوصاف دل گیر معلوم ہوتے ہیں، آنکھیں، سرخی و سرمئی کے ساتھ ساتھ حیادار تھیں۔

(۵۳) بیهقی، دلائل النبوة، ۱/۲۱۴؛ ابن عساکر، تهذیب تاریخ دمشق۔

(۵۴) بیهقی، دلائل النبوة، ۱/۲۴۸؛ محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ و الرشاد دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان طبع اولی ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، ۲/۳۰

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر بن سمرةؓ قال كان رسول الله ﷺ ضليع الفم ،أشكل العين ، منهوس العقبين ۔ (۵۵)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑھیوں پر گوشت کم تھا۔

كان علي إذا وصف النبي ﷺ قال ---------- كان أدعج العينين أهدب ألاشفار --------(٥٦)

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ کی آنکھیں سیاہ اور پلکیں لمبی تھیں۔

عن الحسنؓ بن عليؓ قال سألت خالي هند بن أبي هالةؓ--------- فقال: كان رسول الله ﷺ خافض الطرف، نظره إلى الأرض أكثر من نظره إلى السماء ،جل نظره الملاحظة۔(٥٧)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ہالہ سے آپ ﷺ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نظر جھکا کر چلتے تھے۔ آپ کی نگاہ آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کی عادت مبارک عموماً گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی۔

عن جابر بن سمرةؓ قال: كان في ساقي رسول الله ﷺ حموشة و كان لا يضحك إلا تبسما و كنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين و ليس بأكحل ۔ (٥٨)

---

(۵۵)مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦٠٧٠؛ترمذی ، السنن، رقم الحديث :٣٦٢٦؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :٩؛بيهقی ، دلائل النبوة ، ١/ ٢١٠۔

(٥٦)بيهقی ، دلائل النبوة ،١/ ٢١٣؛ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٧۔

(٥٧)بيهقی، دلائل النبوة ،١/ ٢٨٧؛ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٨۔

(٥٨)ترمذی ، السنن، رقم الحديث ٣٦٤٥ ؛بيهقی ، دلائل النبوة ، ١/ ٢١٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں کچھ باریکی تھی اور آپ کا ہنسنا صرف مسکرانا ہوتا تھا۔ جنبے میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپؐ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپؐ نے سرمہ لگایا نہ ہوتا۔

عن محمد بن علي عن أبيه قال: كان رسول الله ﷺ عظيم العينين، أهد ب الأشفار، مشرب العين بحمرة ۔ (۵۹)

محمد بن علیؒ اپنے باپ علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑی آنکھوں لمبی پلکوں والے تھے اور آپؐ کی آنکھوں میں سرخی ملائی گئی تھی۔

۱۳۔ پلکیں مبارک

عن محمد بن علي بن أبيي طالب قال: كان عليؓ إذا وصف النبي ﷺ قال ــــــــــ كان أدعج العينين ، أهدب الأشفار (٦٠)

محمد بن علی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سیاہ اور پلکیں لمبی تھیں

عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة ــــــــــ فقال: كان رسول اللهﷺ ــــــــــ أزج الحواجب سوابغ من غير قرن، بينهما عرق يدره الغضب ۔ (٦١)

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پلکیں لمبی، خمدار اور گنجان تھیں دونوں طرف کی پلکیں آپس میں ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی تھی۔

حدثنا حرب بن شريح صاحب الخلقان قال: حدثني رجل من

(۵۹) بیهقی ، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۱۲۔

(٦٠) ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ۷؛ضعيف ؛بيهقی ، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۱۳۔

(٦١) بیهقی ، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۱۵؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :۸۔ضعيف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلعدوية قال: حدثني جدي قال! انطلقت إلى المدينة فذكر الحديث في رويته رسول الله ﷺ فإ ذا رجل حسن الجسم، عظيم الجبهة، دقيق الأ نف، دقيق الحاجبين ۔ (٦٢)

حرب بن شریح نے بلعدویہ کے ایک آدمی سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں مدینہ منورہ گیا پھر اس نے حدیث ذکر کی کہ میں نے ایک خوبصورت جسم والے بڑی پیشانی باریک ناک اور باریک پلکوں والے ایک شخص کو دیکھا (مراد انکی رسول اللہ ﷺ تھے۔

ناک مبارک

حدثنا حرب بن شريح ،صاحب الخلقان، قال: حدثني رجل بالعدويه قال! حدثني جدي قال انطلقت إلى المدينة فذكر الحديث، في رؤيته رسول الله ﷺ قال فإ ذا رجل حسن الجسم ، عظيم الجبهة، دقيق الأنف۔ (٦٣)

حرب بن شریح سے بالعدویہ کے آدمی سے روایت کی کہ ان کے دادا نے کہا کہ میں مدینہ منورہ گیا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے دیدار کی حدیث بیان کی کہ ایک آدمی دیکھا (رسول اللہ ﷺ) جو خوبصورت جسم، بڑی پیشانی اور باریک ناک والے تھے۔

عن الحسن بن علیؓ قال سألت خالي هند بن أبي هالة ------- فقال: كان رسول الله ﷺ -----أقنى العرنين، له نور يعلوه يحسبه من لم يتأ مله أشم۔ (٦٤)

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ناک مبارک باریک اور بلند تھی جس پر نمایاں نور اور روشنی تھی جو آدمی بغور

(٦٢)بیھقی ، دلائل النبوۃ ، ١/ ٢٤٨۔
(٦٣)بیھقی ، دلائل النبوۃ ، ١/ ٢٤٨۔
(٦٤)بیھقي ، دلائل النبوۃ ، ١/ ٢١٥؛ ترمذی ، الشمائل المحمدیه ،رقم الحدیث: ٨ ۔ضعیف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ نہ کرتا وہ سمجھتا کہ آپ کی ناک درمیان میں سے اونچی اور نتھنے تنگ تھے۔

دہن مبارک

عن جابربن سمرةؓ قال كان رسول اللهﷺ ضليع الفم، أشكل العين (٦٥)

جابر بن سمرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ کا دہن مبارک کشادہ اور آنکھیں سرخی مائل سفید تھیں۔

عن الحسن بن عليؓ عن خاله قال: كان رسول اللهﷺ------ ضليع الفم أشنب-------- (٦٦)

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں حضرت ھند بن ابی ھالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کا منہ مبارک کشادہ اور خوبصورت تھا۔

ہونٹ مبارک

عن وهب بن أبي جحيفة السوامي قال رأيت النبيﷺ ورأيت بياضامن تحت شفته السفلى العنفقة (٦٧)

وھب بن ابی جحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریمﷺ کو دیکھا اور میں نے آپﷺ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے کچھ سفیدی دیکھی۔

عن ابن عباسؓ فی قوله تعالى" لا تحرك به لسانك لتعجل به" القيامه ١٦"قال :كان رسول اللهﷺ يعالج من التنزيل شدة وكان مما يحرك شفتيه--------(٦٨)

(٦٥)مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦٠٧٠؛ترمذی ، السنن، رقم الحديث: ٣٦٤٦؛بيهقی، دلائل النبوة، ١/ ٢١٠؛ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث:٨

(٦٦)بيهقی ، دلائل النبوة ، ١/ ٢١٥ ـشمائل ضعيف

(٦٧)بخاری، الجامع الصحيح،رقم الحديث: ٣٥٤٥ـ

(٦٨)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥ـ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے "لا تحرك به لسانك" کی تفسیر میں ہے کہ آپ ﷺ نزول قرآن کریم کے وقت بہت سختی محسوس فرماتے تھے اس کی علامت یہ ہوتی کہ آپ ﷺ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے۔

عن عائشةؓ أنها قالت: كان من صفة رسول ﷺ ------- وكان أحسن عباد الله شفتين (٦٩)

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ------ آپ ﷺ کے ہونٹ مبارک اللہ کے سب بندوں سے خوبصورت تھے۔

عن أبي موسى قال: أقبلت إلى النبي ﷺ ومعي رجلان من الأشعر يين أحدهما عن يميني والاخر عن يساري و رسول الله ﷺ يستاك ----- كأني أنظر إلى سواكه تحت شفته قلصت۔(٧٠)

ابوموسی الاشعریؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوا کہ اشعری قبیلے کے دو آدمی ایک میرے دائیں جانب دوسرا بائیں جانب تھا اور آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میں اب بھی (وہ منظر) دیکھ رہا ہوں کہ مسواک سکڑی ہوئی آپ ﷺ کے ہونٹ مبارک کے نیچے تھی۔

دندان مبارک

عن سعيد بن المسيب أنه سمع أباهريرة يصف رسول الله ﷺ كان ربعة القوم وهو إلى الطول أقرب، شديد البياض أسود شعر اللحية حسن الثغر۔(٧١)

---

(٦٩)بيهقي، دلائل النبوة، ١/ ٣٠٣؛ ابن عساكر، السيرة النبوية، ٣/ ٢٠٣؛ النبهاني، الانوارالمحمديه، ص ٢٠٠۔

(٧٠)نسائي، سنن صغرٰى، رقم الحديث: ٤١؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحديث: ٤٣٥٤۔

(٧١)بخاري، الادب المفرد، رقم الحديث: ١١٥٥؛ سيوطي ،الخصائص الكبرى ، ١/ ١٢٥؛صالحي ، سبل الهدى والرشاد ، ٢/ ٣٠؛ حلبي، انسان العيون، ٣/٤٣٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوھریرہ ؓ کو رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ لوگوں میں میانہ قامت طوالت کے قریب بہت سیاہ ڈاڑھی اور خوبصورت دندان مبارک والے تھے۔

عن ابن عباس ؓ قال: كان رسول الله ﷺ أفلج الثنيتين، إذا تكلم رأى كالنور يخرج من بين ثنايا ہ (۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے دو دو دانت کشادہ تھے جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو ان سے نور کی شعاعوں کی طرح ریخوں سے دکھائی دیتی تھی۔

عن الحسن بن علي ؓ قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله ﷺ و أنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال: كان رسول الله ﷺ فخما مفخما------ مفلج الإثنان (۷۳)

حسن بن علی ؓ نے کہا میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ھالہ سے پوچھا اور وہ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک اچھی طرح بیان کرتے تھے اور میں بھی چاہتا تھا کہ وہ میرے لیے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک سے کچھ وصف بیان کریں تا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ سیرت وصورت میں عظیم ترین تھے------ آپ ﷺ کے دانت مبارک میں کچھ ریخیں تھیں۔

---

(۷۲) دارمی، السنن، ۱/ ۳۳، رقم الحديث ۵۹؛ طبرانی، المعجم الاوسط، رقم الحديث: ۷۶۷؛ بيهقی، دلائل النبوة، ۱/ ۲۱۵۔ حلبی، علی بن برهان الدين الحلبی (م ۱۰٤٤ھ)، انسان العيون، مكتبه مصطفیٰ البابی الحلبی و اولاده بمصر، طبع اولی ۱۳۸٤ھ/۱۹٦٤ء، ۳/ ٤۳٦؛ نبهانی، الانوارالمحمديه، ص ۱۹۹۔

(۷۳) بيهقی، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۸٦؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث ۸؛ ضعيف ؛ حاكم، المستدرك، ۳/ ٦٤۰؛ طبرانی، الكبير، ۲۲/ ۱۵۵؛ ابو نعيم، دلائل النبوة، ۳/ ٦۷۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة قال: كان رسول الله ﷺ متواصل الأحزان، دائم الفكرة ــــــــــ جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام (٧٤)

حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ھند بن ابی ہالہ سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ مسلسل غمگین اور فکر مند رہتے ــــــــــ آپ ﷺ ہنسی مسکراہٹ ہوتی ۔جب آپ ﷺ مسکراتے تو آپ ﷺ کے دندان مبارک بارش کے اولوں کی طرح چمکتے۔

لعاب مبارک

قال عروة عن المسور ومروان خرج النبيﷺ زمن حديبية فذكر الحديث وما تنخم النبيﷺ نخامة إلا وقعت في كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده (٧٥)

عروہ نے مسور اور مروان سے روایت بیان کی کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب بھی آپ ﷺ نے تھوکا تو ان میں سے کسی نہ کسی نے اپنی ہتھیلی پر لیا پھر (وہ اس لعاب مبارک) کو اپنے چہرے اور جلد پر ملتا۔

عن أسماء أنها حملت بعبد الله من الزبير بمكة، قالت: فخرجت وأنا متم، فأتيت المدينة فنزلت بقباء فولدته بقباء ثم أتيت رسول الله ﷺ فوضعه في حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل في فيه فكان أول

(٧٤)ترمذی، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :٢٢٦؛ قاضی عياض، الشفاء، ١/ ٣٩؛ سيوطی ، الخصائص الكبرى، ١/ ١٣١۔

(٧٥)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الباب:٧٠؛ضعيف ؛ احمد ،المسند،رقم الحديث ١٩١٣٦؛

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شئ دخل جوفه ريق رسول الله ﷺ ثم حنكه بتمرة ثم دعاله و برك عليه و كان أول مولود و لدفى الإسلام۔(۷۶)

حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں زبیر سے حاملہ ہوئی بیان کرتی ہیں میں مدینہ کے لیے نکلی اس حال میں کہ حمل کا وقت پورا ہو چکا تھا پھر میں قبا کے مقام پر اتری میں نے عبداللہ کو قباء میں جنم دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا کھجور منگوائی اسے چبایا پھر اس بچے کے منہ میں تھوک دیا آپ کا تھوک پہلی چیز تھی جو بچے کے پیٹ میں داخل ہوئی اس کے بعد آپ نے بچے کو کھجور کی گھٹی دی بچے کے لیے برکت کی دعا فرمائی زمانہ اسلام میں یہ سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ تھا۔

عن أنس بن مالكؓ قال: ذهبت بعبد الله بن أبي طلحة الأنصاري إلى رسول اللهﷺ حين ولد ،ورسول اللهؐ في عباء ة يهنأ بعيرا له، فقال هل معك تمر؟ فقلت نعم، فنا ولته تمرات،فألقا هن في فيه فلا كهن ثم فغرفا الصبى فمجه في فيه، فجعل الصبى يتلمظه، قال رسول الله ﷺ "حب الأ نصار التمر "و سماه عبدالله ۔(۷۷)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جب ابوطلحہ کے بیٹے عبداللہ پیدا ہوئے تو وہ ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ چادر پہنے اپنے اونٹ کو تیل مل

(۷۶)بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ۵۴۶۹؛مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث :۵۶۱۷۔

(۷۷)مسلم ، الجا مع الصحيح،رقم الحديث :۵۶۱۲؛بخاری، الادب المفرد ، رقم الحديث :۱۲۵۴؛ ابو دائود، السنن،رقم الحديث :۴۹۵۱؛ بهقی ،السنن الكبرى ، ۹/ ۳۰۵؛ احمد، المسند، رقم الحديث:۱۲۸۲۶؛ ابن سعد،محمد بن سعد بن منيع البصرى، الزهرى، ابوعبدالله(۵۲۳۰ه)
الطبقات الكبرى ، ناشر: دار صادر بيروت الطبعه ۱۴۰۵ه، ۸/ ۴۳۳؛ ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق الاسفرائنى ۳۱۶ه، المسند، دارالكتب بيروت، ۳۹۸/۵؛ ابو يعلى ،المسند،رقم الحديث :۳۲۸۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے کہا جی ہاں پھر میں نے آپ ﷺ کو کھجوریں دیں۔آپ ﷺ نے وہ کھجوریں اپنے دہن مبارک میں ڈال کر چبائیں تب آپ ﷺ نے بچے کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیں بچہ چوسنے لگا آپ ﷺ فرمانے لگے انصار کو کھجور سے محبت ہے اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

عن سهل بن سعد ﷺ أن رسول الله ﷺ قال يوم خيبر: لأ عطين هذا الرأية غدا رجلا يفتح الله على يديه، يحب الله و ر سو له ويحبه الله و رسوله، قال: فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطا ها، فلما أصبح الناس غدو اعلى رسول الله ﷺ كلهم يرجو أن يعطا ها، فقال" أين علي ابن أبي طالب؟ فقيل هو يا رسول الله يشتكي عينيه، قال: فأرسلوا إليه فأتى به فبصق رسول الله ﷺ في عينيه ودعاله فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الرأية فقال علي يا رسول الله ﷺ: أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا؟ فقال عليه السلام أنفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه، فوالله لأ ن يهدى الله بك رجلا واحداخير لك من أ ن يكون لك حمر النعم۔(۷۸)

حضرت سہل بن سعد ؓ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل صبح میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہوگا۔اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہونگے۔لوگوں نے رات اضطراب میں گزاری کہ (نہ جانے) جھنڈا کسے دیا جاتا ہے۔صبح سویرے سویرے سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے ہر کوئی اس امید پر تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے

(۷۸)بخاری، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٤٢١٠؛مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٦٢٢٠؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث :٣٧٢٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا تب رسول اللہ نے فرمایا علی کہاں ہے لوگوں نے بتایا کہ انہیں آنکھوں کی تکلیف ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بلا لاؤ انہیں لایا گیا پھر آپ ﷺ نے لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا۔ اور دعا فرمائی انہیں آرام آ گیا اس قدر تندرست ہو گئے گویا انہیں کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا ان لوگوں سے لڑتا رہوں جب تک کہ وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں۔

آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا ایسے ہی چلتے جاؤ اور ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دو۔ انہیں بتاؤ کہ اللہ کی طرف سے ان پر کیا ذمہ داری ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تیرے ہاتھ سے کسی ایک شخص کو مسلمان کر دے تو تیرے لیے سرخ اونٹوں کے پا لینے سے وہ بہتر ہے۔

عن عائشةؓ قالت :كان النبي ﷺ يقول فى الرقية: بسم الله تربة أرضنابريقة بعضنا، يشفى سقيمنا بإذن ربنا (۷۹)

حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دم میں پڑھتے۔ اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے تھوک سے اللہ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ملے گی۔

عن جابرؓ قال: لماحفر الخندق، رأيت بالنبيﷺ خمصا شديدا، فانكفيت إلى إمراتي، فقلت هل عندك شئ؟ فإني رأيت بالنبيﷺ خمصا شديدا فأخرجت إلى جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمةداجن فذبحتها، وطحنت الشعير------ فقال رسول اللهﷺ لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى أجيء فجئت وجاء رسول اللهﷺ يقدم الناس حتى جئت إمرأتي فقالت:بك وبك فقلت قد فعلت الذى

(۷۹)بخارى ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۷۴۵؛ مسلم،الجا مع الصحيح رقم الحديث: ۵۷۱۹؛ ابو دائود ، السنن ،رقم الحديث : ۳۸۹۵؛ ابن ماجه السنن، رقم الحديث ۳۵۲۱؛ احمد، المسند، رقم الحديث : ۲۵۱۲۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلت ،فأخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد إلى برمتنا فبصق وبارك ثم قال" ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلو ها وهم ألف فأقسم با لله لقد أكلو ا حتى تركوه و انحرفو او إن برمتنا لتغط كما هي وإن عجيننا۔ ليخبز كما هو۔(۸۰)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خندق کھودی جارہی تھی میں نے نبی ﷺ کو شدید بھوک میں دیکھا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے۔میں نے آپ ﷺ کو بہت بھوک میں دیکھا ہے میری بیوی ایک تھیلا نکال لائی جس میں ایک صاع جو تھے ہمارے گھر میں بکری کا ایک بچہ تھا میں نے اسے ذبح کر دیا اور میری بیوی نے جو پیس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹی پکانا (شروع کرنا) جب تک میں نہ آ جاؤں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے صحابہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو مجھے برا بھلا کہنے لگی۔میں نے کہا جو تو نے کہا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کر دیا تھا پھر میں نے آٹا نکالا آپ ﷺ نے اس میں لعاب ملا دیا۔اور برکت کی دعا فرمائی۔پھر ہانڈی کی طرف تشریف لائے اس میں لعاب مبارک ملا دیا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا روٹی پکانے والی سے کہو کہ روٹی پکائے۔اور ہانڈی سے سالن نکالے لیکن ہانڈی چولہے سے نہ اتارے صحابہ ایک ہزار تھے میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور چلے گئے ہماری ہانڈی اور آٹا ویسے کا ویسے تھا۔

رخسار مبارک

عن الأزرق بن قيس قال صلى بنا إمام لنا يكنى أبا رمثة فقال

(۸۰)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۴۱۰۲؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۵۳۱۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صليت هذه الصلوة أومثل هذه الصلوة مع النبيﷺ قال وكان أبوبكر و عمر يقومان فى الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الأولى من الصلوة فصلى نبي الله ﷺ ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۸۱)

ازرق بن قیس نے کہا کہ ہمیں ہمارے امام نے نماز پڑھائی جن کی کنیت ابورمثہ تھی پھر بتایا کہ میں نے یہ نماز یا اس کی مثل نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی ابوبکر اور عمرؓ آپ کے دائیں جانب پہلی صف میں کھڑے ہوئے تھے ایک اور آدمی نماز کی تکبیر اولی میں شریک تھا آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔

حدثنا خالد بن مخلد حدثنا عبدالله ابن جعفر عن اسماعيل بن محمد بن سعد عن عامر ابن سعد عن ابيه قال كان رسو ل اللهﷺ يسلم عن يمينه حتى يرى خده ثم يسلم عن يساره حتى يرى بياض خده (۸۲)

عامر بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے حتی کہ آپ کا رخسار دکھائی دیتا پھر بائیں سلام پھرتے حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

ہند بن ابی ھالہ سے روایت ہے عن علي كان رسول اللهﷺ سهل الخدين(۸۳)

(۸۱)ابو دائود ،السنن ، رقم الحديث :۱۰۰۷۔

(۸۲) دارمی، السنن ،رقم الحديث :۱۳۵۲؛ضعيف البانى ؛ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث:۹۱٤؛ نسائى، السنن،رقم الحديث:۱۱٤۳؛ احمد ، المسند، رقم الحديث: ۱٥٦٤۔

(۸۳)ترمذى، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث: ۸؛مسلم رقم الحديث:۱۳۱٥؛ بيهقى، دلائل النبوة، ۱/ ۲۱٤؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱/ ۹۰؛طبرى، الكامل فى التاريخ، ۲/ ۲۲۱؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ٦/ ۱۷؛ سيوطى، الخصائص الكبرى، ۱/۱۲۸؛طبرانى، الكبير، ۲۲/ ۱٥٥؛ حاكم، المستدرك، ۳/ ٦٤۰؛ ابى نعيم، دلائل النبوة، ۳/ ٦۷۲؛ حلبى، السيرة الحلبيه،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ہلکے اور ہموار تھے۔)

داڑھی مبارک

عن جابر بن سمرةؓ يقول كان رسول الله ﷺ قد شمط مقدم رأسه ولحيته وكان إذا ادهن لم يتبين وإذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحيته(٨٤)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے آگے والا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ جب تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔

عن عليؓ قال كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الرأس واللحية۔(٨٥)

حضرت علیؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی پست قد بڑے سر اور بڑی داڑھی والے تھے۔

عن البراء قال كان رسول الله ﷺ رجلا مربوعا عريض مابين المنكبين كث اللحية۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(٨٦)

---

(٨٤)مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٨٤؛ احمد ، المسند،رقم الحديث: ٢١٣٠٩۔

(٨٥)احمد، المسند، رقم الحديث :٧٤٦؛ بهقى، دلائل النبوة، ١/ ٢١٦؛ حاكم ،المستدرك، رقم الحديث :٤١٩٤؛ ابن كثير، البدايه و لنهايه، ٦/ ١٧؛ طبرى، تاريخ الامم والملوك، ٢/ ٢٢١؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ١/ ٤١١؛ نسائى، السنن، رقم الحديث :٥٢٣٤۔

(٨٦)احمد ، المسند، رقم الحديث: ٧٩٦؛ترمذى السنن، رقم الحديث:٣٦٣٧؛ بهقىؒ، دلائل النبوة، ١/ ٢١٧؛ ترمذى ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث: ٨؛ قاضى عياض، الشفاء، ١/ ٣٨؛ ابن حزم ،جوامع السيرة، ص٢٢؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى،١/ ٤٢٢؛طبرانى، المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٥؛ بزار ،المسند، ٢/ ٢٥٣؛ حاكم، المستدرك، ٣/ ٦٤٠؛ ابو نعيم، دلائل النبوة ، ٣/ ٦٧٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت براء نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا داڑھی مبارک گھنی تھی۔)

عن نافع بن جبير قال وصف لنا علي النبي ﷺ فقال كان ضخم الهامة عظيم اللحية۔(۸۷)

نافع بن جبیر نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ذات کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ بڑی گردن اور بڑی داڑھی والے تھے۔

عن أنسؓ قال: كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن------ وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء۔(۸۸)

حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ بہت زیادہ لمبے قد کے نہیں تھے۔اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں ۲۰ بال سفید تھے۔

عن أنس رضى الله قال: لم يبلغ الخضاب ،فقال كان في لحيته شعرات بيض۔ (۸۹)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کے بال رنگ کرنے کی حالت تک نہیں پہنچے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک پر چند سفید بال تھے

عن عبيد قال رأيت ابن عمرؓ يصفر لحيته فقلت له في ذلك فقال رأيت النبي ﷺ يصفر لحيته۔ (۹۰)

(۸۷)حاكم، المستدرك، رقم الحديث ٤٢٧٤؛ابن عساكر، السيرة النبوية، ٣/١٨٤؛ سيوطى، الجامع الصغير، ٢/٩٩؛ مناوى ،فيض القدير، ٥/ ٧٧؛ ابن الجوزى، الوفا، ص ٣٩٧؛٩٠۔ بهقى دلائل النبوة ، ١/ ٢١٦۔

(۸۸)بخارى، الجامع الصحيح،رقم الحديث .٣٥٤٨؛ مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦٠٨٩؛ ترمذى،السنن، رقم الحديث :٣٦٢٣؛ ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث: ٣٦٢٩۔

(۸۹) مسلم ، الجا مع الصحيح،رقم الحديث :٦٠٧٤؛ ابو دائود، السنن،رقم الحديث :٤٢٠٩؛ ترمذى، السنن ، رقم الحديث: ٣٦٢٩۔

(۹۰) نسائى، السنن، ، رقم الحديث :٥٢٤٥؛صحيح نسائى البانى ٥٢٥٨؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :٣٦٢٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبید نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو داڑھی زرد کیے دیکھا تو ان سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے جواب میں کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے داڑھی مبارک کو زرد کیا ہوا تھا۔

عن سعيد بن المسيب أنه سمع أباهريرة يصف رسول الله ﷺ فقال كان رسول الله ﷺ أسود اللحية حسن الثغر۔(۹۱)

حضرت ابوھریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی صفات بیان کرتے بتایا کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سیاہ اور اگلے دانت خوبصورت تھے۔

عن أنس بن مالكؓ قال كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه و تسريح لحيته ويكثر القناع حتى كأن ثوبه زيات۔(۹۲)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سر مبارک میں بہت تیل لگایا کرتے تھے داڑھی میں کنگھی کرتے اور اکثر سر پر کپڑا رکھتے ایسے معلوم ہوتا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

عن عمرو بن شعيب عن جده أن النبي ﷺ كان يأ خذمن لحيته من عرضها و طولها۔(۹۳)

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک کے بال عرض اور طول سے لے لیا کرتے تھے۔

---

(۹۱) ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱/۴۱۸؛ بيهقي، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۱۷؛ هيثمي، حافظ نور الدين على بن ابى بكر (م۸۰۷) ، مجمع الزوائد، دارالكتا ب بيروت،الطبع الثالثه۱۹۶۷ء، ۸ / ۲۸۰؛ ابن عساكر، تهذيب تاريخ دمشق الكبير، ۱/ ۳۲۰۔

(۹۲)ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۳۳؛ بغوی، شرح السنة، ۱۲/ ۸۲۔

(۹۳)ترمذی، السنن ،رقم الحديث :۲۷۶۲؛ضعيف البانى ؛ابن حجر عسقلانى، فتح البارى، ۱۰/ ۳۵۰؛ سيوطى، الجامع الصغير، ۲/۱۱۳؛ زرقانى، شرح الموطا، ۴/ ۴۲۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوارب (مونچھیں مبارک)

عن ابن عباسؓ قال كان النبي ﷺ يقص او يأخذ من شاربه۔ و كان خليل الرحمن إبراهيم عليه السلام يفعله (۹۴)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں کاٹتے یا لیتے تھے اور خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

عن نافع أن عبدالله بن عمرؓ كان يقلم أظفاره و يقص شاربه في كل جمعة وروينا عن أبي جعفرمرسلا قال كان رسول اللهﷺ يستحب أن يأخذ من شاربه وأظفاره يوم الجمعة۔(۹۵)

حضرت ابوھریرہؓ حضرت ابوعبداللہ اور حضرت ابورمثہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز مونچھیں اور ناخن تراشنے کو بہتر جانتے تھے۔

أن رسول الله ﷺ كان يقلم أظفاره ويقص شاربه يوم الجمعة قبل أن يروح إلى الصلوة (۹۶)

(۹۴)ترمذی ، السنن،رقم الحديث: ۲۷۶۰؛ احمد، المسند، رقم الحديث:۲۷۳۸؛ بيهقي، شعب الايمان، دارالكتب العلميه بيروت ،لبنان،۵/ ۲۲۲، رقم الحديث: ۶۴۴۳؛ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلمه بن سلامه الازوی المصری الطحاوی، شرح معانی ا لآثار، ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء ،۲/۳۶۷ ؛ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن المثنی الموصلی ۲۱۰۔۳۰۷ھ، المسند، دارالقبله للثقافة الاسلاميه المملكته العربيه السعوديه جده ، طبع اولی ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء ۳/۱۵۶۔

(۹۵) بيهقي، السنن الكبرى معه الجوهر النقي، ۳ / ۲۴۴؛ صالحی، سبل الهدى والرشاد، ۷/ ۳۴۸۔

(۹۶)بيهقي، شعب الايمان، ۳/ ۲۴، رقم الحديث :۲۷۶۳؛ طبرانی ، المعجم الاوسط،۱/ ۲۵۷، رقم الحديث :۸۴۲؛ ابن الجوزی، الوفا، رقم الحديث :۱۱۷۸؛ بغوی، شرح السنة، ۱۲/۱۱۳، رقم الحديث :۳۱۹۷؛ صالحی، سبل الهدیٰ و الرشاد،۷/۳۴۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اپنے ناخن اور مونچھیں جمعہ کے روز نماز جمعہ کے لیے جانے سے پہلے کٹواتے تھے۔

حلیہ مبارک

يصف أنس بن مالكؓ النبي ﷺ قال: كان ربعة من القوم ،ليس بالطويل ولا بالقصير،أزهر اللون، ليس بأبيض أمهق ولا آدم، ليس بجعد قطط ولا سبط رجل أنزل عليه وهو ابن أربعين۔(۹۷)

حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کی ساخت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں میں میانہ قامت تھے۔ بہت زیادہ لمبے نہ پست قد، چمکیلے رنگ والے نہ بہت زیادہ سفید اور نہ ہی گندم گوں بال مبارک زیادہ گھنگریالے اور نہ بالکل سیدھے آپ ﷺ پر وحی اتاری گئی تو آپ کی عمر ۴۰ برس تھی۔

قال عمرو بن العاصؓ و هوفي سياقة الموت يبلى طويلا وحو ل وجهه إلى الجدار۔۔۔۔۔۔۔ قال وما كان أحدأحب إلى من رسول الله ﷺ ولا أجل في عيني منه، وما كنت أطيق أن املأ عيني منه أجلالا له، ولوسئلت أن أصفه ما أطقت (۹۸)

حضرت عمرو بن العاصؓ موت کے سفر میں چلے جا رہے تھے اور بہت رو رہے تھے۔ انہوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔۔۔۔ کہنے لگے میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کوئی حسین وجمیل تھا آپ ﷺ

---

(۹۷)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۳۵٤۷؛ مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث :٦۰۸۹؛ احمد، المسند،۳/ ۲٤۰، رقم الحديث :۱۳۵۵۳؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث :۳٦۲۳۔

(۹۸) مسلم ، الجامع الصحيح،رقم الحديث :۳۲۱؛ قاضی عياض، الشفاء، ۲/ ۳۰؛ ابن سعد ، الطبقات الكبرى، ج ٤ ص ۲۵۹؛ ابو عوانه، المسند ، ۱/ ۷۱، رقم الحديث ۲۰۰؛ ابو نعيم، المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم،الامام مسلم، ج ۱،ص ۱۹۰، رقم الحديث ۳۱۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جلال و جمال کی وجہ سے نگاہ بھر کر دیکھ سکنے کی مجھ میں طاقت نہ تھی اور اگر مجھ سے آپ ﷺ کے متعلق پوچھا جائے تو میں بیان کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔

حضرت ابوطفیلؓ سے مروی ہے

عن الجريري عن أبي الطفيلؓ قال: قلت له أرأيت رسول الله ﷺ قال: نعم، كأبيض مليح الوجه(۹۹)

حضرت ابوطفیلؓ سے حضرت جریری روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں آپ ﷺ سفید رنگ میں خوبصورت چہرے والے تھے۔

عن جابرؓ أن رسول الله ﷺ قال عرض علي الأنبياء فإذا موسى عليه السلام ضرب من الرجال، كأ نه من رجال شنئوة، ورأيت عيسى بن مريم فإذا أقرب من رأيت به شبها عروة بن مسعود، ورأيت إبراهيم عليه السلام فإذا أ قرب من رأيت به شبها صاحبكم(۱۰۰)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج میں میرے لیے انبیاء ظاہر کیے گئے، میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نحیف اور دبلے پتلے تھے۔ جیسا کہ شنوہ قبیلہ کا کوئی فرد ہو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ عروہ بن مسعود کی طرح تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ میں شکل وصورت میں ان کے بہت قریب ہوں۔

حدثني إبراهيم بن محمد من ولد علي بن أبي طالبؓ قال: كان علي إذا وصف النبي ﷺ قال لم يكن رسول الله ﷺ بالطويل

(۹۹)مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦٠٧١؛ ترمذی، الشمائل المحمدیہ رقم الحديث :١٤؛ بيهقي، دلائل النبوة، ١/ ٢٠٥۔

(۱۰۰)مسلم ، الجا مع الصحيح ،رقم الحديث :٤٢٣؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث :١٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الممغط، ولا بالقصير المتردد، وكان ربعة من القوم، ولم يكن بالجعد القطط، ولا بالسبط، كان جعدا رجل،أ ولم يكن بالمطهم، ولا بالمكلثم، وكان في وجهه تدوير، أبيض مشرب، أدعج العينين، أهدب الأشفار ،جليل المشاش والكتد، أجرد ذو مسربة،شثن الكفين والقدمين، إذا مشى تقلع، كأنما يمشي في صبب، وإذا التفت التفت معا، بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين، أجود الناس صدرا، وأصدق الناس لهجة، وألينهم عريكة، وأكرمهم عشيرة ، من راه بديهة هابه من خالطه معرفة أحبه، يقول ناعته لم أرقبله ولا بعده مثله صلى عليه وسلم۔ (۱۰۱)

ابراہیم بن محمد جو حضرت علیؓ کی اولاد میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک نہ تو زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بالکل پست بلکہ عام لوگوں کی طرح میانہ قد تھے آپ ﷺ کے بال زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی سیدھے بلکہ کچھ پیچ دار تھے آپ بھاری بھرکم تھے نہ ہی چہرہ بالکل گول تھا البتہ تھوڑی سی گولائی تھی۔ رنگ سفید سرخی مائل تھا آنکھیں سیاہ اور لمبی پلکیں تھی جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور پر گوشت تھیں۔ جسم پر ضرورت سے زیادہ بال نہ تھے سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی ہاتھ اور پاؤں موٹے اور گوشت سے بھرے ہوئے تھے جب آپ چلتے پوری قوت کے ساتھ گویا کہ بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے دھیان کے ساتھ متوجہ ہوتے۔ آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ فراخ دل اور راست گو۔ اور زیادہ نرم خو اور ملنسار تھے جو آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب اور دہشت زدہ ہو جاتا اور جو

(۱۰۱) ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ۷؛ضعيف الشمائل البانی؛ بيهقی، دلائل النبوة، ۱/ ۲۶۸؛ترمذی، السنن ،رقم الحديث: ۳۶۳۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچانتے ہوئے آپ سے ملتا محبت کرتا۔ جناب علیؓ آپ ﷺ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے آپ جیسا پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں۔

رسول اللہ ﷺ کا حسن و جمال

حضرت براء بن عازبؓ بیان فرماتے ہیں

عن البراء بن عازبؓ قال: ما رأيت أحدا من الناس أحسن في حلة حمراء من رسول الله ﷺ۔(۱۰۲)

(میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو سرخ لباس میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت ہو۔)

عن عليؓ قال ---------- لم أر قبله ولا بعده مثله ﷺ۔ (۱۰۳)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا کسی کو دیکھا۔

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں۔ كان النبي ﷺ أحسن ا لناس، وأشجع الناس ۔ (۱۰۴)

---

(۱۰۲)بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث :۵۹۰۱؛مسلم ، الجا مع الصحیح ،رقم الحدیث :۶۰۶۴؛ابو دائود ، السنن ، رقم الحدیث: ۴۱۸۳؛ترمذی ، السنن ،رقم الحدیث :۱۷۲۴؛ ترمذی ، الشمائل المحمدیه ، رقم الحدیث :۶۵؛ احمد، المسند،رقم الحدیث :۱۸۸۶۹؛ شوکانی، نیل الاوطار، ۱/ ۱۵۱؛ نسائی، السنن ، رقم حدیث: ۵۲۳۴؛ ابن قدامه، المغنی، ۱/ ۳۴۱؛ ابن سعد،الطبقات الکبری،۱/ ۴۵۰

(۱۰۳)ترمذی ، الشمائل المحمدیه،رقم الحدیث: ۵؛ صحیح؛ بیهقی، دلائل النبوه، ۱/ ۲۷۰؛حاکم ،المستدرك، ۲/ ۹۶۔

(۱۰۴)بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث: ۲۹۰۸؛مسلم، الجا مع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۰۰۶؛بیهقی ،دلائل النبو ة،۱/ ۳۱۳ ؛ترمذی ، السنن، رقم الحدیث:۱۲۸۷؛ نسائی، السنن،رقم الحدیث :۵۳۱۶۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔)

عن جابرؓ قال رأيت النبي ﷺ في ليلةإضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله ﷺ و إلى القمر و عليه حلة حمراء فإذا هو عندي أحسن من القمر ۔ (۱۰۵)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا میں چاند کو دیکھتا اور رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پر سرخ رنگ کا لباس تھا آپ ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین نظر آئے۔

عن أبي هريرةؓ قال: كان رسول الله ﷺ أبيض كأنما صيغ من فضة رجل الشعر۔ (۱۰۶)

(حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید تھا گویا کہ آپ کا بدن چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔ آپؐ کے بال قدرے پیچ دار تھے۔)

حضرت ابوھریرہؓ ایک اور روایت میں بیان فرماتے ہیں۔

ما رأيت شيئاأحسن من رسول الله ﷺ كأن الشمس تجري في وجهه۔ (۱۰۷)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے خوبصورت کوئی نہیں دیکھا گویا کہ چاند آپ ﷺ کے چہرے میں چل رہا ہے۔

---

(۱۰۵)دارمی، السنن، رقم الحديث :۵۸؛صحيح ؛بيهقي ، دلائل النبوة، ۱/ ۱۹۶، ؛تر مذی ، الشما ئل المحمديه، رقم الحديث :۱۰؛ ترمذی ، السنن ،رقم الحديث:۲۸۱۱؛بيهقي ،شعب الايمان ، ۲/ ۱۵۰، رقم الحديث: ۱۴۱۷؛ ابو يعلى ،المسند ،۱۳/ ۴۶۴، رقم الحديث :۷۴۷۷۔

(۱۰۶)ترمذی ،الشمائل المحمديه،رقم الحديث: ۱۲؛صحيح سلسله احاديث صحيحه للألبانی ؛بيهقي، دلائل النبوه، ۱/ ۲۴۱۔

(۱۰۷)ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ۳۶۴۸؛ضعيف ترمذی البانی ۳۹۱۰؛ بيهقي ، دلا ئل النبو ة ، ۱/۹۰۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردن مبارک

عن الحسن ابن علیؓ قال سألت خالي هندبن أبي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله ﷺ و أنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال كان رسول الله ﷺ--- كأن عنقه جيد دمية فی صفاء الفضة۔(۱۰۸)

حضرت حسنؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ہالہ سے آپ ﷺ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک کے بارے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ کی گردن بڑی خوبصورت تھی گویا کہ چاندی کی مورتی تراشی ہوئی ہے۔

عن عائشةأنها قالت------ وأحسن عباداللہ عنقا لا ينسب إلى الطول، ولا إلى القصر، ماظهر عن عنقه للشمس والرياح فكأنه إبريق فضة يشوب ذهبا يتلأ لأ فی بياض الفضة وحمرة الذهب---(۱۰۹)

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ) کی گردن مبارک اللہ کے تمام بندوں سے خوبصورت تھی نہ اسے لمبا کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی چھوٹا۔ آپ ﷺ کی گردن مبارک سورج اور ہوا میں ظاہر ہوتی تو معلوم ہوتا کہ یہ ایک ایسی صراحی ہے جو چاندی کی چمک اور سونے کی سرخی سے ملا کر بنائی گئی ہے۔)

---

(۱۰۸)ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۸؛ضعيف؛ بيهقی، شعب الايمان ، رقم الحديث: ۱۱٤۳؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى ، ۱/ ٤۲۲؛ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۱/۱٥٦؛ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۲/۱٥٥، رقم الحديث :٤۱٤؛

(۱۰۹)بيهقی، دلائل النبوة ، ۱/۳۰٤؛ ابن عساكر، تهذيب تاريخ دمشق الكبير، ۱/۳۳٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام معبد رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک کے متعلق بیان کرتی ہیں "و فی عنقه سطع"(۱۱۰)

(آپ ﷺ کی گردن مبارک قدرے طویل تھی۔)

کندھے مبارک

عن البراء بن عازبؓ قال کان النبي ﷺ مربوعا بعید ما بین المنکبین۔۔۔۔۔۔(۱۱۱)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے دونوں کندھوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا۔

کان علیؓ إذا وصف النبی ﷺ قال۔۔۔۔ جلیل المشاش والکتد۔۔۔۔۔۔۔۔ (۱۱۲)

حضرت علی رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مضبوط کندھوں والے تھے۔

---

(۱۱۰)ابن کثیر،البدایه والنهایه، ۳/ ۱۹۲؛ طبرانی، المعجم الکبیر ، ٤/ ٤۹، رقم الحدیث: ۳٦۰۵؛ حاکم، المستدرك ، ۳/ ۱۰ ، رقم الحدیث:٤۲۷٤؛ سیوطی، الخصائص الکبری، ۱/ ۳۱۰؛ابن سعد ، الطبقات الکبری ، ۱/ ۲۳۱؛ابن عبدالبر ، ابوعمر یوسف بن عبدالله بن محمدبن عبدالبر، الاستیعاب، مکتبه فهضة مصر الفجاله مصر القاهره،٤/ ۱۹۵۹؛حلبی ،انسان العیون، ۲/۲۲۷؛طبری، الریاض النضره، ۱/ ٤۷۱۔

(۱۱۱)بخاری، الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۳۵۵۱؛۔ مسلم ، الجا مع الصحیح، رقم الحدیث: ترمذی ، الشمائل المحمدیه ، ، رقم الحدیث:۳؛۔ بیهقی، دلائل النبوة،۱/ ۲٤۰؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۳٦۳۵؛ ابن کثیر، البدایه والنهایه، ٦/۱۱۔

(۱۱۲)ترمذی ، السنن ، رقم الحدیث۔۳٦۳۸؛ضعیف ؛ نوٹ: اس میں یہ الفاظ ہیں "مجتمع الکتفین"؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث،:۷؛بیهقی، دلائل النبوة،۱/۲٤۱؛ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱/٤۱۱؛ ابن کثیر،البدایه والنهایه، ٦/ ۱۹.....۱۱ ، اردو ۲/۲۱۲ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل النبوہ میں یہ الفاظ ہیں "عظیم المشاش المنکبین"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں

فکأ نما أنظر حین بدأ منکبه إلی شقة القمر من بیاضه۔(۱۱۳)

گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ ﷺ کا کندھا مبارک ظاہر ہوتا تو سفیدی کی وجہ سے چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔

عن هند بن أبي هالة۔۔۔۔۔۔۔ کان رسول الله ﷺ۔۔۔عریض الصدر، بعید مابین المنکبین۔۔۔۔۔ (۱۱٤)

ہند بن ابی ھالہ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ کا سینہ مبارک چوڑا اور کندھوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا۔

ملا علی قاری نے "جمع الوسائل" میں آپ ﷺ کے کندھے مبارک کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ کان إذا جلس یکون کتفه أعلی من الجالس (۱۱۵)

آپ ﷺ جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کے کندھے مبارک اہل مجلس سے بلند تر ہوتے۔

دست مبارک

قال أبو جحیفة رضی اللہ عنہ خرج رسول الله ﷺ بالهاجرة إلی البطحاء فتوضأ۔۔۔۔۔قال فأخذت بیده فوضعتها علیٰ وجهی فإذا هی أبرد من الثلج، وأطیب رائحة من المسك۔ (۱۱٦)

(۱۱۳)الصالحی، سبل الهدیٰ والرشاد، ۲/٤۳۔

(۱۱٤)ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث :۸؛ضعیف ؛طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲/۱۵۵۔

(۱۱۵)القاری، ملا علی، جمع الوسائل،۱/۱۳۔

(۱۱٦)بخاری، الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۳۵۵۳؛بیهقی، دلائل النبوه، ۱/۲۵۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دھوپ کے وقت وادی بطحا کی طرف نکلے آپ ﷺ نے وضو کیا۔..... میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے پر لگا لیا وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

عن أنسؓ قال كان النبي ﷺ ضخم اليدين والقدمين۔ (۱۱۷)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں موٹے تھے۔

عن سلمان الفارسيؓ قال ،قال، لي رسول الله ﷺ إذهب يا سلمان ففقر لها فإذا فرغت فأتني أكون أنا أضعها بيدى ،ففقرت لها وأعانني أصحابى ------فخرج رسول الله ﷺ إليها فجعلنا نقرب له الودى ،ويضعه رسول الله ﷺ بيده فوالذى نفس سلمان بيده، ماماتت منها واحدة۔(۱۱۸)

حضرت سلمان فارسی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا سلمان جاؤ اور گڑھا کھودو جب گڑھا کھود لو تو میرے پاس آنا میں (کھجور کا پودا) اپنے ہاتھ سے رکھوں گا میں نے گڑھے کھودے اور میرے ساتھیوں نے میری مدد کی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم پودے آپ ﷺ کے قریب کرنے لگے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے رکھنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں سلمان کی جان ہے ان میں سے ایک پودا بھی نہیں سوکھا۔

عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله ﷺ صلوة الأولى ثم خرج إلى أهله و خرجت معه، فاستقبله ولدان، فجعل يمسح خدي أحدهم واحدا واحدا قال وأما أنا فمسح خدي قال فوجدت ليده بردا أوريحا كأنما أخرجها من جو نة عطار (۱۱۹)

(۱۱۷) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۹۰۷ ۔

(۱۱۸) احمد ، المسند، رقم الحديث :۲۴۱۳۸۔

(۱۱۹) مسلم الجامع الصيح، رقم الحديث :۶۰۵۲؛ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۲۲۸/۶ رقم ۱۹۴۴؛ بيهقى ،دلائل النبوة ، ۲۵۶/۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ نے بتایا کہ میں نے نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف چل دیے میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ کے سامنے دو بچے آئے آپ باری باری دونوں کے رخساروں پر ہاتھ پھیرنے لگے جب میرے رخساروں پر ہاتھ لگایا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں ٹھنڈک یا خوشبو محسوس کی گویا کہ وہ عطار کی ڈبیہ سے نکالا گیا ہے۔

عن عائشةؓ قالت كان النبي ﷺ يبايع النساء باكلام بهذه الآية (لايشركن بالله شيأ) قالت وما مست يد رسول الله ﷺ يد إمراة۔(۱۲۰)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت کلام سے لیتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے۔"لا یشرکن باللہ" مزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

مستورد بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

أتيت رسول الله ﷺ فأخذت بيده فاذا هي ألين من الحرير وأبرد من الثلج۔(۱۲۱)

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا تو وہ ریشم سے زیادہ نرم اور برس سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

ہتھیلیاں مبارک

عن أنسؓ قال ما مسست حريرا ولا ديباجاً لين من كف النبي ﷺ (۱۲۲)

---

(۱۲۰) بخاری، الجامع الصحیح رقم الحدیث: ۷۲۱۴۔

(۱۲۱) عسقلانی، الاصابہ، ۳/ ۳۲۳، رقم ۳۸۵۹؛ صالحی، سبل الهدی والرشاد، ۲/ ۷۴؛ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹/ ۹۷، رقم الحدیث: ۹۲۳۷؛ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷/ ۲۷۲، رقم الحدیث: ۷۱۱۰؛ الهیثمی، مجمع الزوائد، ۸/ ۲۸۲۔

(۱۲۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۳۵۶۱؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۰۵۴؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۲۰۱۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ریشم و دیباج نہیں پایا۔

حضرت انسؓ سے ہی آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک کی متعلق مختلف الفاظ منقول ہیں۔

كان النبي ﷺ بسط الكفين (۱۲۳)

آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

كان النبي ﷺ شثن القدمين و الكفين (۱۲٤)

آپ ﷺ پر گوشت قدموں اور ہتھیلیوں والے تھے۔

كان النبي ﷺ ضخم الكفين، و القدمين (۱۲۵)

آپ ﷺ کی ہتھیلیاں گداز اور قدم مبارک موٹے تھے۔

عن عليؓ قال لم يكن النبى ﷺ بالطويل و بالقصير شثن الكفين و القدمين۔(۱۲٦)

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ لمبے تھے نہ چھوٹے قد والے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے۔

حضرت ھند بن ابی ھالہؓ نے بیان کیا۔ كان النبي ﷺ رحب الراحة (۱۲۷)

(۱۲۳)بخاری۔ الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۵۹۰۷۔

(۱۲٤)بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۵۹۱۰۔

(۱۲۵) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۹۱۱۔۵۹۱۲۔

(۱۲٦)ترمذی، السنن، رقم الحديث :۳٦۳۷؛ ترمذی الشمائل المحمد يه، رقم الحديث :۵؛صحيح؛احمد،المسند، رقم الحديث:٦۸٤؛حاكم، المستدرك، ۲/۹٦۔ابن كثير، البدا ية والنهاا ية ، ٦/ ۱۷۔

(۱۲۷)بيهقى، شعب الايمان، ۲/ ۱۵۵، ۱٤۳؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ج ۱ ص٤۲۲؛ نووى، تهذيب الاسماء واللغا ت، ۵۲/۱؛ سيوطى ، الجامع الصغير ، ۹۸/۲؛ طبرانى، المعجم الكبير، ۲۲/۱۵٦؛هيثمى ،مجمع الزوائد ، ۸/ ۲۷۳؛ حاكم ، المستدرك، ۳/ ٦٤۰؛ ابو نعيم ، دلائل النبوه، ۳/ ٦۷۲؛ بيهقى، دلائل النبوة،۲۸۷/۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

جوڑ مبارک اور ہڈیاں

كان علي إذا وصف رسول الله ﷺ قال جليل المشاش والكتد۔(۱۲۸)

حضرت علیؓ جب رسول اللہ ﷺ کا وصف بیان کرتے تو کہتے کہ رسول اللہ ﷺ موٹی ہڈیوں والے اور موٹے جوڑ والے تھے۔

عن عليؓ قال كان النبي ﷺ ضخم الهامة مشربا حمرة شثن الكفين والقدمين، ضخم اللحية، طويل المسربة، ضخم الكراديس يمشي في صبب يتكفأ في المشية لا قصير ولا طويل لم أر قبله مثله ولا بعده (۱۲۹)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ موٹی گردن، سرخ رنگ، پر گوشت دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھاری گھنی داڑھی مبارک، سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، بڑے جوڑ والے تھے، قوت کے ساتھ جھک کر چلتے، پست قد نہ زیادہ لمبے میں نے آپ ﷺ جیسا پہلے دیکھا نہ کبھی بعد میں۔

عن عليؓ قال لم يكن النبي ﷺ بالطويل ولا بالقصير شثن الكفين والقدمين، ضخم الراس ضخم الكراديس، طويل المسربة إذا مشا تكفأ تكفيا كأنما ينحط من صبب، لم أرقبله ولا بعده مثله (۱۳۰)

---

(۱۲۸)ترمذی ، السنن ، رقم الحدیث : ۳۶۳۸؛ضعیف؛بیهقی ، الا ئل النبو ة ، ۱/ ۲۷۰؛ ترمذی ، الشما ئل المحمد یه ، رقم الحدیث : ۲؛ابن ابی شیبه ، عبدالله بن محمد بن ابی شیبه الکوفی ، المصنف ،دارالفکر بیروتلبنان، الطبع اولی۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء ،رقم الحدیث : ۳۱۸۰۵ ؛ سیو طی ، الخصا ئص الکبر یٰ ، ۱/ ۱۲۴؛ابن هشام ، السیر ة النبویه ، ۲/۲۴۷؛ ابن عبدالبر، التمهید، ۳/۲۹؛ ابن جو زی ،جمال الدین ابی الفرج ۵۱۰۔۵۹۷ھ صفو ة الصفو ة،دارالمعرفه بیروت لبنان ،طبع رابعه۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ۱/۱۵۴۔

(۱۲۹) احمد، المسند، رقم الحدیث : ۱۱۲۲۔

(۱۳۰)ترمذی، السنن، رقم الحدیث :۳۶۳۷؛ ترمذی ، الشمائل المحمدیه ،رقم الحدیث : ۵۔صحیح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ طویل تھے نہ چھوٹے قد میں، ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت بڑے سر والے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی سینہ سے ناف تک لمبی لکیر جب چلتے تو آگے جھک کر گویا کہ ڈھلوان پر چل رہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ جیسا پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

بغلیں مبارک

عن عبدالله بن مالك بن بحينةؓ قال كان النبي ﷺ اذا سجد فرج بين يديه حتى نرى أبطيه۔(۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ پیٹ سے الگ رکھتے یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کی بغلیں دیکھ لیتے۔

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں:

عن قتاده عن أنسؓ حدثهم أن رسول الله ﷺ كان لا يرفع يديه فى شئى من دعائه الافى الاستسقاء فانه كان يرفع يديه حتى يرى بياض إبطيه (۱۳۲)

حضرت قتادہ نے حضرت انسؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے سوا اور کسی دعا میں (زیادہ اونچے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اس دعا میں آپ ﷺ اتنے اونچے ہاتھ اٹھاتے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

قال رجل من بنى حريش كنت مع أبي حين رجم رسول ﷺ ماعزبن مالك فلما أخذته الحجارة أرعبت فضمني إليه رسول الله ﷺ فسال على من عرق إبطه مثل ريح المسك۔(۱۳۳)

(۱۳۱)بخاری ، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :۳۵٦٤۔

(۱۳۳)دارمی، مسند، ۱/ ۳٤، رقم الحدیث:٦٤؛ذهبی، میزان الاعتدال، ۲/ ۱۹۳؛ ۱/٤٥٤؛عسقلانی، لسان المیزان، ۲/۱۷۰؛ زرقانی، شرح مواهب اللدنیه ٥/٤٦۱؛سیوطی، الخائص الکبری ۱/۱۱٦؛ عسقلانی، الاصابه ص ۲۔۵۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی قریش کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا تو میں اس وقت اپنے والد کے ہمراہ موجود تھا۔ جب ان پر پتھر لگے تو میں گھبرا گیا آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا مجھ پر آپ ﷺ کی بغل مبارک کا پسینہ گرا جو کستوری کی مانند خوشبودار تھا۔

سینہ مبارک

عن البراء بن عازبؓ قال كان النبي ﷺ مربوعا بعيد ما بين المنكبين، له شعر يبلغ شحمة أذنه رأيته في حلة حمراء لم أرشيأ قط أحسن منه (۱۳٤)

حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ میانہ قد تھے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ یعنی سینہ مبارک چوڑا تھا آپ ﷺ کے بال کان کی لو تک تھے میں نے آپ ﷺ کو سرخ لباس میں دیکھا مجھے آپ سے بڑھ کر کوئی چیز خوبصورت نظر نہیں آئی۔

عن عائشةؓ قالت كان رسول الله ﷺ عريض الصدر ممسوحة كأنه المرايافي شدتها واستوا ئها لا يعد و بعض لحمه بعضا على بياض القمر ليلة البدر ۔(۱۳۵)

آپ ﷺ کا سینہ مبارک چوڑا اور کشادہ تھا شیشے کی طرح سخت اور ہموار تھا گوشت کا کوئی حصہ کسی حصے سے ابھرا ہوا نہ تھا چودھویں رات کے چاند کی طرح نورانی تھا۔

عن الحسن بن عليؓ قال سألت خالي هند بن أبي هالة التميمي، وكان وصافاً عن حلية النبي ﷺ فقال كان رسول الله ﷺ مفخماً يتلألأ وجهه۔۔۔۔۔۔ سواء البطن و الصدر عريض الصدر و في رواية

(۱۳٤)بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۳۵۵۱؛ احمد ،المسند،رقم الحديث :۱۸٦٦۵؛ترمذی ، السنن، رقم الحديث: ۳۲۳۵۔

(۱۳۵)بیهقی، دلائل النبوة، ۱/ ۳۰٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلوی فسیح الصدر بعید ما بین المنکبین ۔۔۔(۱۳۶)

حضرت حسنؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے خالو ھند بن ابی ھالہ سے سوال کیا اور وہ نبی کے حلیہ مبارک کو بہت اچھی طرح بیان کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول ﷺ ذات میں بھی با وقار تھے اور مقام میں بھی آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی مانند روشن اور چمک دار تھا۔۔۔۔ پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھے۔۔۔ سینہ چوڑا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ کھلا اور کشادہ سینہ تھا۔۔۔

پیٹ مبارک

عن أبي هريرةؓ قال كان رسول الله وسلم كأنما صيغ من فضة، رجل الشعر مفاض البطن۔(۱۳۷)

حضرت ابوھریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خوبصورت بناوٹ سے ایسے لگتا تھا جیسے آپ ﷺ کو چاندی میں ڈھالا گیا ہو، بال کچھ گھنگریالے اور پیٹ مبارک برابر تھا۔

ھند بن ابی ھالہؓ سے مروی حدیث ہے۔

سواء البطن و الصدر (۱۳۸)

(۱۳۶) بیھقی ، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۸۷؛ترمذی،الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث: ۸؛ ضعیف؛ابن حبان ، الثقات ،۲/ ۱٤٦؛ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱/٤۲۲؛ هیثمی،مجمع الزوائد ، ۸/ ۲۷۳؛طبرانی ، المعجم الکبیر ، ۲۲ / ۱۵۵ ، رقم: ٤۱٤؛ بیھقی، شعب الایمان ،۲/ ۱۵۵ ،رقم: ۱٤۳۰؛ ابن جوزی ،صفوة الصفوة، ۱/ ۱۵٦؛ابن عساکر ،السیرة النبوة ، ۱/ ۳۳۰؛

(۱۳۷)بیھقی، دلائل النبوّة ، ۱/ ۲٤۱؛ ابن کثیر ،البدایة والنهایة، ٦/ ۹۔

(۱۳۸)ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث :۸؛ضعیف؛بیھقی، دلائل النبوة ، ۱/ ۲۸٦؛ حاکم، المستدرك ،۳/ ٦۰؛ابو نعیم ، دلائل النبوة ، ۳/ ٦۸۲؛ طبرانی المعجم الکبیر، ۲ ۲/ ۱۵۵؛ بیھقی، شعب الایمان ، ۲/ ۱۵۵؛ هیثمی، مجمع الزوائد ، ۸/ ۲۷۳؛ سیوطی، الجامع الصغیر ، ۱/ ۳۵؛ ابن سعد ، الطبقات الکبری ، ۱/ ٤۲۲؛ نووی ، تهذیب الاسماء واللغات، ۱/ ۵۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ ﷺ کا پیٹ اور سینہ بالوں سے خالی تھے۔

ام معبدؓ کے قصہ میں ہے۔قالت رأيت رجلا ظاهر الوضاءة (الحسن)، أبلج الوجه (مشرق)، حسن الخلق، لم تعبه ثجلة(۱۳۹)

ام معبدؓ نے بیان کیا میں نے ایک شخص دیکھا جو خوبصورت وضع قطع ،ہنس مکھ چہرہ ،اعلی اخلاق والا جس میں بڑا ہونے کا عیب نہیں تھا۔

ام ھانیؓ نے فرمایا

مارأيت بطن رسول الله ﷺ قط إلا ذكرت القراطيس المثنية بعضها على بعض (۱۴۰)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے بطن مبارک کو جب بھی دیکھا تو ایسے لگا جیسے کاغذوں کی تہہ ہو۔

عن عليؓ .....ليس في بطنه ولا صدره شعر غيره (۱۴۱)

آپ ﷺ کے پیٹ مبارک اور سینہ پر پر بال نہیں تھے۔

ناف مبارک

عن عبدالله إبن عباسؓ قال ولد رسول الله ﷺ مختونا مسرورا يعني مقطوع السرة۔(۱۴۲)

عبداللہؓ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ختنہ کیے ہوئے پیدا کیے گئے۔اور

(۱۳۹)بیهقی ،دلائل النبوة، ۲/ ۴۹۵؛ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۱۹۵۹/۴؛ حاکم ، المستدرك ، رقم الحدیث: ۴۲۷۴؛ طبرانی المعجم الکبیر ، ۴۹/۴ ؛ ابن جوزی ، صفوة الصفوة ،۱۳۹/۱؛ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲۳۱/۱؛ ابن کثیر، البدایه والنهایه ، ۶/ ۲۹۔

(۱۴۰)خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲۔۶۴، رقم: ۶۴۵۷؛ هیثمی، مجمع الزوائد، ۲۸۰/۸؛ ابن سعد، الطبات الکبریٰ،۴۱۹/۱؛ طیالسی،المسند، رقم الحدیث:۱۶۱۹

(۱۴۱)ابن عساکر ،تهذیب تاریخ دمشق الکبیر، ۳۱۸/۱؛ طبری، تاریخ ، ۲۲۱/۲؛ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۴۱۰/۱۔

(۱۴۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۱/ ۱۱۰؛ ابن عبدالبر ،الاستیعاب ، ۱/ ۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناف کٹی ہوئی تھی۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال: إن رسول ﷺ ولد مختونا مسرورا يعنى مقطوع السرة۔(۱۴۳)

(حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ختنے کے ساتھ پیدا ہوئے ناف کی نال کٹی ہوئی تھی۔)

عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله ﷺ فقال كان رسول ﷺ موصول ما بين البتة والسرة بشعر يجري كالخط۔(۱۴۴)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو ھند بن ابی ھالہ سے سوال کیا نبی ﷺ کے حلیہ کے بارہ میں، اس نے کہا کہ نبی ﷺ کے سینہ اور ناف کو بالوں کے ذریعے ملایا گیا تھا۔

ام ایمن کی حدیث ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے۔

كان النبي ﷺ قد ولد مختونا مقطوع السرة (۱۴۵)

کہ نبی ﷺ ختنہ کے ساتھ پیدا ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کی ناف کٹی ہوئی تھی۔

خاتم النبوۃ

قال السائب بن يزيد ذهبت بي خالتي إلى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله ﷺ إن ابن أختي وقع فمسح رأسي ودعالي بالبركة، وتوضأ فشربت من

(۱۴۳) ابن حبان، الثقات، ۱/ ۴۲۔

(۱۴۴) ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۸۔ضعيف ؛ زرقانی المواهب اللدنيه، دارالكتب العلميه بيروت ، الطبعته اولى ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، ۵/ ۴۶۲

(۱۴۵) قاصی عیاض ، الشفاء ، ۱/ ۴۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفه (١٤٦)

سائب بن یزید نے بتایا کہ میری خالہ مجھے رسول ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یارسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہو گیا ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور مہر نبوت آپ کے کندوں کے درمیان دیکھی۔

جابر بن سمرةؓ: رأيت خاتما في ظهر رسول الله ﷺ كأنه بيضة حمام (١٤٧)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی۔ جو کہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔ شمائل ترمذی میں غدۃ حمراء کے الفاظ بھی ہیں۔

قال عبدالله بن سر جيس نظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآ ليل۔ (١٤٨)

عبداللہ بن سرجیس فرماتے ہیں میں نے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی ہڈی کے نزدیک مہر نبوت دیکھی۔

كان عليؓ إذا وصف النبي ﷺ قال بين كتفيه خاتم النبوة۔(١٤٩)

حضرت علیؓ نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

---

(١٤٦)بخاری، الجا مع الصحيح ،رقم الحديث: ٣٥٤١؛ترمذی،السنن،رقم الحديث: ٣٦٤٣،٢٠٢٧؛ بيهقی، دلائل النبوّة،١/ ٢٥٩؛ تومذی،الشمائل المحمديه،رقم الحديث:١٦۔

(١٤٧)مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٦٠٨٥؛ ترمذی ،السنن، رقم الحديث: ٣٦٤٤؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث:١٧؛ بيهقی، دلائل النبوّة، ٢٤٣/١۔

(١٤٨)مسلم،الجامع الصحيح،رقم الحديث:٦٠٨٨؛بيهقی، دلائل النبوّة،١/ ٢٦٣

(١٤٩)ترمذی، السنن ،رقم الحديث: ٣٦٣٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال أبو زيد ،قال لي رسول الله ﷺ إقترب مني فاقتربت منه۔ فقال: أدخل يدك فامسح ظهري قال: فأدخلت يدي في قميصه فمسحت ظهره فوقع خاتم النبوة بين إصبعي (۱۵۰)

ابوزیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا میرے قریب آ جاؤ۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا (قمیض کے نیچے) اپنا ہاتھ ڈال کر میری کمر پر پھیرو۔ میں نے اپنا ہاتھ قمیض کے نیچے داخل کیا اور کمر پر پھیرا تو مہر نبوت میری دو انگلیوں کے درمیان آ گئی۔

قال أبو سعيد الختم الذي بين كتفي النبي ﷺ لحمة ناتئة۔ (۱۵۱)

ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ مہر نبوت آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا۔

کمر و پیٹھ مبارک

عن رجل من خزاعة يقال له! محرش أو مخرش لم يثبت سفيان اسمه أن النبي ﷺ خرج من الجعرا نة ليلاً، فاعتمر ثم رجع فأصبح كبائت بها فنظرت إلى ظهره كأنه سبيكةفضة (۱۵۲)

خزاعہ قبیلے کا ایک آدمی جسے محرش کعبی کہا جاتا ہے، کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ سے رات کو نکلے پھر آپ نے عمرہ کیا اور رات ہی کو واپس تشریف لے آئے صبح اس حال میں کی گویا کہ آپ رات گئے نہ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی کمر مبارک کو دیکھا گویا کہ

(۱۵۰) احمد،المسند، رقم الحديث:۲۱۰۱۲۔

(۱۵۱) بيهقي، دلائل النبوة، ۱/ ۲۶۵۔

(۱۵۲)احمد ، المسند، رقم الحديث :۱۵۵۹۷؛ نسائی،السنن، رقم الحديث ۲۸۶۷؛صحيح۲۸۶٤ البانی۔ عسقلانی، فتح الباری، ۵۷/۶ بيهقي،السنن الكبرى،رقم الحديث: ٤۲۳٤؛ ابن ابی شيبه، المصنف، رقم الحديث: ۱۳۲۳۰؛ طبرانی ، المعجم الكبير،۳۲۷/۲۰، رقم ا لحديث : ۷۷۲؛ سيوطی ، الجامع الصغير، ۲۲/۱؛☆ حميدی، المسند، رقم الحديث: ۸۶۳؛ مزی، تهذيب الكمال،۲۸۶/۲۷؛ ابن كثير، البدايه و النهايه ، ۱٤/ ۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاندی کا ایک ٹکڑا ہے۔

عن عائشةؓ ---- كان طويل مسربة الظهر ----(۱۵۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ کی کمر کی ہڈی لمبی تھی۔

اس حدیث میں پیٹھ/کمر مبارک کے بارے میں یہ الفاظ بھی ہیں واسع الظھر کہ آپ ﷺ کی کمر مبارک کشادہ تھی۔

پنڈلی مبارک

عن عون بن أبي جحيفةؓ ذكر عن أبيه قال: دفعت إلى النبي ﷺ و هو بالأبطح في قبة كان بالهاجرة خرج بلال فنادى بالصلوة ثم دخل فأخرج فضل و ضوئه رسول الله ﷺ فوقع الناس عليه يأخذو ن منه ثم دخل فأخرج العنيزة و خرج رسول الله ﷺ كأني أنظر إلى وبيص ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين، والعصر ركعتين، يمر بين يديه الحمارو والمرأة (۱۵٤)

عون بن ابوجحیفہ نے اپنے باپ سے ذکر کیا دوپہر دھوپ کے وقت مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا آپ مقام ابطح میں خیمہ میں تشریف فرما تھے حضرت بلالؓ نکلے انہوں نے اذان کہی پھر وہ خیمہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی

(۱۵۳)بیهقی ، دلائل النبوّة ، ۱/ ۳۰٤۔

(۱۵٤)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث ۳۵٦٦؛ مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:۱۱۱۹؛ ترمذی ، السنن، رقم الحديث :۱۹۷؛ احمد ، المسند،رقم الحديث: ۱۸۹٤٤؛ ابن حبان ، الصحيح ، رقم الحديث: ۲۳۹٤؛ ابن سعد ، الطبقاب الكبرى،۱/ ٤۵۰؛ ابو عوانه ، المسند ، ۲/ ۵۰؛ بيهقى، السنن الكبرى ، رقم الحديث:۵۲۸۵؛ طبرانى، المعجم الكبير ، ۲۲/۱۰۲، رقم الحديث: ۲٤۹؛ عبدالرزاق،المصنف ، رقم الحديث: ۱۸۰٦؛ ابن خزيمه ، الصحيح، ٤/ ۳۲٦، رقم الحديث:۲۹۹۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر آئے لوگ ہاتھوں ہاتھ اس پانی کو لینے لگے پھر بلالؓ داخل ہوئے اور نیزہ نکالا رسول اللہ ﷺ بھی باہر تشریف لائے (مجھے اب بھی ایسے لگ رہا تھا کہ) میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں حضرت بلال نے نیزہ زمین پر گاڑا پھر دو رکعات نماز ظہر اور دو رکعات نماز عصر ادا کی گدھے اور عورتیں آگے سے گزر رہے تھے۔

عن جابر بن سمرةؓ قال كان في ساقي رسول الله ﷺ خموشة (۱۵۵)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک پنڈلیاں باریک تھیں۔

أن سراقة بن جعشم قال ، أتيت رسول الله ﷺ فلما.دنوت منه وهو على ناقته أنظر إلى ساقه كأنها جمارة (۱۵۶)

سراقہ بن جعشم نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ اپنی اونٹنی پر تھے جب قریب ہوا تو میں نے آپ ﷺ کی پنڈلی دیکھی گویا کہ وہ سرخ انگارہ ہے۔

قدم مبارک

عنؓ أبي هريرةؓ قال كان النبي ﷺ ضخم القدمين، حسن الوجه، لم أرقبله ولا بعده مثله (۱۵۷)

حضرت ابوھریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک بھاری اور چہرہ بہت

(۱۵۵)ترمذی ، السنن، رقم الحديث: ۳۶۴۵؛ضعيف ۲۹۰۷ البانی؛ احمد ، المسند،رقم الحديث:۲۱۲۰۲۴؛☆ حاكم، المستدرك ، ۲/ ۶۶، رقم الحديث: ۴۱۹۶؛ طبرانی، المعجم الكبير ، ۲/ ۲۴۴، رقم الحديث: ۲۰۲۴؛ابو يعلى، المسند، ۴۵۳/۳ ، رقم الحديث: ۴۷۵۸۔

(۱۵۶)بيهقى ، دلائل النبوّة ، ۱/ ۲۰۷؛ ابن كثير، شمائل الرسول، ص ۱۲؛ ابن كثير ، البدايه والنهايه ، ۲۲/۶؛ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۳۴/۷، رقم الحديث: ۶۶۰۲؛ ابن هشام، السيرة النبوة، ۱۷/۳۔

(۱۵۷)بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث ۵۹۰۸،۵۹۰۹؛احمد ، المسند، رقم الحديث :۱۲۲۹۱؛ابو يعلىٰ، المسند، ۵/ ۲۵۶، رقم الحديث : ۲۸۷۵؛ ابن سعد، الطبقا ت الكبرى، بحواله حضرت انسؓ ، ۴۱۲/۱؛ بيهقى ، دلائل النبوة، ۱/ ۲۴۲؛ ابن حجر، فتح البارى، ۱۰/ ۳۵۷، رقم الحديث: ۵۹۰۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت تھا میں نے آپ ﷺ جیسا کبھی پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

عن أنسؓ قال: كان النبي ﷺ شثن القدمين والكفين۔(۱۵۸)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک اور ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔

أن سمع أبا هريرةؓ يصف رسول ﷺ، فقال ، كان يطأ بقدميه جمعاً ليس له أخمص۔ (۱۵۹)

حضرت ابوھریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی ذات برکات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے دونوں قدم زمین پر پورے رکھتے تھے۔

عبدالله بن بريدة عن رسول الله ﷺ كان أحسن البشر قدماً (۱۶۰)

عبداللہ بن بریدہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہے۔

كان رسول الله ﷺ۔۔۔سائل الأطراف، أوقال شائل الأطراف ، خمصان الأخمصين ، مسيح القدمين ، ينبو عنهما الماء، اذا زال زال قلعاً (۱۶۱)

---

(۱۵۸)بخاری ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ۵۹۱۰؛ترمذی ، ا السنن ، رقم الحديث:۳۶۳۷،۳۶۳۸؛ احمد ، المسند،رقم الحديث : ۱۰۵۳؛ ابن حبان، الصحيح، ۱۱۷/۱۴، رقم الحديث: ۶۳۱۱؛ ابن سعد ، الطبقات الكبرى، ۴۱۵/۱؛ بيهقى ،دلائل النبوّة، ۱/ ۲۴۳۔

(۱۵۹)بيهقى، دلائل النبوّة ، ۱/ ۲۴۵؛ابن جوزى، صفته الصفوة ،۱۵۶/۱۔

(۱۶۰)ابن اسحاق ، السيرة ، ۱۲۲/۲؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى ، ۴۱۹/۱؛ السيوطى، الخصائص الكبرى ، ۱/ ۱۲۸؛ السيوطى ، الجامع الصغير ، ۱/ ۲۵، رقم الحديث: ۷؛ صالحى ، سبل الهدى وارلاشاد ، ۷۹/۲۔

(۱۶۱)ترمذى، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :۸؛ طبرانى، المعجم الكبير ، ۱۵۶/۲۲؛ حاكم، المستدرك ، ۳/ ۶۴۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی انگلیاں لمبی، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے قدم ہموار اور اتنے نرم و نازک کہ ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔

ایڑیاں مبارک

رسول اللہ ﷺ کی ایڑیوں کے بارے میں حضرت جابر بن سمرہ بیان فرماتے ہیں۔

كان رسول ﷺ ضليع الفم، أشكل العين، منهوس العقبين۔ (۱۶۲)

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہن، سرخی مائل آنکھوں والے اور ایڑیوں پر کم گوشت والے تھے۔

ناخن مبارک

عن محمد بن عبدالله بن زيد ، عن أبيه ، أنه شهد النبي ﷺ عند المنحر هو ورجل من الأنصار فقسم رسول الله ﷺ ضحايا فلم يصبه ولا صاحبه شيء و حلق رأسه في ثوبيه فأعطاه و قسم منه على رجال و قلم أظفاره فأعطاه صاحبه (۱۶۳)

محمد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ قربان گاہ میں نبی ﷺ کے پاس وہ اور انصار کا ایک آدمی بھی موجود تھے، رسول ﷺ نے قربانیاں تقسیم کیں انہیں اور ان کے

(۱۶۲) مسلم ، الحا مع الصحيح، رقم الحديث :۶۰۷۰؛ ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ۹؛ احمد، المسند ،رقم الحديث: ۲۱۰۹۷؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ۶/ ۱۷..... ۲۲؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱/ ۴۱۶؛ طبرانی، المعجم الكبير ، ۲/ ۲۲۰ ؛ سيوطی، الخصائص الكبرى ، ۱/ ۱۲۴؛ ترمذی ، السنن، رقم الحديث ۴۷۔۳۶۴۶۔

(۱۶۳) بيهقی، السنن الكبرى ۱/ ۲۵، رقم الحديث: ۹۱؛ هيثمی ، مجع الزوائد، ۴ / ۱۹؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى ، ۳/ ۵۳۶؛ بهيقی، شعب الايمان ، ۲/ ۲۰۲ ،رقم الحديث :۱۵۳۵؛ شوكا نی ، نيل الأوطار، ۱/ ۶۹؛ حاكم ، المستدرك ، رقم الحديث: ۴۴ ۱۷؛ ابن خزيمه، الصحيح ، رقم الحديث: ۲۹۳۱ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ساتھی کو ان قربانیوں میں سے کوئی نہ ملی رسول اللہ نے اپنا سر اپنے کپڑے میں منڈوایا اور (بال) انہیں دے دیے کچھ بال لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ناخن کٹوائے اور دوسرے ساتھی کو دے دیے۔

عن أبي هريرة كان يقلم أظفاره ويقص شاربه يوم الجمعة قبل أن يروح إلى الصلوة (١٦٤)

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ناخن اور مونچھیں جمعہ کے دن نماز کو جانے سے پہلے کاٹتے تھے۔

ختنہ مبارک

رسول اللہ ﷺ کے ختنہ کے متعلق حدیث اور سیرت کی کتابوں میں تلاش بسیار کی گئی ہے کہیں سے بھی صحیح اور معتبر روایت نہیں مل سکی۔ سوائے درج ذیل روایت کے جسے امام بیہقی نے دلائل النبوہ میں ذکر کیا ہے اس روایت میں ابن سعد، ابن عساکر کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ البدایہ والنھایہ ابن کثیر میں یہ روایت لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ "فی صحتہ نظر" ابن علی نے لکھا ہے

"له غير حديث منكر" میزان اعتدال کے حوالہ سے امام ابن قیم کی کتاب ھدی الرسول کے اردو ترجمہ میں عبدالرزاق ملیح آبادی نے صفحہ نمبر ۵۹ پر لکھا ہے، پیدائشی مختون والی حدیث غیر صحیح ہے۔ ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

عن ابن عباس عن أبيه العباس بن عبدالمطلب ، قال ولد رسول الله ﷺ مختوناً مسروراً، قال فأعجب به جده عبدالمطلب و حظى

(١٦٤) كنزالعمال، رقم الحديث: ١٨٣٢٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنده ، و قال ليكونن لبني هذا شأن (١٦٥)

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔

شق صدر

عن أنس بن مالكؓ قال ، كان أبو ذر يحدث أن رسول ﷺ قال فرج عن سقف بيتي وأنا بمكة ، فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ،ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وإيمانا فأفرغه في صدري ،ثم أطبقه ، ثم جا ء بطست من ذهب ممتلى حكمة و إيمان فأفرغه في صدري، ثم أطبقه(١٦٦)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا جب میں مکہ میں تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے میرے سینے کو چاک کیا پھر اس کو زم زم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا برتن حکمت ایمان سے بھرا ہوا لائے اس کو میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ بند کر دیا۔

عن أنس بن مالك قال، قال رسول الله ﷺ : أتيت فانطلقوا بي إلى زمزم، فشرح عن صدري ،ثم غسل بماء زمزم ثم أنزلت (١٦٧)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لے جایا گیا پھر مجھے زم زم کے پاس لے گئے پھر میرا سینہ چاک کیا اور زم زم کے پانی سے دھویا پھر مجھے میری جگہ پر چھوڑ دیا گیا۔

---

(١٦٥)بيهقى ،دلائل النبوّة ، ١ /١١٤؛ ابن سعد ، الطبقات ، ١/١٠٣ ابن عساكر، ابوالقاسم على بن الحسن ابن هبة الله بن عبدالله الشافعى المعروف با بن عساكر ٤٧٩_٥٧١ھ،تهذيب تاريخ دمشق الكبير ،٣/٨٠، الناشر دارالفكر،بيروت لبنان،طبع ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء،٣/٨٠؛ابن كثير_ البدايه و النهايه، ٢/ ٢٦٥؛ حاكم، المستدرك ، رقم الحديث:٤١٧٧_

(١٦٦) بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٤٩_

(١٦٧) مسلم الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٤١٢_

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ أتاه جبريل عليه السلام وهو يلعب مع الغلمان، فأخذه فصرعه فشق عن قلبه، فاستخرج القلب، فاستخرج منه علقة فقال: هذا حظ الشيطان منك، ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم ، ثم أعاده في مكانه، وجاء الغلمان يسعون إلى أمه يعنى ظئره فقالو ا إن محمدا قد قتل، فا ستقبلو ه وهو منتقع اللون، قال أنسٌ وقد كنت أرى أثر ذلك المخيط في صدره (۱٦۸)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑا اور پچھاڑا اور دل کو چاک کیا اور اسے نکالا اور اس سے ایک ٹکڑا الگ کر دیا اور فرمایا آپ میں یہ ٹکڑا شیطان کا تھا۔ پھر دل کو دھویا سونے کے برتن میں زم زم کے پانی سے۔ پھر اس کو جوڑا اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ اور لڑکے آپ کی رضائی ماں کے پاس دوڑے آئے اور کہنے لگے محمد ﷺ مار ڈالے گئے یہ سن کر لوگ دوڑے دیکھا تو آپ صحیح سالم ہیں اور آپ کا رنگ اڑا ہوا ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا میں اس سلائی کا نشان آپ ﷺ کے سینہ پر دیکھتا تھا۔

عن حليمة بن الحارث أم رسول الله ﷺ التي أرضعته ، أنها قالت بينا هو(محمد ﷺ)خلف بيوتنا مع أخ له من الرضاعة فى بهم لنا ، جاء نا أخوه ذلك يشتد فقال ، ذاك أخي القرشي، قد جاء ه رجلان عليهما ثياب بياض فأ ضجعاه فشقا بطنه فخرجت أنا و أبوه نشتد نحوه، فنجده قائما منتقعا لونه فأعتنقه أبوه فقال أي بنى ما شأنك ؟ فقال جا ء ني رجلان عليهما ثياب بياض، فأضجعاني، فشقا بطني، ثم استخرجا منه شيأ فطرحاه ثم رده كما كان۔ (۱٦۹)

(۱٦۸) مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٤١٣۔

(۱٦۹)بيهقى ، دلائل النبوّة ، ۱/ ۱۳۵؛ ابن هشام، سيرت النبى ﷺ كا مل ، ۱/ ۱۸۵ (اردو ترجمہ عبدالجلیل صدیقی) ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسول اللہ ﷺ کی رضائی والدہ حلیمہ نے بیان کیا اس اثناء میں کہ محمد ﷺ اپنے رضائی بھائی کے ساتھ ہمارے گھروں کے پیچھے ہمارے جانوروں بکریوں میں تھے ان کا رضائی بھائی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ وہ رہا میرا قریشی بھائی اس کے پاس سفید کپڑوں میں دو آدمی آئے ہیں انہوں نے اسے لٹالیا اور پیٹ چاک کر دیا حلیمہ کہتی ہے میں اور اس کے والد اس کی طرف دوڑے ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا رنگ اڑا ہوا تھا ان کے والد نے انہیں گلے لگایا اور پوچھا اے بیٹے کیا ہوا۔؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس سفید لباس میں دو آدمی آئے انہوں نے مجھے لٹالیا میرا پیٹ چاک کیا پھر اس سے کوئی چیز نکالی اور پھینک دی اور اس کے بعد پیٹ کو پہلی حالت میں کر دیا۔)

جلد مبارک

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ كان رسول الله ﷺ رقيق البشرة (۱۷۰)
رسول اللہ ﷺ کی جلد مبارک نرم تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب بیان کرتے ہیں:

والله ما أدخلته فراشي فإذا هو في غاية اللين۔(۱۷۱)

خدا کی قسم میں نے جب بھی محمد ﷺ کو اپنے بستر پر لٹایا تو آپ ﷺ کے جسم کو انتہائی نرم وملائم پایا۔

پسینہ مبارک

عن أنس بن مالكؓ قال،دخل علينا النبي ﷺ فقال عندنا فعرق، وجاء ت أمي بقارورة ، فجعلت تسلت العرق فيها۔ فاستيقظ

(۱۷۰) إبن جوزی، الوفا، ص ۴۰۹۔
(۱۷۱)رازی۔ التفسیر الکبیر، ۳۱/ ۲۱۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ فقال يا أم سليم ما هذا الذي تصنعين؟ قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا و هو من أطيب الطيب۔(۱۷۲)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس قیلولہ (دوپہر کا آرام) فرمایا آپ ﷺ کو پسینہ آیا میری امی ایک شیشی لائی اور پسینہ اس میں سوتنے لگی نبی ﷺ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم تم یہ کیا کر رہی ہو تو انہوں نے جواب دیا یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے ہم اسے اپنی خوشبوں میں ملاتے ہیں اور وہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار ہو جاتی ہے۔) یہ حدیث الفاظ کے فرق کے ساتھ نسائی میں بھی موجود ہے۔

عن جابرؓ أن النبي ﷺ لم يسلك طريقاأولا يسلك طريقا فيتبعه أحد إلاعرف أنه قد سلكه ، من طيب عرقه أو قال من ريح عرقه۔(۱۷۳)

حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جس راستے سے گزرتے پھر کوئی آدمی آپ ﷺ کے پیچھے چلتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ آپ ﷺ کا یہاں سے گزر ہوا ہے یہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے معلوم ہوتا تھا۔

عن أنسؓ قال: كان رسول ﷺ يأتي ببيت أم سليم فينام على فراشها وليست أم سليم في بيتها فتأتى فتجد ه نائما وكان عليه السلام إذا نام ذف عرقا فتأ خذ عرقه بقطنة في قارورة فتجعله فى مسكها (۱۷٤)

---

(۱۷۲) مسلم، الجا مع الصحيح،رقم الحديث: ٦٠٥٥؛ نسائی،السنن ، رقم الحديث: ٥٣٧٣؛ بيهقي، دلائل النبوّة، ١/ ٢٥٨؛ ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان الاذهى ٧٤٨ھ/١٣٧٤ء، سيراعلام النبلاء، مؤسسة الرساله بيروت، ٢/ ٣٠٨؛ عسقلاني، فتح الباري ، ١١ /٧٢

(۱۷۳) دارمي ، السنن ، ١/ ٣٤، رقم الحديث: ٦٧ ۔

(۱۷٤) احمد، المسند ،رقم الحديث :١٣٤٤٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ ام سلیم کے گھر آتے وہ گھر میں نہ ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے بستر پر سو جاتے وہ آپ ﷺ کو سویا ہوا پاتیں۔ آپ ﷺ جب سوتے تو پسینہ چھوڑتے۔ وہ (ام سلیم) روئی کے ساتھ شیشی میں پسینہ ڈالتی اور اسے اپنی کستوری میں ملا لیتیں

عن أنسؓ قال خدمت رسول الله ﷺ عشر سنين فما قال لي أف قطا- لا شممت مسكا قط و لا عطرا كان أطيب من عرق رسول الله ﷺ (۱۷۵)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی اف تک نہیں کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک پسینہ سے زیادہ خوشبودار کوئی عطر یا کستوری نہیں پائی۔

(۱۷۵) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۲۰۱۵؛ صحيح ترمذی البانی، رقم الحديث: ۲۱۰۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوئم

خصائل نبوی ﷺ استقامت

عن أبی إسحاق قال: سمعت البراء جاء ه رجل فقال: ياأبا عمارة أتوليت يوم حنين ؟ قا ل أما أنا فأشهدعلى النبي ﷺ أنه لم يول، ولكن عجل سرعان القوم فرشقتهم هوازن، وأبو سفيان بن الحارث آخذ برأس بغلته البيضاء يقوٰنا النبي لا كذب أنا ابن عبدالمطلب۔ (۱)

ابواسحاق نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابا عمارہ کیا تم حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے تو حضرت براء نے جواب دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے البتہ جو لوگ جلد باز تھے انہوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا پھر قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے تیر برسانے شروع کر دیے ابو سفیان بن حارث رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے کہا بیٹے مجھ پر بھی رحم کر، خود اپنی جان پر رحم کر اور مجھ پر ایسا بار نہ ڈال جسے برداشت نہ کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

يا عم :والله لو وضعوا الشمس في يميني، والقمر في يساري على أن أترك هذا الأمر حتى يظهره الله أو أهلك فيه ماتركته۔(۲)

(۱) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث ٤٣١٥ ؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٤٦١٧ ؛ ترمذی السنن رقم الحدیث ١٦٨٨؛ احمد، المسند، رقم الحدیث؛ ١٨٧٣٩۔

(۲) ابن هشام سیرت النبی ﷺ کامل ، ترجمه و تهذیب ، مولانا عبدالجلیل صدیقی، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱/۲۸۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا چچا جان اللہ کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس (دین کے) کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو غالب کر دے۔ یا میں اسی راہ میں ہلاک ہو جاؤں۔

قال رسول الله ﷺ مابي ماتقولون: ماجئت بما جئتكم به أطلب أموالكم، ولا الشرف فيكم ولا الملك عليكم، ولكن الله بعثني إليكم رسولا وأنزل علي كتابا وأمرني أن أكون لكم بشيرا و نذيرا رسالات ربي ،و نصحت لكم، فإن تقبلوا مني ماجئتكم به فهو حظكم في الدنيا و الآخرة وإن تردوه علي أصبر لأمرالله حتى يحكم الله بيني و بينكم (٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ان چیزوں میں سے کچھ نہیں چاہیے جو تم کہتے ہو جس (دین) کو تمہارے پاس لایا ہوں اس لیے نہیں کہ تم سے مال اور مقام و مرتبہ طلب کروں نہ تم پر حکومت کرنے کا خواہش مند ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے میرا کام تمہیں خوش خبری دینا اور ڈرانا ہے اپنے رب کے پیغامات کے ساتھ میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ اگر تم مجھ سے دین قبول کر لو گے یہ تمہارا دنیا اور آخرت کا نصیب ہے۔ اگر تم اس (دین) کو میری طرف لوٹا دو گے میں اللہ کے حکم کے ساتھ صبر کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ فرما دے۔

عن علي رضي الله عنه قال: لما حضر البأس يوم بدر إتقينا بر سول الله ﷺ، وكان من أشد الناس ما كان،أولم يكن أحد أقرب إلى المشركين منه۔(٤)

(٣) ابن هشام،سيرت النبى ﷺ ١/٣١٨۔

(٤)حمد، المسند، رقم الحديث؛ ١٠٤٢، ٦٥٤،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب جنگ کا وقت آیا تو ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اپنا بچاؤ کرتے۔ آپ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت تھے۔ کوئی بھی آپ ﷺ سے زیادہ مشرکین کے قریب نہ تھا۔

اسراف وتبذیر سے اجتناب

عن سفينة أبي عبدالرحمن أن رجلاأضاف علي بن أبي طالب فصنع له طعاما، فقالت فاطمة:لو دعونا رسول الله ﷺ فأكل معنا، فدعوه فجاء ،فوضع يده على عضادتي الباب فرأى القرام قد ضرب به في ناحية البيت فرجع، فقالت فاطمة لعلي الحقه أنظر ما رجعه فتبعته فقلت يا رسول الله ﷺ ماردك ؟ فقال إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتا مزوقا۔ (٥)

ابوعبدالرحمٰن سفینہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس ملنے آیا تو حضرت علیؓ نے اس کے لیے کھانا تیار کیا حضرت فاطمہؓ کہنے لگی کیوں نہ ہم رسول اللہ کو دعوت دے دیں آپ ﷺ ہمارے ساتھ کھانا کھالیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اپنا ہاتھ میرے دروازے کی چوکھٹ پر رکھا پھر آپ ﷺ نے گھر کے ایک طرف لٹکایا گیا کپڑا دیکھا تو واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا جائیں اور دیکھیں کہ آپ ﷺ واپس تشریف کیوں لے گئے۔ حضرت علیؓ نے بتایا کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا اور پوچھا اللہ کے رسول ﷺ آپ واپس کیوں آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے یا نبی کے لائق نہیں کہ سجائے گئے گھر میں داخل ہو۔

---

(٥)ابو داود۔ السنن، رقم الحديث، ٣٧٥٥،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

عن البراء بن عازبؓ قال: أمرنا رسول الله ﷺ بسبع، ونهانا عن سبع، أمرنا باتباع الجنائز، وعيادة المريض، وإجابة الداعي، و نصر المظلوم ،وإبرار القسم، ورد السلام ،و تشميت العاطس ونهانا عن آنية الفضة ، و خاتم الذهب، والحرير، والد يباج ، والقسي والإستبرق۔ (٦)

حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے روکا آپ ﷺ نے ہمیں جنازے کے ساتھ چلنے کا حکم دیا مریض کی عیادت کرنے ،دعوت کو قبول کرنے ،مظلوم کی مدد کرنے ،قسم کو پورا کرنے ،سلام کا جواب دینے اور چھینک پر یرحمک اللہ کہنے کا حکم دیا اور چاندی کے برتنوں ،سونے کی انگوٹھی ،ریشم ، دیباج ،قسی اور استبرق سے منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال! قد م وفد عبدالقيس على رسول الله ﷺ فقالوا إنا(من) هذا الحي من ربيعة، ولسنا نصل إليك إلا في الشهر الحرام، فمرنا بشي نأخذه عنك وند عوإليه من وراء نا فقال: آمركم بأربع، وأنها كم عن أربع: الإيمان بالله ثم شهادة أن لا إله إلا الله وإني رسول الله ،وإقام الصلوة إ يتاء الزكاة ،وأن تؤدوا إلى خمس ما غنمتم، وأنهى عن الدباء، والحنتم، والمقير،والنقير۔(٧)

(٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث ١٢٣٩؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث ٢٨٠٩۔

(٧) بخاری، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٥٢٣؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث؛ ١١٨؛ ابوداود، السنن، رقم الحديث: ٣٦٩٢ ؛ نسائی ،السنن، رقم الحديث :٥٦٩٥۔(٨) ابوداود، السنن، رقم الحديث : ٣٦٨٥،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا ہم اس قبیلہ ربیعہ سے ہیں۔ حرمت والے مہینے کے علاوہ آپ کے پاس نہیں آ سکتے۔ آپ ﷺ ہمیں ایسے احکام دیں جن کو ہم اختیار کریں اور جو ہمارے پیچھے ہیں ان کو دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار کاموں سے منع کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ایمان باللہ کی تفصیل بیان فرمائی نماز قائم کرنے زکوۃ ادا کرنے مال غنیمت سے خمس دینے کا حکم دیا۔ حنتم، دباء، مقیر اور نقیر (شراب کے برتنوں سے) منع فرمایا۔

عن عبدالله بن عمرو! أن ا لنبي ﷺ نهى عن الخمر و الميسر والكوبة والغبيراء وقال: كل مسكر حرام۔ (۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب، جوئے، شطرنج اور جوار کی شراب سے منع فرمایا۔ اور فرمایا نشے والی ہر چیز حرام ہے۔

عن أبي مسعود الأنصاريؓ، أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب ،و مهر البغي و حلوان الكاهن۔(۹)

حضرت ابومسعود انصاریؓ نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع فرمایا۔

انکساری وتواضع

عن ابن عباسؓ، سمع عمرؓ يقول على المنبر: سمعت النبي ﷺ يقول: لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم فإنما أنا عبده فقولوا عبدالله ورسوله۔ (۱۰)

(۹)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۲۲۳۷؛مسلم، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۴۰۰۹۔

(۱۰)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۳۴۴۵؛ابن حجر،فتح الباری،۶/۴۹۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو منبر پر کھڑے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے مجھے عیسی بن مریم علیہ السلام کی طرح نہ بڑھانا میں تو اس (اللہ) کا بندہ ہوں پس تم (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

عن جابرؓ قال: جاء نی النبي ﷺ يعودني، ليس براكب بغل ولا برذون۔(۱۱)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ،میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ خچر پر سوار تھے نہ ٹٹو پر۔

عن أبي هريرة ؓ عن النبي ﷺ قال لو دعيت إلى كراع لأ جبت ولوأهدى إلى كراع لقبلت۔(۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے بکری کا کھر تحفہ دیا جائے تو اسے بھی قبول کروگا۔

قال يوسف بن عبدالله بن سلام أجلسني رسول الله ﷺ في حجره ومسح على رأسي وسماني يوسف۔ (۱۳)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مجھے اپنی گود مبارک میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھرا اور میرا نام یوسف رکھا۔

عن مسلم الملائي، سمع أنس بن مالك يقول: كان رسول الله ﷺ

(۱۱)بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٥٦٦٤ ؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث :٣٨٥١۔

(۱۲)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥١٧٨؛؛ ترمذیؒ، السنن، رقم الحديث :١٣٣٨ ؛ابن حجر،فتح الباری،٩/٢٤٦؛ ابن حبان،الصحيح،رقم الحديث:١٠٦٥؛السيوطی، الجامع الصغير، رقم الحديث:٧٤٢٩؛ بيهقی، السنن الكبریٰ، ٦/١٦٩۔

(۱۳) احمد، المسند، رقم الحديث: ١٦٥٢١؛بغوی،شرح السنه،رقم الحديث: ٣٣٦٨؛ ابن حجر،فتح الباری، :١/٥٧٨؛هيثمی، مجمع الزوائد،٩/٣٢٦، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يجيب دعوة المملوك (١٤)

مسلمؒ الملائی نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

عن أنس بن مالكؓ قال: كان رسول الله ﷺ يعود المريض: و يشهد الجنازة ، ويركب الحمار، ويجيب دعوة العبد، وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه إكاف ليف۔ (١٥)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت فرماتے جنازے میں شریک ہوتے گدھے پر سواری کر لیتے۔غلام کی دعوت قبول فرمالیتے۔بنو قریظہ کے دن آپ ﷺ نکیل والے گدھے پر سوار تھے جس کی رسی کھجور کی چھال کی بنی ہوتی تھی۔

پاک دامنی

عن سالم، أنه سمع عبدالله يحدث عن رسول الله ﷺ ! أنه لقي زيد بن عمرو بن نفيل بأسفل بلدح، وذاك قبل أن ينزل على رسول الله ﷺ الوحي، فقدم إليه رسول الله ﷺ سفرة لحم فأبي أن يأكل منها، ثم قال: إني لا آكل مما تذبحون على أنصابكم ولا آكل إلا مما ذكر اسم الله عليه۔(١٦)

سالم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح کے نشیبی حصہ پر

---

(١٤) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :٢٢٩٦؛ضعيف ابن ماجه البانی رقم الحديث ٢٣٣٨ مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ريا ض ١٤١٧/١٩٩٧ھ، [ضعيف]۔

(١٥) ترمذی، السنن، رقم الحديث : ١٠١٧؛ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :٤١٧٨؛ابو يعلىٰ الموصلی،المسند،رقم الحديث:٤٢٤٣؛ابو نعيم، حلية الاولياء،١٣٨/٧۔

(١٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٤٩٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات ہوئی یہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے رسول اللہ کی خدمت میں دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت تھا آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہ (کھانا یا گوشت) نہیں کھاتا جس پر بتوں کا نام لیا گیا ہو۔ میں صرف وہ کھاتا ہوں جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

عن عليؓ عن النبي ﷺ ما هممت بشئى مما كان أهل الجاهلية يعملون به غير مرتين، كل ذلك يحول الله بيني و بين ماأريد من ذلك، ثم ماهممت بسوء حتى أكرمني الله بر سالته قلت ليلة لغلام كان يرعى معى لوأ بصرت لي غنمي ،حتى أدخل مكة فأ سمر بها كما يسمر الشباب فخرجت لذلك حتى جئت أول دار من مكة سمعت عزفا بالد فوف والمزاميرلعرس بعضهم فجلست أنظر:فضرب على أذني فنمت فما أيقظنى إلا مس الشمس فرجعت ولم أقض شيأ ثم عراني مرةأخرى مثل ذلك ثم لم أهم بعد ذلك بسوء (۱۷)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اہل جاہلیت کے کاموں کا جو وہ (جاہلیت کے کام) کرتے تھے دو موقعوں کے علاوہ کبھی ارادہ بھی نہیں کیا۔ ہر بار اللہ تعالیٰ میرے اور میرے ارادے کے درمیان حائل ہو گیا۔ پھر میں نے کسی برائی کے بارے سوچا بھی نہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت سے سرفراز فرمایا۔ ایک رات میں نے اس لڑکے کو کہا جو میرے ساتھ بکریاں چرایا کرتا تھا کہ اگر تو میری بکریوں کی دیکھ بھال کرے تو میں مکہ کے نوجوانوں کے ساتھ (کھیل تماشے) میں رات گزار آؤں۔ اس ارادے سے میں نکلا یہاں تک کہ مکہ شہر کے پہلے گھر تک پہنچا۔ میں نے دف پر گیت اور بانسری کی آواز سنی جوان میں سے کسی کی خوشی پر آ رہی تھی میں دیکھنے لگ گیا میرے کانوں پر تھپکی دی گئی تو میں سو گیا۔ مجھے سورج کی شعاعوں نے بیدار کیا۔ میں واپس لوٹ آیا اور میں کچھ نہ دیکھ سن سکا دوسری بار پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دکھایا اس کے بعد میں نے کبھی ایسی برائی کا سوچا بھی نہیں۔

(۱۷) قاضی عیاض، الشفاء: ۱/ ۸۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانائی

عن عبدالله بن زيد بن عاصم قال: لما أفا ء الله على رسول الله ﷺ يوم حنين قسم في الناس في المؤ لفة قلوبهم ولم يعط الأنصار شيأ فكأنهم وجدوا إذلم يصبهم ما أصاب الناس فخطبهم فقال: يا معشر الأنصار ألم أجدكم ضلالا فهداكم الله بي؟ وكنتم متفرقين فألفكم الله بي وكنتم عالة فأغنا كم الله بي؟ كلما قال شيأ قالوا: الله و رسوله أمن قال: لو شئتم قلتم جئتنا كذا و كذا ألا ترضون أن يذهب الناس با لشاة والبعير و تذهبون بالنبي ﷺ إلى رحالكمَ لولا الهجر ة لكنت إمرأ من الأنصار و لو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادي الأنصارو شعبها، الأ نصار شعار، والناس دثار إنكم ستلقون بعدي أثرة فاصبر وا حتى تلقوني على الحوض۔(۱۸)

عبداللہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حنین کے دن مال غنیمت دیا آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان تالیف قلب کے لیے تقسیم فرما دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا انصار کے کچھ لوگوں نے اپنے دل میں محسوس کیا جب انہیں حصہ نہ ملا جو لوگوں کو ملا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہارے پاس اس حال میں نہیں آیا تھا کہ تم گمراہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی تم جدا جدا تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ تم تنگ دست تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں مال دار بنا دیا جب بھی آپ ﷺ نے کوئی بات کی انہوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا احسان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو

(۱۸) بخاری، الجا مع الصحيح، رقم الحديث : ٤٣٣٠؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٢٤٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہو کہ آپ ﷺ ہمارے پاس ایسے ایسے (حالات میں) آئے کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں۔ اور تم اپنے گھروں کو نبی ﷺ کو لے کر جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ لوگ ایک گھاٹی اور وادی کی طرف جائیں اور انصار دوسری گھاٹی اور وادی کی طرف تو میں انصار کی گھاٹی اور وادی کی طرف جاؤں گا انصار جسم سے چھونے والا کپڑا ہے اور لوگ اوپر والا میرے بعد تم ترجیحی سلوک دیکھو گے حوض کوثر پر میرے ساتھ ملاقات کرنے تک صبر کرنا۔

حجر اسود پر تکرار

ابن اسحاق نے کہا پھر اس (بیت اللہ) کی تعمیر کے لیے قریش کے قبیلوں نے پتھر جمع کیے ہر قبیلہ علیحدہ علیحدہ پتھر جمع کرتا تھا بعد ازاں اس کی تعمیر شروع کی یہاں تک کہ جب تعمیر رکن حجر اسود کے مقام تک پہنچی تو قبائل میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ اس مقام پر حجر اسود خود رکھے نہ کہ دوسرا یہاں تک کہ آپس میں اختلاف ہو گیا جتھے جتھے بن گئے عہد نامے کر لیے گئے اور سب کے سب جنگ کے لیے تیار ہو گئے بنی عبدالدار نے خون سے بھرا ہوا ایک کٹورا لا رکھا انہوں نے اور بنی عدی بن کعب بن لوئی نے لڑ مرنے تک کا عہد کیا اور اپنے ہاتھ اس کٹورے میں ڈالے ان لوگوں کا نام لعقۃ الدم یعنی خون چاٹنے والا رکھا گیا غرض قریش چار پانچ روز تک اسی حالت میں رہے پھر وہ سب مسجد میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا اور انصاف پر اترائے۔

بعض راویوں کا دعوی ہے کہ ابوامیہ بن مغیرہ (بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم) نے جو اس وقت قریش میں سب سے زیادہ سن رسیدہ تھے کہا اے گروہ قریش اس مسجد کے دروازے سے جو پہلا شخص داخل ہو اسے اپنے آپس کے اختلافی مسئلے میں فیصلہ کرنے والا بناؤ انہوں نے رائے مان لی پھر ان کے پہلا آنے والے شخص رسول اللہ ﷺ تھے جب انہوں نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو دیکھا تو کہا یہ تو وہ امین ہے جسے سب جانتے ہیں یہ محمد ﷺ ہیں ہم راضی ہیں۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کو معاملے کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس ایک کپڑا لاؤ آپ ﷺ کے پاس کپڑا لایا گیا آپ ﷺ نے حجر اسود لیا اور اپنے ہاتھ سے ایک کپڑے میں رکھ کر فرمایا ہر قبیلہ اس کپڑے کا ایک ایک کونہ پکڑ لے اور سب کے سب مل کر اسے اٹھائیں انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب وہ اسے لے کر اس کے مقام تک پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے رکھ دیا اور اس پر تعمیر ہونے لگی۔(۱۹)

رقت

عن أنس بن مالكؓ قال دخلنا مع رسول الله ﷺ إلى أبي سيف القين، وكان ظئرا لا براهيم فأخذ رسول الله ﷺ إبراهيم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك و إبرهيم يجود بنفسه، فجعلت عينا رسول الله ﷺ تذر فان فقال له عبدالرحمن بن عوفؓ وأنت يا رسول الله ﷺ؟ فقال ياابن عوف: إنها رحمة ثم أتبعها بأخرى فقال ﷺ إن العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول إلا مايرضى ربنا وإنا بفراقك ياإبراهيم لمحزونون (۲۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے گھر داخل ہوئے اور وہ (آپ ﷺ کے بیٹے کی) دایہ کا خاوند تھا رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم کو پکڑا بوسہ لیا سونگھا پھر ہم اس کے پاس گئے تو اس کی روح نکل رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا اللہ کے رسول ﷺ آپ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابن عوف بیشک یہ رحمت ہے پھر آپ ﷺ دوبارہ رونے لگے تو فرمانے لگے بیشک آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں

(۱۹) ابن هشام،سيرة النبى ﷺ ۱/۲۱۹۔۲۲۰۔
(۲۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۳۰۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے جو ہمارے رب کو پسند ہے اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال: إشتكي سعدبن عبادة شكوي له فأتاه النبي ﷺ يعوده مع عبدالرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وعبدالله بن مسعودؓ فلما دخل عليه فوجده في غاشية أهله فقال قدقضى؟ فقالوا: لا يا رسول الله ﷺ فبكى النبي ﷺ فلما راى القوم بكاء رسول الله ﷺ بكوا---------- (۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔تو نبی ﷺ عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب اندر داخل ہوئے تو انہیں (سعد بن عبادہ) کو لوگوں کے ہجوم میں پایا آپ ﷺ نے پوچھا کیا فوت ہو گئے؟ لوگوں نے کہا نہیں اللہ کے رسول ﷺ، نبی ﷺ رونے لگے لوگوں نے آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی آنکھوں کے رونے اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔)

عن أنسؓ قال شهدنا بنت رسول الله ﷺ ورسول الله ﷺ جالس على القبر ،فرأيت عينيه تدمعان---(۲۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (کی وفات) پر موجود تھے رسول اللہ قبر پر بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عن أسامة بن زيدؓ أن ابنة للنبي ﷺ أرسلت إليه وهو مع النبي ﷺ وسعد وأبى بن كعب نحسب أن ابنتي قد حضرت فأشهدنا، فأرسل إليها السلام، و يقول: إن لله ما أخذ وما أعطى، وكل شئ عنده

(۲۱)بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۱۳۰٤؛مسلم، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث ؛۲۱۳۷۔

(۲۲)بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۱۳٤۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسمى، فلتحتسب و لتصبر، فأرسلت ،تقسم عليه، فقام النبي ﷺ وقمنا،فرفع الصبي فی حجر النبي ﷺ ونفسه تقعقع ففا ضت عينا النبي ﷺ فقال له سعد: ما هذا يا رسول الله ﷺ؟قال: "هذه الرحمة وضعها الله فی قلوب من شاء من عباده، ولا يرحم الله من عباده الاالرحماء" (۲۳)

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ ﷺ کو بلا بھیجا کہ میری بیٹی بستر مرگ پر ہے۔ اسامہ، سعد اور ابی بن کعب آپ ﷺ کے پاس تھے۔ نبی ﷺ نے سلام بھیجا اور فرمایا جو کچھ لیا اور جو دیا ہے سب کچھ اللہ تعالی کا ہے۔ ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو (بیٹی نے) پھر قسم دے کر پیغام بھیجا آپ ﷺ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ نبی ﷺ نے بچی کو گود میں اٹھایا اور وہ جانکنی کی حالت میں تھی نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے سعد ؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے۔ جو اس نے اپنے بندے کے دل میں رکھی ہے۔ رحم کرنے والوں پر اللہ رحم فرماتا ہے۔

عن عائشة قالت لما بعث أهل مكة فی فداء أسرائهم بعثت زينب في فداء أبی العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة أد خلتها بها على أبي العاص قالت : فلما راها رسول الله ﷺ رق لها رقة شديد ة(۲٤)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینبؓ (رسول اللہ ﷺ کی بیٹی) نے ابوالعاص کے فدیے میں مال اور اپنا وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجہؓ کے پاس ہوتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے (وہ ہار) دیکھا تو آپ ﷺ پر

(۲۳) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٦٥٥۔

(۲٤) ابو داود، السنن، رقم الحديث ۲٦۹۲،[حسن] ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت رقت طاری ہوگئی۔

عن علي بن أبي طالبؓ قال: إنا لجلوس مع رسول الله ﷺ في المسجد إذ طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه إلابردة له مرقوعة بفرو فلما رآه رسول الله ﷺ بكى للذى كان فيه من النعمة والذى هو فيه اليوم، ثم قال رسول الله ﷺ كيف بكم إذا غدا أحدكم في حلة راح في حلة وضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى و سترتم بيوتكم كما تستر الكعبة قالوا :يا رسول ﷺ نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة فقال رسول ﷺ :لا،أنتم اليوم خير منكم يومئذ(٢٥)

حضرت علی بن ابی طالبؓ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جب ہمیں مصعب بن عمیرؓ سامنے نظر آئے۔ان پر سوائے ایک پیوند کردہ چادر کے کوئی لباس نہیں تھا۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو رو پڑے کہ پہلے جس نازنعم کی حالت میں تھے اور آج حالت کیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تمہارا ایک آدمی ایک جوڑا صبح پہنے گا اور ایک جوڑا شام کے وقت۔ایک کھانا اس کے سامنے رکھا جائے اور دوسرا اٹھایا جائے گا تم اپنے گھروں کو ایسے ڈھانپو گے جس طرح کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے لوگوں نے پوچھا اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہم اس دن آج کے دن سے بہتر ہونگے عبادت کے لیے فارغ ہونگے اور مشقت سے بچا لیے جائیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تم آج اس دن سے بہتر ہو۔

---

(٢٥) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٢٤٧٦؛ضعيف ترمذى البانى،رقم الحديث: ٢٦٠٧، [ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہد وقناعت

قال عمر بن الخطاب : فدخلت رسول الله ﷺ وهو مضطجع على حصير فجلست فأدنى عليه ازاره وليس عليه غيره وإذا الحصير قد أثر فى جنبه فنظرت ببصري في خزانة رسول الله ﷺ فإذا أنا بقبضة من شعير نحوالصاع ومثلها قرظا فى ناحية الغرفة وإذا أفيق معلق قال : فابدرت عيناي قال ما يبكيك ؟ يا ابن الخطاب، قلت !يا نبي الله وما لي لاأبكي و هذا الحصير قد أثرفي جنبك وهذه خزانتك لاأرى فيها إلا ما أرى وذاك قيصر و كسرى في الثمار والأنهار وأنت رسول الله ﷺ وصفوته و هذه خزانتك فقال: يا ابن الخطاب ألا ترضى أن تكون لنا الاخرة ولهم الدنيا ؟قلت بلى----------(٢٦)

حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا میں رسول اللہ کے پاس داخل ہوا آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنی چادر سمیٹ لی آپ ﷺ کے پاس اس چادر کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا۔ چٹائی سے آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر نشان پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے خزانہ کی طرف دیکھا تو اس میں ایک مٹھی صاع کے قریب جو تھے اور اس کے برابر دو درخت کے چھلکے ایک کونے میں تھے۔ ایک چمڑے کا ڈول لٹک رہا تھا۔ جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی حضرت عمرؓ نے بتایا کہ (یہ منظر دیکھ کر) میری آنکھیں چھلک پڑیں رسول اللہ نے پوچھا ابن خطاب تجھے کس چیز نے رلایا۔ میں نے عرض کیا اللہ کے نبی میں کیوں نہ آنسو بہاؤں اس چٹائی نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نشان بنا دیے اور یہ آپ کا خزانہ جس میں جو کچھ ہے میں دیکھ رہا ہوں وہ قیصر وکسری پھلوں اور نہروں میں (عیش اڑا رہے ہیں) آپ ﷺ اللہ کے رسول اور برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا خزانہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور

(٢٦) مسلم،الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٦٩١؛ بيهقى ،دلائل النبوه ،١/٣٣٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔۔۔۔

عن عبدالله قال: نام رسول الله ﷺ على حصير فقام وقد أثرفي جنبه، فقلنا يا رسول الله ﷺ ! لو اتخدنا لك وطاء فقال: مالي وللدنيا، ما أنا فى الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح و تركها۔ (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سو گئے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے پہلو پر نشانات تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر ہم آپ ﷺ کے لیے گدا تیار کر دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا نسبت۔ میں دنیا میں ایسے ہی ہوں جیسے راہ چلتا مسافر کسی درخت کے سائے میں آرام کرے پھر اسے چھوڑ کر چلا آئے۔۔

عن أبي هريرةؓ قال: قال النبي ﷺ لو كان عندي أحد ذهبا لأحببت أن لا يأتي علي ثلاث و عندي منه دينار ليس شيء أرصده فى دين على احد من يقبله۔(۲۸)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو میں پسند کرتا ہوں کہ تین دن نہ گزریں کہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس کے جسے میں اپنے قرض کے لیے روک رکھوں۔

عن أبي أمامة عن النبي ﷺ قال: -------- عرض علي ربي ليجعل لي بطحاء مكة ذهبا قلت: لا يا رب ولكن أشبع يو ما و أجوع

(۲۷) ترمذی، السنن، رقم الحديث :۲۳۷۷؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :٤١٠٩؛ صحيح ابن ماجه البانى ٤١٨٤؛بيهقى، دلائل النبوه ،۳۳۸/۱، [صحيح]۔

(۲۸)بخارى ،الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۷۲۲۸۔

19558

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يوما أوقال ثلاثا أو نحو هذا فإذا جعت تضرعت إليك وذكرتك فإذا شبعت شكرتك وحمد تك۔ (۲۹)

حضرت ابوامامہؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے فرمایا میں مکہ کی وادی بطحا کو تیرے لیے سونے کی بنا دوں میں نے عرض کیا نہیں اے میرے رب بلکہ میں ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ آپ ﷺ نے تین دن کہا یا اس طرح کی کوئی بات کی جب مجھے بھوک لگے تو میں تیری طرف گڑگڑاؤں اور تیری ذات کو یاد کروں پھر جب میں سیر ہو جاؤں تیرا شکر اور تعریف بجالاؤں۔

گھر میں چراغ تک کا نہ ہونا

عن عائشةؓ أنها قالت :كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ و رجلاي في قبلته فإذا سجد غمزني فقبضت رجلي فإذا قام بسطتهما قالت: والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح۔(۳۰)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی میرے پاؤں آپ ﷺ کے قبلے کی طرف ہوتے جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو مجھے چوکا لگا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی پھر جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی (حضرت عائشہ) نے بیان کیا کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

عن أبي هريرةؓ قال إن كان ليمر بآل رسول الله ﷺ الأ هلة مايسرج في بيت أحد منهم سراج ولا يوقد فيه نار أن وجدوا زيتا إدهنوا به(۳۱)

(۲۹) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۲۳٤۷؛ احمد ، المسند ،رقم الحديث :۲۲٥٤۳۔ضعيف ترمذی البانی،رقم الحديث: ۲٤٦٥،[ضعيف]۔

(۳۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۳۸۲۔

(۳۱) منذری ،عبدالعظيم بن عبدالقوی ، (٥٦٥ھ)، الترغيب والترهيب ،ناشرشركه مكتبه مطبعة مصطفى البابى الحلبى واولاده بمصر الطبعة الثالثة ۱۳۸۸ھ/ ۱۹٤۸م، ۱۹۳/٤

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ پر مہینے گزر جاتے ان میں سے کسی گھر میں چراغ نہ جلتا اور نہ آگ جلائی جاتی نہ ہی تیل میسر اتا جسے استعمال کر سکتے۔

شجاعت

عن أنسؓ قال كان النبي ﷺ أحسن الناس وأشجع الناس ولقد فزع أهل المدينة ليلة فخرجوا نحو الصوت فاستقبلهم النبي ﷺ وقد استبرأ الخبر و هو على فرس لأبي طلحة عري وفي عنقه السيف، وهو يقول: لم تراعو، لم تر،اعوا ثم قال: و جدنا ه بحرا وقال إنه لبحر (۳۲)

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ سب سے بڑھ کر حسین اور بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے لوگ آواز کی طرف نکلے تو سامنے سے نبی ﷺ تشریف لائے۔ اور خیر کی خبر دی۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر جس پر زین بھی نہیں تھی، سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک میں تلوار تھی آپ ﷺ فرما رہے تھے نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے اس (گھوڑے کو) سمندر پایا۔

عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء جاء ه رجل فقال: يا أبا عمارة أتوليت يوم حنين ؟ قال أما أنا فأشهد على النبي ﷺ انه لم يول ولكن عجل سرعان القوم فرشقتهم هوازن وأبو سفيان بن الحارث أخذ برأس بغلته البيضاء يقول: أنا النبي لا كذب، أنا ابن عبدالمطلب۔(۳۳)

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے سنا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا اے ابو عمارہ کیا حنین کے دن تم پیٹھ پھیر گئے تھے۔ تو حضرت براءؓ نے

(۳۲)بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۲۹۰۸؛ مسلم ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث : ٦٠٠٦؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث: ١٤٨؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٢٧٧٢؛ دارمی ، السنن، رقم الحديث: ٤٠۔

(۳۳)بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٤٣١٥؛مسلم ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٤٦١٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ قوم کے جلد بازوں نے جلدی کی جس پر قبیلہ ھوازن والوں نے تیر برسائے ۔حضرت ابوسفیانؓ رسول اللہ ﷺ کی سفید خچر پکڑے ہوئے تھے نبی ﷺ فرمارہے تھے کوئی جھوٹ نہیں میں نبی ہوں میں عبدالمطب کا بیٹا ہوں۔

عن ابن عباسؓ قال شهدت مع رسول الله ﷺ يوم حنين ،فلزمت أانا و أبو سفيان بن الحارث بن عبدالمطلب رسول الله ﷺ فلم نفارقه، ورسول الله على بغلة له بيضاء أهداها له فروة بن نفاثة الجذامي فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين ،فطفق رسول الله ﷺ يركض بغلته قبل الكفار، قال عباسؓ :وأنا آخذ بلجام بغلة رسول الله ﷺ أكفهاإرادة أن لا تسرع و أبو سفيان آخذ بركاب رسول الله ﷺ(٣٤)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا حنین کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا میں اور ابوسفیان بن حارث رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو گئے پھر ہم آپ ﷺ سے جدا نہ ہوئے آپ ﷺ اپنی سفید خچر پر تھے جو انہیں فروہ بن نفاثہ جزامی نے تحفہ دی تھی جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا۔مسلمان پیٹھ پھیر گئے رسول اللہ ﷺ اپنی خچر کو کفار کی طرف دوڑانے لگے۔حضرت عباس نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی خچر کی لگام تھامے اسے روک رہا تھا اس ارادہ سے کہ وہ زیادہ نہ دوڑے اور حضرت ابوسفیان لگام کو تھامے ہوئے تھے۔

شرم وحیا

قال الله تعالى إن ذلكم كان يوذي النبي فيستحيي منكم--- (٣٥)

(٣٤) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٤٦١٢۔

(٣٥)سورة الاحزاب : ٥٣ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی نے فرمایا تمہارا یہ بیٹھے رہنا نبی ﷺ کو تکلیف دیتا ہے۔ مگر آپ ﷺ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔

عن أبي سعيدؓ يقول: كان النبي ﷺ أشد حياء من العذراء في خدرها (٣٦)

حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکی کے اپنی چادر میں شرم وحیا سے بھی زیادہ شرم وحیاوالے تھے۔

عن سهل ابن سعد قال :كان رسول الله ﷺ حييا لا يسأل شيأ إلا أعطاه (٣٧)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ شرمیلے تھے۔ آپ ﷺ سے جو مانگا جاتا آپ ﷺ عطا فرمادیتے۔

عن جابر ابن عبدالله يقول: لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس ينقلان الحجارة فقال العباس للنبي ﷺ إجعل إزارك على رقبتك، فخر إلى الأرض فطمحت عيناه إلى السماء فقال أرني إزاري فشده عليه (٣٨)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب بیت اللہ کو تعمیر کیا گیا تو نبی ﷺ اور حضرت عباسؓ بھی پتھر اٹھا رہے تھے حضرت عباسؓ نے آپ ﷺ سے کہا اپنی چادر اتار کر کندھے پر رکھ لیں۔ آپ ﷺ نے ایسا کیا تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ ﷺ کہنے لگے مجھے میری چادر دکھاؤ پھر آپ ﷺ نے اسے مضبوط باندھ لیا۔

---

(٣٦)بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦١١٩؛مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٣٢؛إبن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٤١٨٠؛ ابن حجر،فتح الباری،٦/٥٧٧۔

(٣٧)دارمی، السنن، رقم الحديث :٧٢

(٣٨)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٥٨٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحمل و بردباری

عن إبن شهاب ، قال :حدثني عروة أن عائشة حدثته أنها قالت : للنبي ﷺ هل أتى عليكم يوم كان أشد من يوم أحد قال: لقد لقيت من قومك مالقيت، وكان أشد مالقيت منهم يوم العقبة إذعرضت نفسي على ابن عبد يا ليل بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت، فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل فناداني فقال: إن الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك و قد بعث الله إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم، فناداني ملك الجبال فسلم على ثم قال: يا محمد ﷺ، وقال "ذلك فيما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين " فقال النبي ﷺ بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبدالله وحده لا يشرك به شيئا۔(۳۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اکہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر اُحد کے دن سے سخت کوئی دن بھی آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری قوم سے مصائب اٹھائے جو اٹھائے سب سے سخت تکلیف جو مجھے پہنچی وہ عقبہ کے دن جب میں عبد یالیل کے پاس دعوت دینے کے لیے پہنچا اس نے مجھے وہ جواب نہیں دیا جو میں چاہتا تھا۔ میں چل پڑا۔ اس حال میں کہ میرے چہرے پر غم کے اثرات تھے۔ قرن ثعالب پہنچ کر مجھے ہوش آیا میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا پھر میں نے دیکھا کہ میرے سر پر بادل کا سایہ ہے اور اس میں سے مجھے جبرائیلؑ نے آواز دی اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی قوم کی بات آپ کے بارے میں سن لی اور جوانہوں نے رد کیا وہ بھی سن لیا آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالی نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا

(۳۹) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۳۲۳۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ جو چاہیں حکم دیں مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دے کر سلام کیا پھر کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ جو حکم دیں اگر آپ چاہیں تو ان پر دو پہاڑوں کو ملا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے ایسے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

عن أنس بن مالكؓ قال: كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه برد نجراني غليظ الحاشية وأدركه أعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق رسول الله ﷺ قد أثرت بها حاشية البرد من شدة جبذته ثم قال: يا محمد مرلي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه رسول الله ﷺ ثم ضحك ثم أمرله بعطاء (٤٠)

حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ ﷺ پر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ آپ ﷺ کو ایک دیہاتی ملا اس نے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچا حتی کہ آپ ﷺ کے کندھے کے ایک طرف چادر کے حاشیے کے نشانات دکھائی دیے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا اے محمد ﷺ، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے حکم دیں یعنی مجھے دیجئے۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا دیے پھر اسے دینے کا حکم صادر فرمایا۔

جاء زيد بن سعنة رسول الله ﷺ قبل إسلامه يتقاضاه دينا عليه فجبذ ثوبه عن منكبه وآخذ بمجامع ثيابه وأغلظ له ،ثم قال: إنكم يا بني عبدالمطلب مطل فانتهره عمرو شدد له فى القول والنبي ﷺ يتبسم فقال رسول الله ﷺ أنا وهو كنا إلى غير هذا منك أحوج ياعمر تأمرني بحسن القضاء وتامره بحسن التقاضى ثم قال لقد بقى من

(٤٠)بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٨٠٩؛ ابو داؤد، السنن، رقم الحدیث: ٤٧٧٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أجله ثلاث وأمر عمر يقضه ماله و يزيده عشرين صاعا لماروعه۔(٤١)

زید بن سعنہ اسلام لانے سے قبل رسول اللہ ﷺ کے پاس قرض کا تقاضا کرنے آیا اس نے آپ ﷺ کے کندھے سے کپڑا کھینچا اور کہنے لگا اے بنی عبدالمطلب تم لوگ حق دینے میں ٹال مٹول کرنے والے ہو۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا اور سختی کی نبی ﷺ مسکرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اور اس کو اس کے سوا (کسی اور بات کی) ضرورت ہے۔ اے عمرؓ تو مجھے بہتر ادائیگی اور اسے بہتر طریقے پر تقاضے کی تلقین کرتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا (قرض کی مدت میں) تین دن باقی ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا اس کا حق اس کو دے دو اور اس کے ساتھ بیس صاع اور دے دو۔

عن عروة قال قلت لعبدالله بن عمر و بن العاص ما أكثر ما رأيت قريشا أصابت رسول الله ﷺ فيما كانت تظهره من عداوته ؟فقال لقد رأيتهم وقد اجتمع أشرافهم يومافي الحجر، فذكروا رسول الله ﷺ وقالوا ما رأينا مثل ما صبرنا عليه من هذاا لرجل قط سفه أحلامنا و شتم أبا ء نا، وعاب ديننا ،وفرق جماعتنا ، وسب آلهتنا ،وصبرنا منه على أمرعظيم أو كما قالوا فبينا هم في ذلك طلع رسول الله ﷺ فأقبل يمشي حتى إستلم الركن، ثم مربهم طائفا بالبيت غمزوه ببعض القول فعرفت ذلك في وجه رسول الله ،فمضى فلما مربهم الثانيةغمزوه بمثلها فعرفتها فيْ وجهه ،فمضى ثم مرالثالثة فغمزوه بمثلها۔(٤٢)

حضرت عروہؒ نے بتایا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی عداوت میں قریش سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا میں نے اشراف قریش کو ایک

(٤١) قاضی عیاض، الشفا، ١/ ٦٣۔

(٤٢) بیہقی، دلائل النبوہ، ٢/ ٢٧٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن حجر اسود کے قریب جمع ہوئے دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر شروع کیا اور کہنے لگے اس (رسول اللہ ﷺ) سے بڑھ کر کسی کے معاملے میں ہم نے اتنا صبر نہیں کیا اس نے ہماری عقلوں کو خراب کر دیا۔ ہمارے آباؤ اجداد کو برا بھلا کہا ہمارے دین میں عیب نکالے ہماری جماعت میں تفریق پیدا کر دی۔ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں۔ اس سنگین معاملے میں ہم نے صبر کیا۔ یا جو انہوں نے کہا وہ اس گفتگو میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ آگے چلتے گئے حتی کہ آپ ﷺ نے رکن یمانی کا استلام کیا۔ پھر آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے انہوں نے کوئی بات کر کے آپ ﷺ کو طعنہ دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے یہ محسوس کیا آپ جب دوسری بار گزرے انہوں نے پھر بدزبانی کی۔ جو آپ ﷺ کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی پھر آپ ﷺ تیسری بار گزرے انہوں نے پھر اسی طرح بدزبانی کی۔۔۔۔۔

صدق:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال :لما نزلت(وأنذر عشيرتك الأقربين) (ورهطك منهم المخلصين) خرج رسول الله ﷺ حتى صعد الصفاء فهتف :"يا صباحاه" فقالوا من هذا ؟ فاجتمعوا إليه فقال: أرأيتم إن أخبرتكم أن خيلا تخرج من سفح هذا الجبل أكنتم مصدقي ؟ قالوا ما جربنا عليك كذبا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۴۳)

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا جب قرآن کریم کی آیت (**وأنذر عشيرتك الاقربين.**) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور با آواز بلند پکارا۔ لوگو! صبح کے وقت خبردار ہو جاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ پھر لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بھلا بتاؤ اگر میں تمھیں خبر دوں کہ دامن کوہ سے گھڑ سواروں کا دستہ آ رہا ہے تو تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگ کہنے لگے ہم نے کبھی آپ ﷺ سے جھوٹ

(۴۳) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث، ۴۹۷۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پایا۔

عن علي! أن أبا جهل قال للنبي ﷺ إنا لا نكذبك ولكن نكذبك، بما جئت به ،فأنزل الله تعالى(فإنهم لا يكذبونك ولكن الظلمين بايت الله يجحدون۔) (٤٤)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ہم تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ جو(وحی) تو لے کر آیا ہے ہم اس کی تکذیب کرتے ہیں۔تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ بیشک یہ لوگ آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

عن عبدالله بن عباسؓ أخبره أن أبا سفيان بن حرب أخبره أن هرقل أرسل إليه في ركب من قريش، و كانوا تجاراً با لشام فى المدة التي كان رسول الله ﷺ مادّ فيها أبا سفيان و كفار قريش،۔۔۔۔ قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما قال ؟ قلت لا ۔۔۔۔(٤٥)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی کہ انہیں ابوسفیانؓ نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے قافلے کی طرف پیغام بھیجا جو شام میں تجارت کے لیے آئے تھے۔یہ اس مدت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ کا ابوسفیان اور کفار قریش سے معاہدہ تھا ہرقل نے پوچھا کیا تم اس نبی ﷺ پر دعویٰ نبوت سے پہلے جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے میں نے کہا نہیں۔

عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: رجع بها ﷺ تر جف بوا دره حتى دخل على خديجة فقال (زملو ني زملوني) فزملوه حتى ذهب عنه الرو ع،قال لخديجة" أى خديجة مالي؟ لقد خشيت على نفسي" فأخبرها الخبر، قالت خديجة :كلا أبشر، فوالله لا يخزيك الله أبدا، فوالله إنك لتصل الرحم و تصدق الحديث ،و تحمل الكل ،و تكسب

(٤٤) ترمذی، السنن، رقم الحديث :٣٠٦٤۔ ضعيف ترمذى البانى ،رقم الحديث: ٣٢٧٢، [ضعيف]۔

(٤٥)بخا ری ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعدوم ،و تقرى الضيف وتعين على نوائب الحق (٤٦)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور فرمایا مجھ پر کپڑا اوڑھا دو انہوں نے کپڑا اوڑھا دیا حتی کہ آپ ﷺ سے خوف وگھبراہٹ جاتی رہی، آپ ﷺ فرمانے لگے خدیجہ مجھے کیا ہے؟ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہؓ کہنے لگیں ایسا ہرگز نہیں آپ خوش ہو جائیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرنے والے سچ بولنے والے بوجھ اٹھانے والے بے سہارا کا کام کرنے والے مہمان نوازی کرنے والے اور حق کے راستے میں آنے والی تکالیف میں مددگار رہیں۔

عن السائب قال :أتيت النبي ﷺ فجعلوا يثنون علي و يذكروني فقال رسول الله ﷺ أنا أعلمكم يعني به قلت صدقت بأبي أنت وأمي كنت شريكي فنعم الشريك كنت لا تداوي ولا تماري (٤٧)

حضرت سائبؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا لوگ میری تعریف اور تذکرہ کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میں اسے تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میرے اچھے شریک تھے۔ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے۔

ہدیہ کا قبول کرنا

عن أبي هريرةؓ قال كان رسول الله ﷺ إذاأتى بطعام سال عنه أهدية أم صدقة ؟ فإن قيل صدقة قال لأ صحابه كلوا ولم يأكل وإن قيل هدية ضرب بيده ﷺ فأكل معهم۔ (٤٨)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا

(٤٦)بخاری، الجامع الصحيح ،رقم الحديث:٤٩٥٣۔

(٤٧) ابو داود، السنن، رقم الحديث:٤٨٣٦ ،[صحيح]۔

(٤٨) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث ٢٥٧٦؛ مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :٢٤٩١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ پوچھتے کہ ہدیہ یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو آپ ﷺ صحابہؓ سے فرمادیتے کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ لگاتے اور صحابہؓ کے ساتھ مل کر کھالیتے۔

عن عائشةؓ قالت :كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويثيب عليها (٤٩)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیتے۔

عن عائشةؓ قالت :كانت في بريرة ثلاث قضيات كان الناس يصدقون عليها و تهدي لنا فذكر ت ذلك للنبي ﷺ فقال هو عليها صدقة ولكم هدية و كلوه۔(٥٠)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بریرہؓ کے معاملے سے تین حکم ثابت ہوئے۔ لوگ اس پر صدقہ کرتے اور وہ ہمیں ہدیہ دیتی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے اسے کھالیا کرو۔

عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ ! وأيم الله لا أقبل بعد يومي هذا من أحد هدية إلا أن يكون مهاجريا قرشيا أو أنصاريا أو دوسيا أو ثقفيا (٥١)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! آج کے اس دن کے بعد میں کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ سوائے مہاجر، قریشی، انصاری، دوسی یا ثقفی کے۔

جاء سلمان إلى رسول الله ﷺ حين قدم المدينة بمائدة عليها رطب فوضعها بين يدي رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ ما هذا يا

(٤٩) بخاری، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٢٥٨٥؛ ابوداود، السنن، رقم الحديث: ٣٥٣٤ ۔

(٥٠) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث، ٢٤٨٧۔

(٥١)ابو داود، السنن، رقم الحديث :٣٥٣٧،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان ؟ قال صدقة عليك وعلى اصحابك قال إرفعها فإنا لاناكل الصدقة فرفعها فجاء ه من الغد بمثله فوضعه بين يديه فقال :ماهذا يا سلمان؟ فقال :هدية لك فقال رسول الله ﷺ :لأ صحابه أبسطوا۔(۵۲)

سلمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس تر کھجوروں کا دستر خوان لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلمان یہ کیا ہے؟ کہنے لگے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے لیے صدقہ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اٹھالے،ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔سلمانؓ نے وہ اٹھالیا۔اگلے دن اس کی مانند پھر لے کر آئے اور

رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔آپ ﷺ نے پوچھا سلمانؓ یہ کیا ہے؟ سلمانؓ کہنے لگے آپ ﷺ کے لیے ہدیہ ہے تو رسول اللہ نے صحابہ سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ۔

نظافت پسندی

۱۔عن عبدالله بن عمرؓ أن رسول الله ﷺرای بصاقا في جدار القبلة فحكه ثم أقبل على الناس فقال إذاكان أحدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فإن الله قبل وجهه إذا صلى (۵۳)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار پر بلغم دیکھا اور اسے کھرچ دیا۔پھر لوگوں کو متوجہ ہو کر فرمایا،تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے۔نمازی جب نماز پڑھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کی طرف ہوتا ہے۔

۲۔ عن جابر ابن عبدالله قال :أتانا رسول الله ﷺ فرای رجلا شعثا قد تفرق شعره فقال أما كان هذا يجد مايسكن به شعره ؟ ورأى رجلا

---

(۵۲) احمد، المسند ، رقم الحديث :۲۳۳۸۵۔

(۵۳)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٤٠٦؛ مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۱۲۲۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر وعليه ثياب وسخة فقال:أما كان هذا يجد مايغسل به ثوبه(٥٤)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بکھرے ہوئے بالوں اور پراگندہ حالت میں دیکھا تو پوچھا کیا یہ اپنے بالوں کو سنوارنے کے لیے کچھ نہیں پاتا؟ پھر آپ ﷺ نے دوسرے آدمی کو دیکھا اس کے کپڑے میلے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے پاس کپڑے دھونے کے لیے کچھ نہیں ہے؟

٣۔ عن عائشةؓ قالت :صبغت للنبي ﷺ بردة سودا فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف فقذفها قال :وأحسبه قال :وكان يعجبه الريح الطيبة (٥٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے چادر کو سیاہ رنگ کیا۔آپ ﷺ نے اسے پہنا جب پسینہ آیا تو اس میں اون کی بو محسوس کی۔ آپ ﷺ نے اسے اتار پھینکا۔آپ ﷺ کو خوشبو پسند تھی۔

٤۔ عن عائشةؓ أن النبي ﷺ خطب الناس يوم الجمعة فراى عليهم ثياب النمار فقال رسول الله ﷺ :ماعلى أحدكم أن وجد سعة أن يتخذ ثوبين لجمعة سوى ثوبي مهنته (٥٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔آپ ﷺ نے لوگوں پر اون کے کپڑے دیکھے تو فرمانے لگے۔تم میں سے جو شخص وسعت پاتا ہے اسے چاہیے کہ دو سوٹ بنائے ایک کام کاج کے لیے دوسرا جمعہ کے لیے۔

---

(٥٤)ابو داود ،السنن، رقم الحديث :٤٠٦٢۔[صحيح]

(٥٥) ابوداود، السنن، رقم الحديث :٤٠٧٤۔[صحيح]

(٥٦) ابن ماجه ،السنن، رقم الحديث: ١٠٩٦۔صحيح ابن ماجه البانی،رقم الحديث:١١٠٦،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوئم

پسندیدہ لباس

عن أم سلمةؓ قالت كان احب الثياب الى رسول الله ﷺ القميص (١)

حضرت ام سلمہؓ ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لباس میں سے زیادہ قمیض پسند تھی۔

عن ام سلمةؓ قالت لم يكن ثوب احب الى رسول الله ﷺ من قميص (٢)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ وسلم کو کوئی کپڑا قمیض سے پسند نہ تھا۔

عن انسؓ قال كان احب الثياب الى نبى الله صلى ﷺ الحبرة۔(٣)

حضرت انس سے روایت ہے کہ لباس میں رسول اللہ ﷺ کو یمنی چادر زیادہ پسند تھی۔

لباس کا رنگ

عن جابر بن سمرة قال: رأيت النبي ﷺ في الليلة أضحيان

(١)ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث :٤٠٢٥؛ ترمذی،السنن، رقم الحديث :١٧٦٢؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث :٣٥٧٥؛ترمذی ، شمائل المحمديه ، رقم الحديث: ٥٥؛ابو يعلى، مسند ، رقم الحديث :٦٩٧٨؛ طبرانی ، المعجم الكبير، ٢٣/ ٤٢١؛احمد ، مسند ،رقم الحديث :٢٧٢٣٠؛ شرح السنه ، ١٢ / ٤، [صحيح]۔

(٢) ابو دائود، السنن، رقم الحديث :٤٠٢٦،[صحيح]۔

(٣) بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٥٨١٢؛ مسلم ، الحا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٢٠٧٩؛ ابو دائود، السنن،رقم الحديث: ٤٠٦٠؛ ترمذی، السنن، ر قم الحديث :١٧٨٧؛ نسائی ، السنن ، رقم الحديث: ٥٣١٧؛ ترمذی، شمائل المحمد يه ، رقم الحديث :٤٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجعلت أنظر إلى رسول ﷺ وإلى القمر و عليه حلة حمراء فإذا هو عندي أحسن من القمر۔(٤)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں نبی ﷺ کو دیکھا میں آپ ﷺ اور چاند کو دیکھنے لگا آپ نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا آپ ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین دکھائی دیتے۔

عن أبي رمثة قال: رايت رسول ﷺ عليه بردان أخضران(٥)

ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دو سبز چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔

عن البراءؓ قال : مارأيت من ذى لمة في حلة حمراء أحسن من رسول الله ﷺ (٦)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے لمبے بالوں والا سرخ لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔

عن أبي ذرؓ قال: أتيت النبي ﷺ وعليه ثوب أبيض وهو نائم (٧)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سفید کپڑوں میں ملبوس سو رہے تھے۔

---

(٤) ترمذی، السنن ، رقم الحديث :٢٨١١،[حسن]۔

(٥) ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث :٤٠٦٥؛ نسائی ، السنن ، ، رقم الحديث ٥٣٢١؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث ٢٨١٢،[صحيح]۔

(٦) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٦٠٦٥؛ ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث:٤١٨٣؛ ترمذی ، السنن ،رقم الحديث: ١٧٢٤؛ نسائی ، السنن، رقم الحديث: ٥٠٦٣۔

(٧) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٨٢٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قمیض اور تہبند کی لمبائی

عن أسماء بنت يزيد قالت: كانت يد كم قميص رسول الله ﷺ الى الرسغ۔(۸)

اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قمیض کی آستین ہاتھوں کے پنجوں تک تھی۔

عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ يلبس قميصا قصير اليدين والطول (۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ وسلم کا قمیض کم لمبا اور آستین چھوٹی ہوتی تھی۔

عن أنسؓ كان لرسول الله ﷺ قميص، قطنى، قصير الطول، قصير الكمين۔(۱۰)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سوتی قمیص تھی جس کی لمبائی کچھ کم تھی اور دونوں آستین بھی چھوٹی تھی۔

عن عبدالله بن عباسؓ كان النبي ﷺ يلبس قميص فوق الكعبين مستوى الكمين بأطراف أصابعه (۱۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قمیص پہنتے جو ٹخنوں سے اوپر ہوتی آستین انگلیوں کے سروں کے برابر ہوتی۔

---

(۸) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ۴۰۲۷؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۱۷۶۵، [ضعيف]۔

(۹) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۳۵۷۷۔

(۱۰) بيهقي، شعب الايمان، ۵ / ۱۵۲، رقم الحديث: ۴۱۶۸؛ ابن عساكر، السيرة النبويه، ۴ / ۱۳۵؛ قسطلانی، المواهب اللدنيه، ۲ / ۴۳۷؛ ابن حجر عسقلانی، المطالب العاليه، ۱۰ / ۳۰۶، رقم الحديث: ۲۲۲۱؛ ابن جوزی، الوفا، رقم الحديث: ۱۰۷۵۔

(۱۱) السيوطی، الجامع الصغير، ۱ / ۳۶۵، رقم الحديث: ۴۹۶؛ ابن جوزی، الوفا، رقم الحديث: ۱۰۷۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے۔

ازار من نسج عمان، طوله أربعة أذرع و شبر في ذراعين و شبر۔(۱۲)

آپ ﷺ کی تہبند مبارک عمان کی بنی ہوئی تھی چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبی اور دو ہاتھ اور ایک بالشت چوڑی تھی۔

قمیض مبارک

عن ام سلمةؓ قالت: كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص۔(۱۳)

حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو لباس میں زیادہ قمیض پسند تھا۔

عن جابر بن عبداللهؓ قال: أتى النبي ﷺ عبدالله بن أبي بعد ما أدخل قبره فأمر به فأخرج ووضع على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه ۔(۱٤)

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عبداللہ بن اُبی کے پاس آئے بعد اس کے کہ اس کو قبر میں داخل کر دیا گیا تھا آپ کے حکم پر نکال لیا گیا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا گیا آپ ﷺ نے اپنے لب مبارک سے پھونک ماری اور اسے اپنا قمیض پہنایا۔

عن ابن عباسؓ قال: كان رسول الله ﷺ يلبس قميصا قصير اليدين والطول (۱۵)

---

(۱۲) ابن قيم، زاد المعاد، ۱/ ۱۳۷؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱/ ۲۵۰؛ حلبي، انسان العيون، ۳/ ٤٥١

(۱۳) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ٤۰۲۵؛ احمد، مسند، رقم الحديث: ۲۷۲۳۰؛ ترمذي، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ۵۵، [صحيح]۔

(۱٤) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۵۷۹۵۔

(۱۵) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۳۵۷۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی آستینوں والا اور کم لمبائی والا قمیص پہنا کرتے تھے۔

عن ابی هریرةؓ قال: كان رسول الله ﷺ اذا لبس قميصا بدأ بميا منه(١٦)

حضرت ابوھریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب قمیص پہنتے تو دائیں جانب سے شروع کرتے۔

آستین

عن أسماء بنت يزيدؓ قالت: كانت يدكم قميص رسول الله ﷺ الى الرسخ۔(١٧)

حضرت اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیض کی آستین ہاتھ کے پونچوں تک تھیں۔

عن المغيرة بن شعبةؓ قال كنت مع النبي ﷺ في سفر فقال: يا مغيرة خذ الاداوة فأخذتها ثم خرجت معه فانطلق رسول الله ﷺ حتى تواري عني فقضى حاجته ثم جاء وعليه جبة شامية ضيقة اللمين فذهب يخرج يده من كمها فضا قت عليه فاخرج يده من أسفلها (١٨)

حضرت مغیرہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا

(١٦) ترمذی ،السنن، رقم الحديث :١٧٦٦؛ ابن حبان، علی بن بلبان الفارسی(م ٧٣٩ ھ) ، الاحسان بترتيب صحيح ابن حبا ن ،٨/ ٣٩، رقم الحديث :٥٣٩٨۔

(١٧) ابو دائود، السنن ، رقم الحديث: ٤٠٢٧؛ترمذی ، السنن ،رقم الحديث: ١٧٦٥،[ضعيف]۔

(١٨) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٦٣؛ مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٦٢٩؛ ابو دائود، السنن ، رقم الحديث: ١٤٩؛نسائی،السنن ، رقم الحديث: ١٢٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مغیرہ پانی کا برتن لو میں نے برتن لیا اور آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ چلتے چلتے میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے قضائے حاجت کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تنگ آستینوں والا شامی جبہ آپ ﷺ نے زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے آستینوں سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا لیکن تنگ ہونے کی وجہ سے نہ نکال سکے۔ پھر آپ ﷺ نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا۔

جبہ مبارک

عن المغيرة بن شعبةؓ قال: كنت مع النبي ﷺ في سفر فقال: يا مغيرة خذ الاداوة فأخذتها ثم خرجت معه فانطلق رسول الله ﷺ حتى توارى عني فقضى حاجته ثم جاء وعليه جبه شامية ضيقه الكمين فذهب يخرج يده من لمها فضا قت عليه فاخرج يده من أسفلها (١٩)

حضرت مغیرہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مغیرہ پانی کا برتن لو میں نے برتن لیا اور آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ چلتے چلتے میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے قضائے حاجت کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تنگ آستینوں والا شامی جبہ آپ ﷺ نے زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے آستینوں سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا لیکن تنگ ہونے کی وجہ سے نہ نکال سکے۔ پھر آپ ﷺ نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا۔

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال: قدم أنس إبن مالك فأتيته فقال من انت؟ فقلت انا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال فبكى وقال انك لشبيه بسعد وان سعدا كان من أعظم الناس وأطول وانه

(١٩) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٣٦٣؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦٢٩؛ ابو دائود، السنن، رقم الحدیث: ١٤٩؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ١٤٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعث إلى النبي ﷺ جبة من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله ﷺ فصعد المنبر فقام أو قعد فجعل الناس يلمسونها ------ فقال لمناديل سعد في الجنة خير مما ترون (٢٠)

واقد بن عمروؒ نے کہا انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے بتایا کہ میں واقد عمرو کا بیٹا ہوں عمرو سعد بن معاذ کے بیٹے تھے۔ تو کہتے ہیں پھر (حضرت انسؓ) وہ رو پڑے اور کہنے لگے تیری شکل سعد سے ملتی جلتی ہے سعد لوگوں میں عظیم وطویل انسان تھے ایک بار رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک جبہ بھیجا گیا تو کہ ریشم اور سونے سے بنا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے یا بیٹھ گئے۔ لوگ اس (جبے) کو چھونے لگے آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

عن أبي عمر مولى أسماءؓ قال: أخرجت إلينا أسماء جبة مزرورة بالديباج فقالت في هذه كان يلقي رسول الله ﷺ العدو (٢١)

ابو عمر مولیٰ اسماء سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ نے ریشم کے بٹن لگا ایک جبہ نکالا اور فرمانے لگیں یہ وہ جبہ ہے جسے آپ ﷺ پہن کر دشمن کی طرف نکلتے تھے۔

عن عائشةؓ قالت :صلى رسول الله ﷺ في خميصة له لها أعلام فنظر ألى أعلامها نظرة، فلما سلم قال اذهبو ابخميصتي هذه إلى أبي جهم، فاتها الهتنى أنفا عن صلاتي----(٢٢)

---

(٢٠) ترمذی ، السنن ،رقم الحديث :١٧٢٣؛ دارمی ،السنن ، رقم الحديث: ٧١٩۔

(٢١)احمد،المسند ، رقم الحديث:٢٧٤٨٣؛ ابن جوزی، الوفا ،رقم الحديث:١٠٨٢،طبرانی، معجم الكبير ، رقم الحديث :٢٦٦ ؛ الانوار المحمديه ، ص: ٢٥٤۔

(٢٢) بخاری ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٥٨١٧۔ ابو دائود ، السنن ،رقم الحديث :٤٠٥٢؛ ابن ماجه ،السنن، رقم الحديث ،: ٣٥٥٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے جبے میں نماز پڑھی جس پر کچھ نقش ونگار تھے آپ ﷺ کی نگاہ ان پر پڑ گئی آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور فرمایا یہ جبہ ابوجہم کے پاس لے جاؤ۔اس (جبے) نے مجھے میری نماز سے نافل کر دیا۔

گریبان مبارک

حدثنا معاوية بن قرة حدثنا أبي قال : أتيت رسول الله ﷺ في رهط من مزينة فبا يعناه وإن قميصه لمطلق الا زار قال : فبا يعنا ه ثم أدخلت يدى فى جيب قميصه فمسست الخاتم (٢٣)

معاویہ بن قرۃ نے بیان کیا کہ میرے والد نے بتایا کہ میں مزنیہ قبیلہ کے گروہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہم نے آپ ﷺ کے (ہاتھ مبارک پر بیعت کی) آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ ہم نے بیعت کی پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے گریبان مبارک میں ڈالا پھر میں نے خاتم النبوۃ کو (اپنے ہاتھ سے) چھوا۔

حدثنا عبدالله أبو عمر مولى أسماء بنت أبي بكر قال: رأيت إبن عمر فى السوق إشترى ثوبا شاميا فرأى فيه خيطا احمر فرده فأتيت أسماء فذكرت ذلك لها فقالت : يا جارية ناوليني جبة رسول الله ﷺ فأخرجت جبة طيالسية مكفوفة الجيب والكمين والفرجين بالديباج۔(٢٤)

ابوعمر مولیٰ اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو بازار میں دیکھا۔انہوں نے شامی کپڑا خریدا ہوا تھا۔انہوں (عبداللہ بن عمرؓ) نے اس کپڑے میں سرخ دھاگہ دیکھا اور اس کو واپس کر دیا، میں پھر اسماءؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا وہ کہنے

(٢٣) ابو دائود، السنن ،رقم الحديث: ٤٠٨٢؛ ابن حبان ،الصحيح ،رقم الحديث:٥٤٢٨ ،[صحيح]۔

(٢٤) ابو دائود، السنن ،رقم الحديث :٤٠٥٤۔ ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث:٣٥٩٤،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگیں اے لڑکی مجھے رسول اللہ ﷺ کا جبہ دیجئے انہوں نے طیالسی جبہ نکالا جس کا گریبان آستین اور گلے کے دونوں طرف دیباج کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

بٹن مبارک

حدثنی معاوية بن قرة عن أبيهؓ قال: أتيت رسول الله ﷺ فبا يعته وإن زرقميصه لمطلق (۲۵)

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہون نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور بیعت کی (اس وقت) قمیض کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

حدثنا معاوية بن قرة حدثنا ابی اتيت رسول الله ﷺ فی رهط من مزينة فبا يعناه وان قميصه لمطلق الازرار۔(۲۶)

ابن قرہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں مزینہ قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے (آپ کے ہاتھ پر) بیعت کی آپ ﷺ کی قمیض کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے

مااتخذ لرسول الله ﷺ قميص له زر (۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے لیے بٹنوں والی قمیض نہیں بنائی گئی۔

عن أبي عمر مولیٰ أسماءؓ قال أخرجت إلينا أسماءؓ جبة مزوررة بالديباج۔(۲۸)

---

(۲۵) ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث :۳۵۷۸۔ ابن حبان، الصحيح ، رقم الحديث :۵٤۲۸۔

(۲٦) ابوداؤد ، السنن ،رقم الحديث :٤۰۸۲،[صحيح]۔

(۲۷) ابن جوزی، الوفا، رقم الحديث: ۱۰۷۷۔

(۲۸) احمد،المسند،رقم الحديث :۲۷٤۸۳۔۲۷۲۸۱۔۲۷۵۳۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر مولیٰ اسماءؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ رسول اللہ ﷺ کا جبہ نکال کر لائیں جس میں دیباج کے بٹن لگے ہوئے تھے۔

تہبند

عن أبي بردةؓ قال، أخرجت إلينا عائشة إزارا و كساء ، ملبدًا فقالت : في هذا قبض رسول الله ﷺ ۔(۲۹)

ابو بردہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے میرے سامنے ایک تہبند اور کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہیں کپڑوں میں ہوئی۔

حدثني عكرمةؓ أنه راى ابن عباسؓ يأتزر فيضع هاشية إزاره من مقدمه على ظهر قدمه و يرفع من موخره، قلت لم تأتزر هذه الازارة ؟ قال رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها (ﷺ)(۳۰)

حضرت عکرمہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو دیکھا کہ ان کی تہبند کا سامنے والا حصہ پاؤں کے کناروں تک تھا جبکہ پیچھے والا حصہ اوپر اٹھا رکھا تھا میں نے سوال کیا کہ آپ نے تہبند اس طرح کیوں باندھا ہے۔؟ انہوں (عبداللہ بن عباس) نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ایسے باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

عن أنسؓ بن مالك قال : رأيت رسول الله ﷺ يسم غنما فى أذانها ورأيته متزراً بكساء (۳۱)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بکریوں کو داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔ اور میں آپ ﷺ کو کملی کا تہبند باندھتے دیکھا۔

---

(۲۹) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ۵۸۱۸؛مسلم ،الجامع الصحيح،رقم الحديث :۵۴۴۳۔

(۳۰) ابوداود ، السنن ،رقم الحديث :۴۰۹۴،[صحيح]۔

(۳۱) ابن ماجه ، السنن ،رقم الحديث: ۳۵۶۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چادر مبارک

عن أنس بن مالكؓ قال: كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه مرد نجراني غليظ الحاشية، فادركه اعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدة حتى نظرت إلى صفحة عاتق رسول الله ﷺ قدأثرت بها حاشية البرد من شدة جبزته، ثم قال يا محمد مرلي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه رسول الله ﷺ ثم ضحك ثم أمرله بعطاء۔ (۳۲)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ جارہا تھا آپ پر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی، آپ ﷺ کو ایک دیہاتی ملا اس نے آپ ﷺ کو آپ کی چادر کے ساتھ کھینچا یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی گردن میں چادر کے سخت حاشیے دیکھے سختی سے کھینچنے کی وجہ سے، پھر اس (بدوی) نے کہا اے محمد ﷺ میرے لیے اللہ کے اس مال میں سے حکم دیجئے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف التفات فرمایا اور ہنس پڑے پھر اسے دینے کا حکم صادر فرمایا۔

عن أبي رمثة قال انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فرأيت عليه بردين أخضرين (۳۳)

ابو رمثہ نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کی طرف گیا میں نے آپ ﷺ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

عن أبي يعلى عن أبيه إن النبي ﷺ طاف بالبيت مضطبعا وعليه

(۳۲) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۵۸۰۹؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۳۵۵۳؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ۱۲۵۷۶۔

(۳۳) ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ۴۰۶۵؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۳۵۵۳؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ۱۲۵۷۶، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برد (٣٤)

ابویعلی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے چادر اوپر لپیٹ کر بیت اللہ کا طواف کیا جبکہ آپ ﷺ کا ایک کندھا ننگا تھا۔

عن عائشةؓ قالت :خرج النبي ﷺ ذات غداةو عليه مرط مرحل من شعر أسود۔(٣٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صبح نبی ﷺ نکلے اور آپ ﷺ کالے بالوں والی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ صلى و عليه مرط من صوف لعائشةؓ عليها بعضه و عليه بعضه (٣٦)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑی اور آپ پر حضرت عائشہؓ کی اون کی چادر تھی کچھ حصہ حضرت عائشہ پر تھا اور کچھ حصہ رسول اللہ ﷺ پر تھا۔

پاجامہ مبارک

عن سماك بن حرب قال سمعت مالكاً أبا صفوان بن عميرة قال : بعت من رسول الله ﷺ رجل سراويل قبل الهجرة فوزن لي، فأرجح لي (٣٧)

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ ابوصفوان بن عمیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ہجرت

(٣٤) ترمذی ،السنن ، رقم الحديث :٨٥٩؛ ابو دائود ، السنن ،رقم الحديث :١٨٨٣،[صحيح] ۔

(٣٥) مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٥٤٤٥؛ ابو دائود ،السنن ،رقم الحديث: ٤٠٣٢۔

(٣٦) احمد ، مسند ، رقم الحديث :٢٥٤٩٣۔

(٣٧) ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث: ٢٢٢١؛ نسائی ، السنن ، رقم الحديث :٤٥٩٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قبل رسول اللہ ﷺ کو ایک پاجامہ فروخت کیا آپ ﷺ نے وزن کیا اور وزن سے زیادہ قیمت دی۔

عن سوید بن قیسؓ قال: جلبت أنا و مخرفة العبدي بزامن هجر فجاء نا رسول الله ﷺ فساو منا سراويل و عندنا و زان يزن بالأجر فقال له النبي ﷺ يا وزان زن وأرجح۔ (۳۸)

سوید بن قیسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر (گاؤں سے) کپڑا لائے تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پاجامہ چکایا اس وقت ہمارے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا آپ ﷺ اس سے فرمایا اے تولنے والے تول اور جھکا کر تول۔

تقنع

عن عائشةؓ قالت :هاجر إلى الحبشة رجال من المسلمين قال عروة قالت عائشة فبينما نحن يوما جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة ، قال قائل لأبي بكر هذا رسول الله ﷺ مقبلا متقنعاً في ساعة لم يكن ياتينا فيها۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۳۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ کسی نے (میرے والد) ابوبکرؓ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ سر پر کپڑا لپیٹے ہوئے آ رہے ہیں۔اور ایسے وقت میں آ رہے ہیں کہ پہلے کبھی اس وقت تشریف نہیں لائے۔

عن انس بن مالك قال : (كان رسول الله ﷺ) يكثر القناع كأن

(۳۸) ابن ماجه، السنن ،رقم الحديث :۲۲۲۰؛ الدارمی ، عبدالله بن عبدالرحمن (۲۵۵ھ)،السنن ،۱۷۵/۲، نشرالسنة، ملتان؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ۱۳۰۵؛ نسائی، السنن ،رقم الحديث :٤٥٩٦؛ ابوداود ، السنن ، رقم الحديث: ۳۳۳٦۔

(۳۹)بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٥٨٠٧؛ ابو داود ، السنن ، رقم الحديث :٤٠٨٣؛ احمد ، المسند، رقم الحديث :٢٦١٤٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثوبه ثوب زيات ---(٤٠)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اکثر رومال) یا عمامہ کے نیچے کپڑا رکھتے تھے تیل زیادہ لگانے کی وجہ سے ایسے لگتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہو۔

ٹوپی مبارک

عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا

كان لرسول الله ﷺ ثلاث قلانس قلنسوة بيضاء مصرية، وقلنسوة بردحبرة، وقلنسوة ذات آذان يلبسها في السفر (٤١)

رسول اللہ ﷺ کی تین ٹوپیاں تھیں ایک سفید رنگ مصری، دوسری یمنی چادروں کی بنی ہوئی اور تیسری کانوں والی آپ ﷺ اکثر اسے سفر میں پہنتے تھے۔

كان رسول الله ﷺ يلبس القلانس تحت العمائم وبغير العمائم و يلبس العمائم بغير القلانس (٤٢)

رسول اللہ ﷺ پگڑی کے نیچے ٹوپی پہنا کرتے تھے اور بغیر پگڑی کے بھی آپ ﷺ بغیر ٹوپی کے بھی پگڑی پہنا کرتے تھے۔

عمامہ مبارک

عن جابرؓ ان رسول الله ﷺ دخل مكة يوم فتح وعليه عمامة

---

(٤٠) ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ١٢٧،[ضعيف]۔

(٤١) ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث: ٣١٥ ؛ صالحی ، سبل الهدى والرشاد ، ٧/ ٢٨٤؛ابن جوزی، الوفا،٥٨ رقم ١١٠٣۔

(٤٢) حلبی ، السيرة الحلبية ، ٣ / ٤٥٢؛ سيوطی، الجامع الصغير ، رقم : ٦٩٩ ؛ صالحی ، سبل الهدى والرشاد ، ٧/ ٢٨٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوداء بغير إحرام۔۔۔(٤٣)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی بغیر احرام تھے۔

عن جعفر بن عمرو بن حريث ، عن أبيه قال : رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر و عليه عمامة سوداء ۔۔۔(٤٤)

جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے دیکھا آپ ﷺ پر سیاہ پگڑی تھی۔

حدثني جعفر بن عمرو بن حريث، عن أبيه قال : كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ وعليه عمامة سوداء قد أرخى طرفيها بين كتفيه۔ (٤٥)

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ پر سیاہ پگڑی ہے جس کے دونوں کنارے آپ ﷺ نے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

عن جعفر بن عمرو بن حريث ، عن أبيه قال : رأيت على النبي ﷺ عمامة حرقانية(٤٦)

جعفر بن عمرو بن حریث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر حرقانی پگڑی باندھی ہوئی دیکھی۔

---

(٤٣) مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٣٣٠٩؛س ابن ماجه ، السنن ،رقم الحديث: ٣٥٨٥؛ نسائی ، السنن ،رقم الحديث: ٥٣٤٦؛ابن حبان ،الصحيح،رقم الحديث ٥٤٠؛ ابو داود ، السنن ،رقم الحديث :٤٠٧٦؛ ترمذی ، السنن ،رقم الحديث: ١٦٧٩؛ترمذی، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ١١٥؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث:٣٥٨٤۔

(٤٤) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢٠٥۔

(٤٥) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث:٣٥٨٧؛ ترمذی، السنن، ر رقم الحديث:١٧٣٦۔

(٤٦) نسائی، السنن، رقم الحديث ٥٣٤٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موزے مبارک

عن عروة بن المغيرة عن أبيه قال: كنت مع النبي ﷺ في سفر فأهويت لأنزع خفيه فقال دعهما فإني أدخلتهما طاهر تين فمسح عليهما۔۔۔۔۔(٤٧)

عروہ بن مغیرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دے میں نے انہیں وضو کر کے پہنا تھا پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

عن ابن بريدة عن أبيه ان النجاشي أهدى إلى رسول الله ﷺ خفين أسودين ساذجين فلبسهما ثم توضأ و مسح عليهما۔ (٤٨)

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ نجاشی نے دو سادہ موزے رسول اللہ ﷺ کو تحفہ بھیجے آپ ﷺ نے پہنے، پھر آپ نے وضو کیا اور دونوں پر مسح کیا۔

عن الشعبي ، قال، قال المغيرة بن شعبة أهدى دحية للنبي ﷺ خفين فلبسهما(٤٩)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دحیہ کلبیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو موزے بطور تحفہ پیش کیے جنہیں آپ ﷺ نے پہنا۔

عن همام ابن الحارث قال : بال جرير بن عبدالله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له أتفعل هذا ؟قال وما منعني و قدرأيت رسول اللهﷺ

---

(٤٧) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٠٦؛ مسلم، الصحيح ،رقم الحديث:٦٢٦؛ ابو داود، السنن ،رقم الحديث :١٥١؛ دارمی،السنن، ١/١٤٦

(٤٨) ابوداود ، السنن ، رقم الحديث : ١٥٥؛ ابن ماجه ، سنن،رقم الحديث : ٥٤٩،[حسن]۔

(٤٩) ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٧٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يفعله ------(٥٠)

ہمام بن حارث سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جریر بن عبداللہؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا ان سے کہا گیا کہ تم کیا کر رہے ہو تو انہوں نے جواب دیا مجھے کوئی روک نہیں سکتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے دیکھا ہے۔

نعلین مبارک

عن عائشةؓ قالت: كان النبي ﷺ يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره، و في شانه كله---(٥١)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جوتا پہننے کنگھی کرنے اور وضو کرنے اور تمام کاموں میں دائیں جانب پسند تھی۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال رأيت رسول الله ﷺ يلبس النعال ألتي ليس فيها شعر---(٥٢)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں والا جوتا پہنتے دیکھا تھا۔

عن أنسؓ أن نعل النبي ﷺ كان لها قبالان ---(٥٣)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔

عن ابن عمرؓ أن النبي ﷺ كان يلبس النعال السبتية----(٥٤)

---

(٥٠) ترمذی ، السنن، رقم الحديث : ٩٣؛ نسائی ، السنن، رقم الحديث : ١١٨؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث: ٥٤٣۔

(٥١) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:١٦٨۔

(٥٢) بخاری، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٥٨٥١۔

(٥٣) ترمذی ، السنن،رقم الحديث :١٧٧٢؛ ابو داود، السنن ، رقم الحديث : ٤١٣٤؛ نسائی ، السنن ،رقم الحديث :٥٣٦٩ ؛ ابن ماجه، السنن،رقم الحديث:٣٦١٥؛ ترمذی ،الشمائل المحمديه، ٧٦،[صحيح] ۔

(٥٤) ابو دائود ،السنن، رقم الحديث: ٤٢١٠؛ بيهقی دلائل النبوة ، ٢٣٨/١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سبتی جوتا (رنگی ہوئی کھال) پہنتے تھے۔

عن ابن العباس قال : كان لنعل النبي ﷺ قبالان مثنى شراكهما۔۔۔۔(۵۵)

عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتوں کے تسمے دوہرے تھے۔

عن سعيد بن يزيد، قلت لأنس ؓ أكان رسول الله ﷺ يصلي في النعلين ؟ قال نعم۔۔۔(٥٦)

سعید بن یزید ؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔

لباس پہننے کا طریقہ

حدثنا علي ابن نصر بن علي الجهضمي ؒ حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنا شعبة عن الاعمش عن ابي صالح ، عن ابي هريرة قال كان رسول الله ﷺ اذالبس قميصا بدأ بميا منه۔ قال ابو عيس وقد روى غير واحد هذا الحديث عن شعبة بهذا الاسناد ولم يرفعه انما رفعه عبدالصمد (٥٧)

حضرت ابوھریرۃ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیض پہنتے تو دائیں طرف سے پہنتے۔

اخبرنا محمد بن الحسن بن قتيبة،حدثنا صفوان بن صالح حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا ذهير عن زيد بن اسلم قال رأيت ابن عمر ؓ يصلي

(٥٥) ابن ماجه، السنن،رقم الحديث: ٣٦١٤،[صحيح]۔

(٥٦) مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث:١٢٣٦۔

(٥٧) ترمذي ، السنن رقم الحديث: ١٧٦٦ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلول ازاره فسألته عن ذلك فقال رايت رسول ﷺ يصلي كذلك(٥٨)

عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ بدن پر کھلی چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

لباس پہننے کی دعا

عن أم خالدؓ بنت خالد قالت أتى رسول ﷺ بثياب فيها خميصة سوداء ، فقال من ترون نكسو ها هذه الخميصة فاسكت القوم فقال : إئتو نى بام خالد فاتى بى النبي ﷺ فالبسنيها بيده فقال: أبلى وأخلقى مرتين (٥٩)

ام خالدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ کے پاس سیاہ رنگ کا قمیض لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا ہم یہ قمیض کسے پہنائیں لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ام خالد کو لاؤ مجھے لایا گیا پھر آپ ﷺ نے مجھے قمیض پہنایا اور دوبارہ دعا فرمائی۔

ابلى واخلقى۔)عن ابى سعيد الخدرىؓ قال: كان رسول الله ﷺ إذا استجد ثوبا سماه باسمه، اما قميصا أو عمامة ثم يقول الهم لك الحمد أنت كسوتنيه، أسئا لك من خيره وخير ما صنع له، وأعوذبك من شره وشر ما صنع له۔ (٦٠)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ،الهم لك الحمد انت كسوتنيه، اسئا لك من خيره وخير ما صنع له،

(٥٨) ابن حبان ، الصحيح، رقم الحديث: ٥٤٢٩۔

(٥٩)بخارى الجامع الصحيح،رقم الحديث :٥٨٢٣؛ابو داؤد،رقم الحديث:٤٠٢٤۔

(٦٠) ابو داؤد،السنن، رقم الحديث: ٤٠٢٠،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعوذبك من شره وشر ما صنع له۔

لباس کی برکات

عن أسماءؓ قالت هذا جبة رسول الله ﷺ فأخرجت إلى جبة طيالسة كسروانية لها لبنة ديباج وفرجيها مكفوفين بالديباج فقالت هذا كانت عند عائشةؓ حتى قبضت فلما قبضت قبضتها وكان النبي ﷺ يلبسها فنحن نغسلها للمرضى لنستشفى بها (٦١)

حضرت اسماء سے بیان ہے انہوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا کسروانی جس کا گریبان دیباج کا تھا۔ اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے حضرت اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ فوت ہوگئی تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفاء کے لیے۔

آخری وقت کا لباس

عن أبي بردةؓ قال ، دخلت على عائشةؓ فأخرجت إلينا إزارا غليظا مما يصنع باليمن وكساء من التي يسمونها الملبدة۔ قال فأقسمت بالله أن رسول الله ﷺ قبض في هذين الثوبين۔ (٦٢)

ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا وہ ایک موٹی چادر یمن کی بنی ہوئی اور ایک پیوند لگا ہوا کمبل نکال کر لائیں اللہ کی قسم اٹھا کر کہنی لگیں ان دو کپڑوں

(٦١) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٤٠٩۔

(٦٢) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٨١٨؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٤٤٢؛ ابو داؤد، السنن، رقم الحديث : ٤٠٣٦؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث : ٣٥٥١؛ احمد، المسند، رقم الحديث : ٢٥٥١١؛ ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث:٦٥٨٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کی گئی۔

انگوٹھی مبارک

عن أنس بن مالكؓ قال ، كان خاتم رسول الله ﷺ من ورق وكان فصه حبشيا (٦٣)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس میں نگینہ حبشی طرز کا۔

عن أنسؓ ، أن النبي ﷺ كان خاتمه من فضة ، وكان فصه منه (٦٤)

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ اسی کے ساتھ کا تھا۔

عن أنس بن مالكؓ قال لما أراد رسول الله ﷺ أن يكتب إلى روم، قال: ، قالوا إنهم لا يقرءون كتابا إلا مختوما، قال فاتخذ رسول الله ﷺ خاتما من فضة كأني أنظر إلى بياضه في يد رسول الله ﷺ نقشه ، محمد رسول الله ۔ (٦٥)

حضرت انس بن مالکؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ کی طرف خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ (رومی) لوگ بغیر کے خط نہیں پڑھتے پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی گویا میں اس کی چمک آپ ﷺ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں اس پر محمد رسول اللہ کندہ کیا ہوا تھا۔

---

(٦٣) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٤٨٦؛ نسائي ، السنن، رقم الحديث: ٥١٩٩۔

(٦٤) بخاري، الجامع الصحيح،رقم الحديث: ٥٨٧٠؛ نسائي، السنن، رقم الحديث: ٥٢٠٣۔

(٦٥) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٩٣٨؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٤٨٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنسؓ أن ابا بكرؓ لما استخلف كتب له وكان نقش الخاتم ثلاثة أسطر محمد سطر، ورسول سطر، والله سطر (٦٦)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے انہیں (انس) کو لکھ کر دیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا پہلی سطر محمد، دوسری سطر رسول، تیسری سطر میں اللہ لکھا ہوا تھا۔

عن أنسؓ أن النبي ﷺ اصطنع خاتما فقال، إنا قد اتخذنا خاتما ونقشنا عليه نقشا فلا ينقش عليه أحد، وانى لأرى بريقه فى خنصر رسول الله ﷺ (٦٧)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے انگوٹھی بنوائی، پھر ہم نے بھی انگوٹھیاں بنوا لیں اور وہی نقش۔

عن أنسؓ قال: أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه (٦٨)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

عن أنسؓ قال: أن رسول الله ﷺ كان إذا دخل الخلاء نزع خاتمه (٦٩)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تو اپنے انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

---

(٦٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٨٧٨؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث:١٧٤٨؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٩٢۔

(٦٧) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٨٧٤؛ نسائی، السنن، رقم الحديث:٥٢٨٤۔

(٦٨) ترمذی، السنن، رقم الحديث ١٧٤٤؛ نسائی، السنن، رقم الحديث٥٢٨٥، [صحيح]۔

(٦٩) نسائی، السنن، رقم الحديث:٥٢١٦،[ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصا مبارک

عن عوف بن مالكؓ قال دخل علينا رسول الله ﷺ المسجد، وبيده عصا و قد علق رجل قناحشفا فطعن بالعصا فی ذلك القنو (۷۰)

عوف بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے آپ ﷺ کے ہاتھ میں عصا تھا ایک آدمی نے ردی کھجوروں کا ایک خوشہ لٹکایا ہوا تھا آپ ﷺ نے خوشے پر عصا سے چوکا مارا۔

عن عبدالرحمن بن سعد أن رسول الله ﷺ كان إذا خطب فی الحرب خطب علی قوس وإذا خطب فی الجمعة خطب علی عصا (۷۱)

سعد بن عمار اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کی کہ رسول ﷺ جنگ میں جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کمان پر سہارا لیا کرتے۔ خطبہ دیتے اور جب جمعۃ المبارک میں خطبہ دیتے تو عصا پر ٹھیک لگا کر۔

حدثنا شعيب بن زريق الطائفی قال :جلست إلی رجل له صحبة من رسول الله ﷺ يقال له الحكم بن حزن الكلفی فأنشأ۔۔۔۔۔۔ ثنا قال شهدنا فی الجمعة مع رسول الله ﷺ فقام متوكئا علی عصا (۷۲)

شعیب بن زریق طائفی نے بیان کیا کہ میں ایک آدمی کے پاس بیٹھا جسے رسول اللہ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا اسے حکم بن حزن الکلفی کہا جاتا ہے وہ بتانے لگے کہ ہم جمعۃ المبارک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے آپ ﷺ لاٹھی پر سہارا لگا کر کھڑے تھے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے ہے۔

---

(۷۰) ابو دائود، السنن، رقم الحديث :۱۶۰۸؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ۲۴۹۵؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۱۸۲۱،[حسن]۔

(۷۱) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۱۱۰۷،[ضعيف]۔

(۷۲) ابو دائود، السنن،رقم الحديث: ۱۰۹۶،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إن رسول الله ﷺ لما دخل مكة وجد بها ثلاثمائة و ستين صنما فأشار بعصا إلى كل صنم وقال ، جاء الحق و زهق الباطل إن الباطل كان زهوقا ، فسقط الصنم ولم يمسه (٧٣)

کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ داخل ہوئے تو اس میں ۳۶۰ بت پائے آپ ﷺ نے ہر بت کی طرف عصا سے اشارہ کیا اور فرمایا حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا بیشک باطل بھاگ جانے والا ہے آپ ﷺ نے چھوا بھی نہیں کہ بت ٹوٹ گئے۔

عن البراء بن عازب أن النبي ﷺ خطب على قوس أوعصا۔ (٧٤)

حضرت براءؓ بن عازبؓ سے ہے کہ نبی ﷺ نے کمان یا عصا پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

اسلحہ مبارک

عن أنسؓ قال كان النبي ﷺ أحسن الناس ، وأشجع الناس، ولقد فزع أهل المدينة ليلة فخرجوا نحو الصوت فاستقبلهم النبي ﷺ وقد استبرأ الخبر، وهو على فرس لأبي طلحة عرى و في عنقه السيف، وهو يقول لم تراعوا لم تراعو (٧٥)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ لوگوں میں حسین ترین اور سب سے بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ خوفزدہ ہو گئے اور آواز کی طرف نکلے تو انہیں (سامنے کی طرف سے آتے ہوئے) نبی ﷺ ملے اور آپ اس خبر کی مکمل آگہی حاصل کر آئے تھے آپ ﷺ (اس وقت) حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر بغیر پالان کے سوار تھے آور آپ ﷺ کی گردن مبارک میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور فرمایا رہے تھے نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ۔

---

(٧٣) ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث:٦٥٢٢؛ ابن كثير، البداية والنهاية، ٤/٧٢١؛ طبراني، المعجم الاوسط، ٨/٥١؛ السيوطي، الخصائص الكبرى، ١/٤٣٧۔

(٧٤) احمد، المسند، رقم الحديث:١٨٩١٩،[حسن]۔

(٧٥) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢٩٠٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن قتادة عن أنس ؓ قال، كانت قبيعة سيف رسول الله ﷺ من فضة۔ (۷۶)

حضرت انس ؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔

عن هود بن عبدالله بن سعد، عن جده مزيدة قال دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة (۷۷)

عبداللہ بن سعد نے اپنی دادی مزیدہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب نے کہا میں نے چاندی کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔

عن عبدالله بن زبير عن الزبير بن العوام قال : كان على النبي ﷺ درعان يوم أحد (۷۸)

عبداللہ بن زبیر بن عوام ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ احد کے دن نبی ﷺ پر دو زرہیں تھیں۔

عن أنس بن مالك قال: دخل النبي ﷺ عام الفتح و على رأسه المغفر (۷۹)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن (مکہ

(۷۶) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۱۶۹۱؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحديث:۲۵۸۳؛ ترمذی، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:۱۰۶،[صحيح]۔

(۷۷) ترمذی، السنن، رقم الحديث : ۱۶۹۰؛ترمذی، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:۱۰۸،[ضعيف]۔

(۷۸) ترمذی، السنن، رقم الحديث:۱۶۹۲؛ ابوداؤد، السنن،رقم الحديث : ۲۵۹۰،[حسن]۔

(۷۹) ترمذی، السنن، رقم الحديث:۱۶۹۳،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھی۔

عن عائشةؓ قالت: توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة عند يهودي ثلاثين صاعا من شعير (۸۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو (اس وقت) آپ ﷺ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلے ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ كان يخرج العنزة يوم الفطر و يوم الأضحى يركزها فيصلي إليها (۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اپنا نیزہ نکالتے اسے زمین پر گاڑتے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے۔

عن عائشةؓ قالت: رأيت النبي ﷺ والحبشة يلعبون بحرابهم (۸۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ اور حبشیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے نیزوں/برچھوں سے کھیل رہے تھے۔

عن عمرو بن الحارث قال: ماترك النبي ﷺ إلا سلاحه وبغلة بيضاء وأرضا بخيبر جعلها صدقة (۸۳)

عمرو بن حارثؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ نے کچھ نہیں چھوڑا سوائے اپنے ہتھیاروں سفید خچر اور خیبر کی زمین کے جسے آپ ﷺ نے صدقہ کر دیا۔)

---

(۸۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۲۹۱٦۔

(۸۱) نسائی، السنن، رقم الحديث: ۱٥٦٦، [صحيح]۔

(۸۲) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٤٥٥۔

(۸۳) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۲۹۱۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواریاں

حدثنا ابی بن عباس بن سهل عن ابی عن جده قال : كان للنبی ﷺ فی حائطنا فرس يقال له اللحيف وقال بعضهم اللخيف۔(۸٤)

ابی بن عباس بن سہل اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گھوڑا ہمارے باغ میں ہوتا تھا۔جس کا نام لحیف یا لخیف تھا۔

عن حميد سمعت انساً يقول : كانت ناقة النبي ﷺ يقال لها العضباء(۸۵)

حمیدؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی تھی جسے عضباء کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

حدثنی ابو اسحاق قال : سمعت عمرو بن الحارث قال ، ما ترك رسول الله ﷺ إلا بغلة البيضاء وسلاحه وأرضا تركها صدقة (۸٦)

ابواسحاقؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عمرو بن حارثؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں چھوڑا سوائے سفید خچر،ہتھیار،اور زمین جسے آپ ﷺ نے صدقہ کر دیا تھا۔

وقال ابن عمرؓ أردف النبي ﷺ اسامة على القصواء (وقال المسور قال النبی ﷺ ما خلأت القصواء) (۸۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت اسامہؓ کو قصویٰ نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کیا۔

---

(۸٤) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲۸۵۵۔

(۸۵) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲۸۷۱۔

(۸٦)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۲۸۷۳۔

(۸۷) بخاری، الجامع الصحيح، كتاب الجهاد والسير، رقم الباب :۵۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی بردۃؓ قال :کان رسول اللہ ﷺ یرکب الحمار (۸۸)

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سواری فرما لیا کرتے تھے۔

عن عمران بن حصینؓ قال: کانت ثقیف حلفاء لبنی عقیل فاسرت ثقیف رجلین من اصحاب رسول اللہ ﷺ وأسراً صحاب رسول اللہ ﷺ رجلا من بنی عقیل وأصابوا معه العضباء فأتی علیه رسول اللہ ﷺ وهو فی الوثائق (۸۹)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حلیف تھا قبیلہ ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابہؓ کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے بنی عقیل کا ایک آدمی قید کر لیا۔ اور ان لوگوں نے آپ کی عضباء نامی اونٹنی کو پکڑ لیا آپ ﷺ اپنے صحابی قیدی کے پاس آئے تو وہ جکڑا ہوا تھا۔

عن عبداللہ بن المغفل المزنی قال: رأیت رسول اللہ ﷺ یوم الفتح علی ناقة له یقرأ سورة الفتح (۹۰)

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھتے دیکھا۔

عن عبدالرحمن بن ابی بکرة عن ابیه قال: لما کان ذلك الیوم قعد النبی ﷺ علی بعیر لا أدری جمل أو ناقة۔ (۹۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ یوم النحر آیا نبی ﷺ اونٹ پر سوار ہوئے میں نہیں جانتا تھا وہ اونٹ نر تھا یا مادہ۔

---

(۸۸) بیهقی، دلائل النبوة، ۳۲۹/۱۔

(۸۹) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۴۲۴۵۔

(۹۰) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۷۵۴۰؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۱۴۶۷؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۲۰۸۳۹۔

(۹۱) دارمی، السنن، ۳۹۳/۱؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۲۳۸۹۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال(مرة الطيب) حدثني رجل من أصحاب النبي ﷺ في غرفتي هذه حسبت قال خطبنا رسول الله ﷺ يوم النحر على ناقة له حمرا مخضرمة فقال هذا يوم النحر و هذا يوم الحج الاكبر (۹۲)

حضرت مرہ طیب فرماتے ہیں مجھے صحابہؓ میں سے ایک صحابیؓ نے میرے اس کمرے میں بیان کیا اور میں نے سمجھا کہ اس نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر خطبہ دیا اپنی سرخ مخضرمہ نامی اونٹنی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ یوم النحر کا دن ہے۔ اور حج اکبر کا دن ہے۔

عن اسماء بنت يزيدؓ قالت :انی لاخذة بزمام العضباء ناقة رسول الله ﷺ إذا نزلت عليه المائدة كلها فكادت بنا تقلها ترق بعضد الناقة (۹۳)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ نے بیان کیا کہ جس وقت مکمل سورۃ المائدۃ نازل ہوئی اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا اس کی لگام پکڑے ہوئے تھی۔ (وحی کے) بوجھ کی وجہ سے قریب تھا کہ اونٹنی کی ٹانگ ٹوٹ جاتی۔

حدثني رافع بن عمرو المزني قال : رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس بمنى حين ارتفع الضحى على البغلة شهباء (۹۴)

حضرت رافع بن عمرو مزنی نے بیان کیا کہ میں چاشت کے وقت مقام منی میں سیاہی مائل سفید خچر پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

عن أبي الكاهل الأحمسيؓ قال : رأيت النبي ﷺ يخطب على ناقة وحبشي أخذ بخطام الناقة (۹۵)

حضرت ابوالکاھل احمسیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ایک حبشی آپ کی اونٹنی کی لگام تھامے ہوئے تھا۔

(۹۳) احمد، المسند، رقم الحديث:۲۸۱۲۷۔
(۹۴) ابوداؤد، السنن، رقم الحديث:۱۹۵۶،[صحيح]۔
(۹۵) نسائی، السنن، رقم الحديث :۱۵۷۴؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث:۱۲۸۴،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسؓ كان له فرس اشقر يسمى المرتجز و كا ن له فرس ادهم يسمى السكب و كان سرج يسمى الراح و كان له بغلة شهباء تسمى الدلدل و كان له ناقة تسمى القصوى و كان له حمار يسمى يعفور (٩٦)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا سرخ وزرد رنگ گھوڑا تھا جس سے مرتجز کہا جاتا تھا۔ ایک سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جسے السکب نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور زین تھی جسے راح کہا جاتا تھا ایک سیاہی مائل سفید خچر تھی جسے دلدل کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا اور آپ ﷺ کے گدھے کا نام یعفور تھا۔

(٩٦) علی المتقی، کنزالعمال، ٩٦/٧، رقم الحدیث:١٨١٣٨، طبع بیروت۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

فراش مبارک

عن عائشةؓ قالت كان وسادة رسول ﷺ التي يتكي عليه من أدم حشوه ليف (١)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

عن عائشةؓ قالت : إنما كان فراش رسول الله ﷺ الذي ينام عليه أدما حشوه ليف (٢)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

عن عليؓ أن رسول الله ﷺ أتى عليا وفاطمة وهما في حميل لهما والخميل القطيفة البيضاء من الصوف قد كان رسول الله ﷺ جهزهما بها ووسادة محشوة إذخر و قربة۔(٣)

---

(١)مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٤٤٦؛ احمد، المسند، رقم الحديث:١٢٤٤٤۔

(٢)بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٦٤٥٦؛ مسلم،الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٥٤٤٧؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث : ٤١٤٧
ترمذی، السنن، رقم الحديث : ١٧٦١؛ ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث : ٤١٥١؛بيهقی، دلائل النبوه، ١/٣٤٤؛ ترمذی، الشمائل محمديه ، رقم الحديث : ٣٢٩۔

(٣) ابن ماجه ، السنن ،رقم الحديث : ٤١٥٢ ،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور وہ حضرت فاطمہؓ دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو انھیں رسول اللہ ﷺ نے جہیز میں دی تھی۔ ایک تکیہ جو اذخر گھاس سے بھرا ہوا اور ایک مشکیزہ پانی کے لیے۔

أخبرنا جعفر بن محمد عن أبيه قال: سئلت عائشةؓ ما كان فراش رسول الله ﷺ في بيتك قالت من أدم حشوه ليف و سئلت حفصةؓ قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته أربع ثنيات فلما أصبح قال مافرشتم لي الليلة قالت قلنا هوفراشك إلا أنا ثنيناه بأربع ثنيات قلنا هو أوطأ لك قال ردوه لحالته فانه منعتني و طاء ته صلاتي الليلة (٤)

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کا بستر کیسا تھا انہوں نے بتایا کہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی جھال بھری ہوئی تھی۔ اسی طرح حضرت حفصہؓ سے پوچھا گیا انہوں نے بتایا کہ آپ کا بستر ٹاٹ کا تھا جس کو ہم دوہرا کر کے بچھا دیتے آپ ﷺ اس پر سو جاتے۔ ایک دن میں نے سوچا کہ اس کی چار تہیں بنا دیں جب آپ ﷺ نے صبح کی تو پوچھا آج رات تم نے میرے لیے کون سا بستر بچھایا تھا۔ ہم نے جواب دیا وہ آپ والا ہی بستر تھا ہم نے اس کی چار تہیں کر دیں تا کہ آپ ﷺ کے لیے زیادہ آرام دہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے پہلی حالت میں کر دو اس نے مجھے رات کی نماز سے روک دیا۔

---

(٤) ترمذی ، الشمائل محمديه ، رقم الحديث : ٣٣٠؛ ابن كثير، البدايه والنهايه، ٦/٥٣؛ سيوطي، الجامع الصغير، رقم الحديث : ٣٧٢؛ ابن قيم، زاد لمعاد، ١/١٥٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چٹائی مبارک

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ كان له حصير يبسطه بالنهار ويحتجره بالليل (٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کو بچھاتے اور رات کو اس کا پردہ بنا لیتے۔

عن أبي سعيد الخدريؓ أنه دخل على النبي ﷺ قال فرأيته يصلي على حصير يسجد عليه قال ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحاً به۔(٦)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو دیکھا آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک کپڑے میں کندھے پر کپڑا ڈالے نماز پڑھ رہے تھے۔

عن عمر بن الخطابؓ قال لما اعتزل النبي نساءه ۔۔۔۔ دخلت على رسول الله ﷺ وهو مضطجع على حصير فجلست فأدني عليه إزاره وليس عليه غيره وإذا الحصير قد أثر في جنبه (٧)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں نے آپ کی چادر آپ کے قریب کی آپ پر اس کے علاوہ کوئی چادر نہ تھی چٹائی نے اپنے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر ظاہر کیے ہوئے تھے۔

---

(٥) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٧٣٠؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ٧٦٣؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ٢٤٨٢٦۔

(٦) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١١٥٩۔

(٧) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٦٩١؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٤١٥٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبداللہؓ قال : نام رسول الله ﷺ على حصير فقام وقد أثر في جنبه فقلنا يا رسول الله ﷺ لو اتخذ نا لك وطاء فقال مالي وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها۔(۸)

حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سوئے پھر جب اٹھے تو آپ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشان تھے ہم نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم آپ کے لیے گدا تیار کر لیں آپ ﷺ فرمانے لگے میرا اس دنیا سے صرف اتنا تعلق ہے ایک سوار کسی درخت تلے آرام کرے اور (بیدار) ہو کر چھوڑ کر چلا جائے۔

نرم بستر پسند نہ فرمانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

دخلت على امرأة من الأنصار فرأت فراش رسول الله ﷺ قطيفة مثنية فبعثت إلى بفراش حشوه الصوف ، فدخل عليه رسول الله ﷺ فقال ما هذا يا عائشة قالت قلت يا رسول الله ﷺ فلانة الأنصارية دخلت فرأت فراشك فذهبت فبعثت إلى بهذا فقال رديه يا عائشة فوالله لو شئت لأجري الله تعالى معي جبال الذهب والفضة (۹)

ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا جو کہ مخملی چادر کو دہرا کر کے بنایا گیا تھا اس نے میرے پاس ایک گدا بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا عائشہ یہ کیا ہے میں نے کہا اللہ کے رسول فلاں انصاری عورت آئی تھی اس نے آپ کا بستر دیکھا اور واپس چلی گئی اس نے یہ

(۸) ترمذی ، السنن، رقم الحديث : ۲۳۷۷؛ طبرانی، المعجم الكبير، رقم الحديث : ۱۰۳۲۷؛ بيهقي، شعب الايمان ، رقم الحديث : ۱۰۴۱۳،[صحيح]۔

(۹) ابن كثير، البدايه والنهايه ، ۵۳/۶؛ ابن سعد، الطبقات الكبرى ، ۴۶۵/۱؛ صالحي، سبل الهدى والرشاد ، ۳۵۶/۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ اسے واپس کر دو۔ اللہ کی قسم اگر میں چاہتا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دیتا۔

کھجور کی بنی ہوئی چارپائی

(قال أنس بن مالكؓ) دخلت على النبي ﷺ وهو على سرير مرمول بشريط تحت رأسه و سادة من آدم حشوها ليف ما بين جلده و بين السرير ثوب فدخل عليه عمرؓ فبكى فقال له النبي ﷺ ما يبكيك يا عمر قال: أما والله ما أبكي يا رسول الله إلا أكون أعلم أنك أكرم على الله من كسرى و قيصر فهما يعيشان فيما يعيشان فيه من الدنيا وانتَ يا رسول الله ﷺ بالمكان الذى أرى فقال النبي ﷺ أماترضى يا عمر أن تكون لهم الدنيا ولنا الاخرة ۔ قلت بلى يا رسول الله ﷺ قال فأنه كذلك (۱۰)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ کھجور کی رسی کی بنی ہوئی چارپائی پر آرام فرماتے تھے آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے کھجور کی چھال کا بنا ہوا تکیہ تھا۔ آپ ﷺ (کے جسم) اور چارپائی کے درمیان کوئی کپڑا نہیں تھا حضرت عمرؓ آپ کے پاس آئے تو رونے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا اے عمر تجھے کس چیز نے رلایا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نہیں رو رہا مگر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کس قدر عزت وشان والے ہیں قیصر وکسری کی نسبت وہ دنیا میں عشرت کی زندگی کی گزار رہے ہیں آپ کی حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے عمر تو اس پر راضی نہیں ان کے لیے دنیا اور ہمارے لیے

(۱۰) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۴۹۱۳؛ احمد، المسند، رقم الحدیث : ۱۲۴۴۴؛ بخاری، الادب المفرد ،رقم الحدیث : ۱۱۶۳؛ بیهقی، دلائل النبوه، ۳۳۷/۱؛ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۴۶۶/۱؛ بیهقی، شعب الایمان، رقم الحدیث : ۱۰۴۱۴؛ابو عوانه ، المسند، ۱۶۶/۳، رقم الحدیث :۴۵۷۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت ہو۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

تکیے کے استعمال کا طریقہ

عن جابر بن سمرةؓ قال :دخلت على رسول الله فرأيته متكئا على وسادة على يساره (۱۱)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

عن سماك أنه سمع جابر بن سمرةؓ يقول : أتي النبي ﷺ بما عز بن مالك رجل قصير في إزار ما عليه رداء و رسول الله ﷺ متكئ على وسادة على يساره (۱۲)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے بیان کیا ہے کہ ماعز بن مالک کو جو کوتاہ قد آدمی تھا ایک چادر میں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ ﷺ اس حالت میں بائیں طرف تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

عن البراء بن عازبؓ قال : كان رسول الله ﷺ أذا أوى إلى فراشه نام على شقه الأيمن۔(۱۳)

حضرت براء بن عازب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو اپنے دائیں پہلو (تکیے) پر آرام فرماتے۔

---

(۱۱) ابن حبان، الصحيح، ۲۹۷/۲، رقم الحديث :۵۸۹؛ احمد، المسند، رقم الحديث : ۲۱۲۸۵؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث : ۲۷۷۰؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث : ۴۱۴۳،[صحيح]۔

(۱۲) دارمی، السنن، رقم الحديث : ۲۳۲۱۔

(۱۳) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۶۳۱۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے سے قبل اور بعد مسواک اور وضو کرنا

عن حذيفةؓ أن النبي ﷺ كان إذا قام للتهجدمن الليل يشوصفاه بالسواك (١٤)

حضرت حذیفہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ مبارک صاف فرماتے۔

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ كان لا يرقد ليلا ولا نهارا فسيتيقظ إلا تسوك (١٥)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات اور دن کو جب بھی سو کر اٹھتے مسواک استعمال فرماتے۔

عن عائشةؓ حدثتها ، أن رسول الله ﷺ كان إذا أرادأن يرقد توضأ و ضوء ه للصلوة ثم يرقد (١٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے وضو کرتے پھر سوتے۔

عن عائشةؓ حدثتها ان رسول الله ﷺ كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ الا استاك قبل الو ضوء (١٧)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رات اور دن کے وقت رسول اللہ ﷺ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے وضو سے پہلے مسواک کرتے۔

---

(١٤)بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٢٤٥؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث : ٥٩٣۔

(١٥) ابو دائود، السنن، رقم الحدیث : ٤١٤٣؛ احمد، المسند، رقم الحدیث : ٢٥٤١٢[حسن]۔(١٦) احمد، المسند، رقم الحدیث : ٢٥٤١٤۔

(١٧) احمد ،المسند، رقم الحدیث : ٢٥٧٨٧،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسؓ قال استيقظ رسول الله ﷺ فاستن (١٨)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے پھر آپ ﷺ نے مسواک کی۔

سونے سے قبل اور بعد دعائیں، سوتے وقت سورتیں

عن حذيفةؓ قال : كان النبي ﷺ إذا وى إلى فراشه قال، باسمك أموت وأحي و إذا قام قال ألحمدلله الذى أحيانا بعد ما أماتنا واليه النشور (١٩)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے، **باسمك أموت وأحي** اور بیدار ہوتے تو پڑھتے **ألحمدلله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور.**

عن عائشةؓ أن رسول الله ﷺ كان إذا أخذ مضجعه نفث في يده وقرأ بالمعوذات ومسح بها جسده (٢٠)

رسول اللہ ﷺ جب استراحت فرماتے تو معوذات پڑھ کر اپنے ہاتھ پر پھونک مارتے اور جسم پر پھیر لیتے۔

أن النبي ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله أحد، قل أعوذبرب الفلق ، قل أعوذبرب الناس ، ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات (٢١)

---

(١٨) نسائی ، السنن، رقم الحديث : ١٧٠٧،[صحيح]۔

(١٩) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٦٣١٢؛ مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ٦٨٨٧؛ ترمذی ، السنن، رقم الحديث : ٣٤١٧؛ ابو دائود ، السنن، رقم الحديث:٥٠٤٩؛ ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث: ٣٨٨٠؛ دارمی، السنن، رقم الحديث : ٢٦٨٩ ؛ احمد ، المسند، رقم الحديث : ٢٣٦٧٠ ۔

(٢٠)بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ٦٣١٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ہر رات جب بستر پر لیٹتے دونوں ہتھلیاں ملا کر قل هو الله أحد ، قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھتے سامنے کی طرف سے اپنے سر اور چہرے سے شروع کر کے جہاں تک ہاتھ پہنچتا تین بار پھونک مارتے۔

عن أنسؓ أن رسول الله ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه قال : ألحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مووى۔(۲۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب اپنے بستر مبارک پر لیٹتے تو پڑھتے۔ ألحمد لله الذى إطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مووى.

عن حذيفة بن سلمانؓ أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن ينام وضع يده تحت رأسه ثم قال أللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك أو تبعث عبادك (۲۳)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ مبارک سر کے نیچے رکھ لیتے پھر دعا پڑھتے "اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا یا تو اپنے بندوں کو آ ٹھائے گا۔

عن جابرؓ ، النبى ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ [ب] تنزيل السجده و[ب] تبارك (۲٤)

---

(۲۲) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٦٨٩٤؛ ترمذى، السنن، رقم الحديث : ٣٣٩٦۔

(۲۳) ترمذى، السنن ، رقم الحديث : ٣٣٩٨،[صحيح]۔

(۲٤) ترمذى، السنن ، رقم الحديث : ٣٤٠٤،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تنزیل سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

•قالت عائشةؓ: كان النبى ﷺ لا ينام حتى يقرأ الزمر و بني إسرائيل (٢٥)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ سورۃ زمر اور بنی اسرائیل پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

عن العرباض بن سارية ؓ أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ المسبحات ويقول فيها آية خير من الف آية (٢٦)

حضرت عرباض بن ساریہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ مسبحات پڑھ کر سویا کرتے تھے۔ اور فرمایا ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے

حدثني ربيعة بن كعب الأسلمي قال: كنت أبيت عند باب النبي ﷺ فأعطيه وضوءه فأسمعه الهوى من الليل سمع الله لمن حمده وأسمعه الهوى من الليل يقول، الحمد لله رب العالمين۔(٢٧)

ربیعہ بن کعب اسلمیؓ نے بیان فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے دروازے کے پاس رات گزارتا۔ میں آپ ﷺ کو آپ کے وضو کا پانی دیتا۔ میں سن رہا ہوں آپ ﷺ رات کے وقت کہہ رہے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور میں سن رہا ہوں اور آپ پڑھ رہے تھے الحمد اللہ رب العالمین۔

عن ابن عباسؓ قال: كان النبى ﷺ إذا قام من الليل يتهجد قال " أللهم لك الحمد أنت نور السموت والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت قيام السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت ملك السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد حق ،ووعدك الحق، والجنة حق ،والنار حق ،والساعة حق ،والنبيون حق ،و محمد حق ،

(٢٥) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٣٤٠٥،[صحيح]۔

(٢٦) ترمذی ،السنن، رقم الحديث: ٣٤٠٦،[جسن]۔

(٢٧) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٣٤١٦،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لك أسلمت وعليك توكلت وبك آمنت وبك خاصمت وإليك حاكمت اغفرلي ما قدمت وما أخرت وما أعلنت أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله (۲۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ رات کو جب تہجد کے بیدار ہوتے تو یہ دعائیں پڑھتے، **اللهم لك الحمد أنت نور السموت والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت قيام السموات وألارض ومن فيهن ولك الحمد أنت ملك السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد حق، ووعدك الحق، والجنة حق ،والنار حق ،والساعة حق ،والنبيون حق ،و محمد حق ،لك أسلمت وعليك توكلت وبك آمنت وبك خاصمت وإليك حاكمت اغفرلي ما قدمت وما أخرت وما أعلنت أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله .)**

عن ابي هريرةؓ عن النبي ﷺ أنه كان يقول: إذا أوى إلى فراشه، ألـلهم رب السموات و رب الأرض ورب كل شيئ فالق الحب والنوى منزل التوراة والإنجيل والقران العظيم،أعوذبك من شر كل دابة أنت آخذ بنا صيتها انت الأول فليس قبلك شئ وانت الآخر فليس بعد ك شئ وأنت الظاهر فليس فوقك شئ وأنت الباطن فليس دونك شئ اقض عني الدين واغنني من الفقر (۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ **اللهم رب السموات و رب الأرض ورب كل شئ فالق الحب والنوى منزل التوراة والإنجيل والقران العظيم،أعوذبك من شر كل**

---

(۲۸) بخاری ، الجامع الصحیح، رقم الحدیث : ٤ ١٦٣؛ نسائی ، السنن ، رقم الحدیث : ١٦٢٠۔

(۲۹) ابن ماجه ، السنن ، رقم الحدیث :٣٨٧٣،[صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دابة أنت آخذ بنا صيتها أنت الأول فليس قبلك شئ وأنت الآخر فليس بعدك شئ وأنت الظاهر فليس فوقك شئ وأنت الباطن فليس دونك شئ اقض عني الدين واغنني من الفقر)

سونے کا طریقہ

عن حذيفةؓ قال: كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت خده دوسری روایت میں ہے نام على شقه الأيمن (۳۰)

حضرت حذیفہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے، دوسری روایت میں ہے دائیں کروٹ سوتے۔

عن حذيفة بن اليمانؓ قال: إن رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام وضع يده تحت رأسه دوسری روایت میں ہے، كان يتوسد يمينه عندالمنام (۳۱)

رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے دوسرے روایت میں ہے کہ سوتے وقت دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے۔

عن حفصةؓ زوج النبي ﷺ أن رسو الله ﷺ كان إذا أراد أن يرقد وضع يده اليمنى تحت خده ثم يقوم اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ثلاث مرات (۳۲)

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر جب (بستر سے) کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ تین بار۔ اے اللہ مجھے اس دن کے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو لوگوں کو کھڑا کرے گا۔)

(۳۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٣١٤۔
(۳۱) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٣٣٩٨، [صحيح]۔
(۳۲) ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٥٠٤٥؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٨٧٧؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٥٥؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ٢٣٦٣٣؛ بخاری، الادب المفرد، رقم الحديث: ١٢١٥؛ ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث: ٥٤٩٧، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے آرام فرمانے کے اوقات

عن أنس بن مالكؓ قال: كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهر حتى نظن أن لا يصوم منه و يصوم حتى نظن أن لايفطر و كان لا تشاء أن تراه من الليل مصليا إلا رأيته، ولا نائماإلا رأيته۔(۳۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں اتنے زیادہ نفلی روزے چھوڑتے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ ﷺ روزہ نہیں رکھیں گے پھر کسی مہینے اتنے روزے رکھتے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ ﷺ نہیں چھوڑیں گے اسی طرح تم اگر رسول اللہ ﷺ کو رات کے قیام میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اسی طرح آرام فرماتے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

عن أم سليمؓ أن النبي ﷺ كان يأتيها فيقيل عندها۔ (۳٤)

ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور قیلولہ فرماتے۔

عن عائشةؓ قالت: ماألفاه السحر عندى إلا نائما تعنى النبي ﷺ۔ (۳۵)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میرے پاس جب بھی صبح کی تو میں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا۔

عن الأسود قال: سألت عائشةؓ كيف صلوة رسول الله ﷺ بالليل قالت كان ينام أوله و يقوم آخره۔(۳٦)

اسودؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی۔ وہ کہنے لگیں آپ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سویا کرتے تھے اور آخری حصے میں قیام فرماتے تھے۔

---

(۳۳) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۱٤۱۔

(۳٤) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦۰٥۷؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ۱٦۱۰٥؛ بيهقى، دلائل النبوه، ۱/۲٥۸۔

(۳٥) بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۱۳۳۔

(۳٦) بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۱٤٦؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۷۲۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسؓ قال : إنه قال نمت عند ميمونةؓ زوج النبي ﷺ و رسول الله ﷺ عندها تلك الليلة وصلى في تلك الليلة ثلاث عشرة ركعة ثم نام رسول الله ﷺ حتى نفخ۔ (۳۷)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت میمونہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی کے گھر ایک رات سویا اس رات رسول اللہ ﷺ بھی اس گھر میں تھے آپ ﷺ نے (تہجد) کی ۱۳ رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک آپ ﷺ خراٹے لینے لگے۔

عن عبدالله بن عباسؓ أنه رقد رسول الله ﷺ فاستيقظ، فتسوك وتوضأ وهو يقول إن في خلق السموت والأرض واختلاف الليل والنهارلا يت لا ولى الالباب فقرأ هؤ لاء الأيات حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين فاطال منها القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات (۳۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو کر بیدار ہوئے تو مسواک کی اور وضو کیا اور یہ دعا پڑھی۔ إن في خلق السموت والأرض ۔۔۔۔۔۔۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اس میں قیام و رکوع و سجود لمبا کیا اس کے بعد سو گیے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر آپ ﷺ تین بار ایسا کیا۔

خراٹے لینا

عن ابن عباسؓ قال : بت عند ميمونةؓ فقام النبي ﷺ يصلى فقمت عن يساره فأخذ بأذني فأدارني عن يمينه فتمت صلاته ثلاث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتى نفخ و كان إذا نام نفخ۔ (۳۹)

(۳۷) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ۱۷۹۱۔
(۳۸) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۱۷۹۹۔
(۳۹) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۱۷۹۳؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث : ۲۵۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات (اپنی خالہ) میمونہؓ کے گھر گزاری نبی ﷺ کھڑے ہوئے (اور) نماز پڑھنے لگے میں نے آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑ کر دائیں جانب گھما دیا۔ ۱۳ رکعت نماز مکمل ہو گئی پھر آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے گے آپ ﷺ جب بھی سوتے تھے خراٹے لیا کرتے تھے۔

عن ابن عباسؓ قال: بت في بيت خالتي ميمونةؓ فصلى النبي ﷺ أربعا ثم نام ثم قام يصلي فقمت عن يساره فأدارني فا قامني عن يمينه فصلى خمسا ثم نام حتى سمعت غطيطه۔(٤٠)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ (ام المومنین) کے گھر رات گزاری نبی ﷺ نے چار رکعت پڑھی پھر سو گئے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے گھما کر دائیں جانب کر دیا پھر آپ ﷺ نے ۵ رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک میں نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

عن ابن عباسؓ أنه راى النبي ﷺ نام وهو ساجد حتى غط أو نفخ(٤١)

حضرت عبداللہ بن عباس نے بیان فرمایا کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی ﷺ سجدہ کرتے ہوئے سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے۔

عن صفوان ابن يعلى بن اميه عن ابيه قال: ليتني ارى رسول الله ﷺ وهو ينزل عليه۔۔۔۔ إذا أنزل عليه الوحى فجعل النبي ﷺ يغط لذلك۔۔ (٤٢)

---

(٤٠) ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ١٣٥٧، [صحيح]۔

(٤١) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٧٧، [ضعيف]۔

(٤٢) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٥٣٦؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ٢٦٦٩؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ١٨١٣٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعلی بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی دیکھتا۔۔۔جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو نبی ﷺ اس وجہ سے خراٹے لینے لگے۔

سفر میں سونا

عن عبداللہ ابن أبي قتادة عن أبيه قال: سرنا مع النبي ﷺ ليلة فقال بعض القوم لوعرست بنا يا رسول الله ﷺ قال أخاف أن تناموا عن الصلوة قال بلال أ ناأوقظكم فاضطجعو واسنك والسند بلال ظهره إلى راحلة فغلبت عينا ه فنام فاستيقظ النبي ﷺ وقد طلع حاجب الشمس۔ (٤٣)

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات (سفر پر) چلے بعض لوگوں نے کہا اگر آپ ﷺ ہمارے ساتھ رات بسر کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم نماز کے وقت سوئے رہو گے۔ بلال ؓ نے کہا میں آپ ﷺ کو جگاؤں گا۔ سب لوگ سو گئے بلال ؓ نے اپنی کمر سواری کے ساتھ لگائی کہ آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوگیا تو سو گئے۔ نبی ﷺ بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔

عن نافع أن عبدالله بن عمر أخبره أن رسول الله ﷺ كان ينزل بذى الحليفة حين يعتمر وفي حجته حين حج تحت سمرة فى موضع المسجد الذي بذى الحليفة۔۔۔أناخ بالبطحاء التي على شفير الوادي الشرقية فعرس ثم نام حتى يصبح۔ (٤٤)

عبداللہ بن عمر ؓ نے نافع کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ مقام ذوالحلیفہ پر اترتے جب عمرہ کرتے اور حج کے وقت بھی ببول کے درخت کے نیچے مسجد ذوالحلیفہ کے مقام پر۔۔۔۔۔

(٤٣) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٥٩٥؛ نسائی ، السنن

(٤٤) بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ٤٨٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی بطحا کے شرقی کنارے پر پڑاؤ ڈالا پھر سو گئے یہاں تک کہ صبح کی۔

عن عمار ابن یاسرؓ أن رسول الله ﷺ عرس بأولات الجيش ومعه عائشةؓ فانقطع عقد لها (٤٥)

حضرت عمار بن یاسرؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ساتھ رات گزاری آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت عائشہؓ تھیں کہ ان کا ہار ٹوٹ گیا۔

حالت جنابت میں سونا

عن أبي سلمةؓ قال: سألت عائشة أكان النبي ﷺ يرقد وهو جنب قالت نعم ويتوضأ (٤٦)

ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول ﷺ حالت جنابت کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا ہاں اور وضو کر کے۔

عبدالله بن أبي قيس قال: سألت عن وتر رسول الله ﷺ فذكر الحديث قلت كيف كان يصنع في الجنابة؟ أكان يغتسل قبل أن ينام أم ينام قبل أن يغتسل؟ قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت ألحمد لله الذي جعل في الأمر سعة۔ (٤٧)

عبداللہ بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق سوال کیا (پھر انہوں نے حدیث ذکر کی) پھر میں نے پوچھا آپ ﷺ جنابت میں کیا کرتے تھے۔ کیا آپ ﷺ سونے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جایا کرتے تھے (تو حضرت عائشہؓ) نے بیان فرمایا آپ ﷺ ہر دو طرح سے کر لیا کرتے تھے

(٤٥) ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٣٢٠، [صحيح]۔
(٤٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٨٦۔
(٤٧) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٧٠٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی غسل کر کے سو جاتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔ میں نے کہا تعریف اللہ کی ذات کے لائق ہے جس نے امر (دین) میں وسعت فرمائی۔

عن عائشةؓ كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام، وهو جنب توضأ وضوءه للصلوة۔ (٤٨)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ سونے کا ارادہ فرماتے اور حالت جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیتے۔

عن عائشةؓ قالت: كان رسول الله ﷺ يجنب ثم ينام ولا يمس ماء حتى يقوم بعد ذلك فيغتسل۔ (٤٩)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوتے پھر سو جاتے پانی کو نہ چھوتے یہاں تک آپ ﷺ بیدار ہو جاتے اور پھر غسل فرماتے۔

سونے والے کو سلام کرنا

عن المقداد قال: أقبلت أنا وصاحبان لي، وقد ذهبت أسماعنا وأبصارنا من الجهد، فجعلنا نعرض أنفسنا على أصحاب رسول الله ﷺ، فليس أحد منهم يقبلنا، فأتينا النبي ﷺ فانطلق بنا إلى أهله، فإذا ثلاثة أعنز، فقال النبي ﷺ احتلبوا هذا اللبن بيننا، قال فكنا نحتلب فيشرب كل إنسان منا نصيبه، ونرفع للنبي ﷺ نصيبه، قال فيجيء من الليل، فيسلم تسليما لا يوقظ نائما۔ (٥٠)

---

(٤٨) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٨٨؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٥٨٤۔

(٤٩) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٥٨١، [صحيح]۔

(٥٠) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٦٢؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٢٧١٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھیوں کی قوت سماع اور بینائی مشکل کی وجہ سے جاتی رہی۔ ہم خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے پیش کرتے لیکن ہمیں کوئی قبول نہ کرتا۔ پھر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں کی طرف چل پڑے۔ اتفاقاً تین بکریاں (موجود) تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دودھ نکال کر ہمارے درمیان تقسیم کرو۔ ہم دودھ نکالتے ہم میں سے ہر آدمی اپنا حصہ پیتا۔ ہم نبی ﷺ کا حصہ انہیں پیش کرتے۔ آپ ﷺ رات کو آتے۔ آپ ﷺ سلام کرتے لیکن سونے والے کو جگاتے نہیں تھے۔

عن المقداد بن الأسود قال: كان النبي ﷺ يجيئ من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقطان (٥١)

حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور سلام کرتے سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والا سن لیتا۔

بیت الخلاء جانے اور نکلنے کی دعائیں

عن أنس قال: يقول كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء قال أللهم إني أعوذبك من الخبث والخبائث۔ (٥٢)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پڑھتے **أعوذ بالله من الخبث والخبائث.**

---

(٥١) بخاری، الادب المفرد، رقم الحديث: ١٠٢٨۔

(٥٢) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٤٢؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٨٣١؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٤؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٥؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ١٩؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٢٩٨؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ١١٩٦٩؛ دارمی، السنن، رقم الحديث: ٦٧٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عائشةؓ فسمعتها تقول : كان رسول الله ﷺ إذا خرج من الغائط قال غفرانك۔ (٥٣)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے تو پڑھتے، غفرانک۔

عن أنس بن مالك قال: كان النبى ﷺ إذا خرج من الخلاء قال" ألحمدلله الذي أذهب عني الأذىٰ وعا فاني" (٥٤)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو پڑھتے۔ ألحمد الله الذي أذهب عني الأذىٰ وعا فاني)

خواب دیکھنا

عن أبي هريرة قال : قال النبى ﷺ أعطيت مفاتيح الكلم ونصرت بالرعب وبينا أنا نائم البارحة إذ أتيت بمفا تيح خزائن الأرض حتى وضعت فى يدي۔ (٥٥)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات کی چابیاں دی گئی ہیں۔اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔اس اثنا میں کہ میں گذشتہ رات سویا ہوا تھا، مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں حتی کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔

عن ابن عمرؓ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت منه حتى إنى لأرى الرى يخرج في اظا فيري ، ثم

(٥٣) ابو دائود، السنن ، رقم الحديث : ٣٠؛ ترمذ ى، السنن ، رقم الحديث : ٧؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث : ٣٠٠؛ دارمى ، السنن ، رقم الحديث : ٦٨٦،[صحيح]۔

(٥٤) ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث : ٣٠١،[ضعيف]۔

(٥٥) بخارى ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث : ٦٩٩٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أعطيت فضلي ـ يعني ـ عمر " قالوا فما أولته يا رسول الله ﷺ ؟ قال العلم (٥٦)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا " اس اثنا میں کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لیا گیا میں نے اس سے پیا حتی کہ میں نے ایک چشمہ دیکھا جو میرے ناخنوں سے نکل رہا ہے۔ پھر میں نے اپنا باقی ماندہ عمرؓ کو دے دیا" انہوں نے پوچھا آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "علم"

عن أنسؓ قال : قال رسول الله ﷺ ،رأيت ذات ليلة فيما يرى النائم كأنا في دار عقبة بن رافع فاتينا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعة لنا في الدنيا والعاقبة في الاخرة وأن ديننا قد طاب (٥٧)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات میں نے ایک خواب دیکھا جس طرح کہ سونے والا دیکھتا ہے۔ گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ ہمیں تازہ کھجور دی گئی ابن طاب کی کھجوروں میں سے۔ تو میں نے اس کی تعبیر دنیا میں عروج اور آخرت میں بہتر انجام سے کی۔ اور بیشک ہمارا دین بہتر ہو گیا۔

عن نافع أن عبدالله بن عمرؓ حدثه أن رسول الله ﷺ قال " أراني في المنام أتسوك بمسواك فجذبني رجلان أحدهما أكبر من الآخر فناولت السواك الأصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته إلى أكبر۔ (٥٨)

نافعؒ کو عبداللہ بن عمرؓ نے حدیث سنائی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں

(٥٦) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٧٠٠٦؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ٢٢٨٤،

(٥٧) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ٥٩٣٢؛ ابو دائود، السنن ، رقم الحديث :٥٠٢٥۔

(٥٨) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٥٩٣٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ مجھے دو آدمیوں نے دیا یا ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی۔ مجھے کہا گیا بڑے کو دیں میں نے وہ بڑے کی طرف لوٹا دی۔

عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن بعض اصحاب النبي ﷺ أن النبي ﷺ قال بينا أنا نائم رايت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها يبلغ الثدى ومنها ما يبلغ أسفل من ذلك ، قال "فعرض على عمرو عليه قميص يجره "قالو فما أولته يا رسول الله ﷺ ؟قال " الدين" (٥٩)

ابو امامہ بن سہل بن حنیفؒ نے بعض صحابہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "اس حال میں کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس پیش کیے جاتے ہیں۔ ان پر قمیص ہیں۔ ان میں سے کچھ چھاتی تک پہنتے ہیں اور ان میں کچھ اس کے نیچے۔ میرے سامنے عمر لائے گئے۔ ان پر قمیص تھا جسے وہ گھسیٹے جا رہے تھے" ہم نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "دین"۔

عن ابی هريرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ "رأيت في يدي سوارين من ذهب فنفختها فأولتهما هذين الكذابين مسيلمة والعنسي (٦٠)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے پھونک مار کر اڑا دیے۔ میں نے ان دونوں کی تعبیر ان دو جھوٹوں سے کی۔ مسیلمہ اور (اسود) عنسی۔

---

(٥٩) ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ٢٢٨٥،[صحيح]۔

(٦٠) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٣٦٢١؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث :٣٩٢٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

آرائش وزیبائش خوشبو پسند فرمانا

عن أنسؓ قال: رسول الله ﷺ حبب إلى من الدنيا النساء والطيب، وجعل قرة عيني في الصلوة۔(۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں مجھے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

عن عائشةؓ قالت :كنت أطيب رسول الله ﷺ بأطيب ما يجد حتى أجد وبيص الطيب في رأسه و لحيته۔ (۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ عمدہ میسر آنے والی خوشبو لگایا کرتی تھی یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک پر خوشبو کی چمک دیکھتی۔

عن عائشة قالت :طيبت النبي ﷺ بيدى لحرمه ،وطيبته بمنى قبل أن يفيض۔(۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے نبی ﷺ کو خوشبو لگائی جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اور پھر میں نے آپ ﷺ کو مقام منی میں طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی۔

عن عائشة قالت :طيبت رسول الله ﷺ لحله ولحرمه۔ (٤)

(۱) نسائی، السنن، رقم الحديث: ۳۳۹۱؛ احمد،المسند، رقم الحديث: ۱۲۳۱۸،[صحيح]۔

(۲) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۵۹۲۳۔

(۳) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۹۲۲۔

(٤) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۲۸۲۷؛ ابن ماجه ،السنن، رقم الحديث:۲۹۲٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام اور غیر احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی تھی۔

عن عائشةؓ قالت :طيبت رسول الله ﷺ بيدى بذريرة فى حجة الوداع للحل والاحرام(٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ خوشبو لگائی۔

عن أنسؓ أنه كان لا يرد الطيب ،وزعم أن النبي ﷺ كان لا يرد الطيب۔(٦)

حضرت انسؓ خوشبو کو کبھی رد نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔

عن أنس بن مالكؓ قال : كانت للنبي ﷺ سكة يتطيب منها۔(٧)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عطر دان تھا جس سے آپ ﷺ خوشبو لگاتے تھے۔

عن محمد بن علىؓ قال: سألت عائشةؓ أكان رسول الله ﷺ يتطيب؟ قالت :نعم ،بذكارة الطيب المسك والعنبر۔(٨)

محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ،کستوری اور عنبر مردوں والی خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

---

(٥) بخارى، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٥٩٣٠۔

(٦) بخارى، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٩٢٩؛ ترمذى، السنن، رقم الحديث :٢٧٨٩؛ نسائى ،السنن، رقم الحديث : ٥٢٦٠؛ ترمذى ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٢١٨۔

(٧) ابوداود ،السنن، رقم الحديث :٤١٦٢؛ ترمذى ،الشمائل المحمديه ،رقم الحديث :٢١٧،[صحيح]۔

(٨) نسائى ، السنن، رقم الحديث :٥١١٩،[ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن ابن عمرؓ كان يصبغ ثيابه بالزعفران فقيل له فقال :كان رسول الله ﷺ يصبغ۔(۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ زعفران سے اپنے کپڑے رنگ لیتے تھے۔ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ زعفران لگا یا کرتے تھے۔

تیل لگانا

عن نافع قال: كان ابن عمرؓ إذا أراد الخروج إلى مكة، إدهن بدهن ليس له رائحة طيبة ،ثم يأتي مسجد ذى الحليفة فيصلي ثم يركب، وإذا استوت به راحلته قائمة أحرم ثم قال :هكذا رأيت رسول الله ﷺ يفعل۔(۱۰)

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو بغیر خوشبو والا تیل استعمال کرتے پھر مسجد ذوالحلیفہ جاتے اور نماز ادا کرتے ،پھر سوار ہو جاتے جب سواری انہیں لے کر کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

سئل جابر بن سمرة عن شيب النبي ﷺ قال :كان إذاادهن رأسه لم ير منه، وإذا لم يدهن رؤى منه۔ (۱۱)

حضرت جابرؓ سے حضور ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جب آپ ﷺ سر مبارک کو تیل لگا لیتے تو وہ (سفید بال) نظر نہ آتے اور جب تیل نہ لگاتے تو نظر آنے لگ جاتے۔

---

(۹)بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:١٦٦؛ مسلم، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :١١٨٧؛ نسائی ،السنن، رقم الحديث :٥١١٨۔

(۱۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :١٥٥٤۔

(۱۱) مسلم، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٢٣٤٤؛ نسائی ،السنن، رقم الحديث:٥١١٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنس بن مالكؓ قال :كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه۔(۱۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک میں اکثر تیل لگایا کرتے تھے۔

عن ا بن عمرؓ أن النبي ﷺ إدهن بد هن غيرمقتت ۔(۱۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تیل لگانے کا وقت مقرر نہیں تھا۔

کنگھی کرنا

عن عائشةؓ قالت :كان النبي ﷺ يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله ،في طهوره و ترجله و تنعله۔(۱٤)

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر معاملے میں مقدور بھر دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں۔

عن أنس بن مالكؓ قال :كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه و تسريح لحيته۔(۱۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک کو اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک کو کنگھی کرتے تھے۔

عن أم هانيؓ قالت : قدم النبي ﷺ إلى مكة وله أربع غدائر۔ (۱٦)

(۱۲) ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۳۳؛بغوی، شرح السنه،رقم الحديث:۳۱٦٤۔

(۱۳) ابن ماجه ، ا لسنن، رقم الحديث :۳۰۸۳؛ احمد، المسند ، رقم الحديث :٦۰۸۹،[ضعيف]۔

(۱٤) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:٤۲٦؛ مسلم، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٦۱٦؛نسائی، السنن ،رقم الحديث :۲٥٤۲؛ ترمذی، الشمائل المحممديه ،رقم الحديث :۳٤۔

(۱٥) ترمذی ،الشمائل المحمديه ،رقم الحديث :۳۳۔

(۱٦) ابو داود، السنن، رقم الحديث :٤۱۹۱،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔

بیوی سے کنگھی کروانا

عن عائشةؓ قالت :كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ وأنا حائض (۱۷)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو کنگھی کیا کرتی تھی۔

عن عائشةؓ قالت :كنت إذا أردت أن أفرق رأس رسول الله ﷺ صدعت الفرق من يافوخه وأرسل ناصيته بين عينيه۔ (۱۸)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میں رسول ﷺ کے بالوں کی مانگ نکالنا چاہتی تو آپ ﷺ کے سر مبارک کے بیچ سے مانگ نکالتی۔ اور آپ ﷺ کے پیشانی کے بالوں کو دونوں طرف لٹکا دیتی۔

عن ابن عباسؓ قال :كان النبي ﷺ يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه ،وكان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم ،وكان المشركون يفرقون رؤسهم ،فسدل النبي ﷺ ناصيته ،ثم فرق بعد۔ (۱۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جن کاموں میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے اور

---

(۱۷) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۵۹۲۵؛ مسلم، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :۲۹۷؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث :۲۷۸؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث :۳۶۳۳۔

(۱۹) بخاری 1، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث: ۵۹۱۷؛ مسلم، الجامع الصحیح،رقم الحدیث :۶۰۶۲؛ ابو داود، السنن، رقم الحدیث :۴۱۸۸ ؛ ابن ماجه ، السنن، رقم الحدیث :۳۶۳۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین بالوں میں مانگ نکالتے۔ نبی ﷺ نے اپنے بال مبارک اپنی پیشانی پر لٹکائے، پھر بعد میں آپ ﷺ نے مانگ نکالی۔

عن سهل بن سعدؓ :أن رجلاً اطلع من جحر في دار النبي ﷺ، والنبي ﷺ يحك رأسه بالمدري، فقال: لو علمت أنك تنتظر لطعنت بها في عينك إنما جعل الإذن من قبل الأبصار۔ (۲۰)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوراخ میں سے نبی ﷺ کے گھر میں جھانکا۔ نبی ﷺ کنگھی سے کھجلی کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے پتہ چل جاتا تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔ اجازت لینا اس لیے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

سرمہ لگانے کا وقت

عن إبن عباسؓ أن النبي ﷺ قال : إكتحلوا با لأثمد، فإنه يجلو البصر و ينبت الشعر وزعم أن النبي ﷺ كانت له مكحولة يكتحل بها كل ليلة ثلاثة في هذه و ثلاثة في هذه۔ (۲۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اثمد سرمہ لگایا کرو۔ یہ آنکھوں کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ ان (حضرت ابن عباسؓ) کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے ہر رات تین تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

عن ابن عباسؓ قال :كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام الأثمد ثلاثاً في كل عين۔(۲۲)

---

(۲۰) بخاری ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :۵۹۲٤۔

(۲۱) ترمذی، السنن، رقم الحدیث :۱۷۵۷؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه ، رقم الحدیث : ۵۰؛ احمد ،المسند، رقم الحدیث: ۳۳۲۰؛ حاکم، المستدرك، ٤/٤۰۸،[صحیح]۔

(۲۲) ترمذی، الشمائل المحمد یه، رقم الحدیث : ۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین سلایاں اثمد سرمے کی لگایا کرتے تھے۔

عن عائشةؓ قالت: اكتحل رسول الله ﷺ وهو صائم۔ (٢٣)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

خضاب کا رنگ

عن ابن موهب أن أم سلمة أرته شعر النبي ﷺ أحمر۔(٢٤)

حضرت ابن موھب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے انہیں نبی ﷺ کے سرخ بال دکھائے۔

عن أبي رمثة قال: إنطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فإذا هو ذو وفرة بها ردع حناء وعليه بردان أخضران۔(٢٥)

حضرت ابو رمثہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کی طرف گیا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک لمبے مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔

عن ابن عمرؓ كان يلبس النعال السبية ويصفر لحيته بالورس و الزعفران وكان ابن عمر يفعل ذلك۔ (٢٦)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سبتی جوتا پہنا ہوا تھا اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسے ہی کیا

---

(٢٣) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :١٦٧٨؛ ابو داود ،السنن، رقم الحديث:٢٣٧٨،[صحيح]۔

(٢٤) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٨٩٨؛ بيهقي، دلائل النبوة، ١/٢٣٦۔

(٢٥) ابو داود ، السنن، رقم الحديث: ٤٢٠٦؛نسائی، السنن، رقم الحديث :٥٠٨٦؛ بيهقي، دلائل النبوة : ١/٢٣٧۔

(٢٦) ابو داود، السنن، رقم الحديث : ٤٢١٠؛ نسائی ،السنن، رقم الحديث :٥٠٨،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔

عن أبي رمثه قال أتيت النبي ﷺ ورأيته قد لطخ لحيته بالصفرة۔(۲۷)

حضرت ابو رمثہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کو زرد رنگ کیا ہوا تھا۔

عن عثمان بن وهب قال: سئل أبو هريرة هل خضب رسول الله ﷺ ؟قال : نعم۔(۲۸)

حضرت عثمان بن وھب سے روایت ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خضاب لگایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(۲۷) نسائی، السنن، رقم الحديث:۵۰۸۷،[صحيح]س۔

(۲۸) ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ششم

خوراک نبوی ﷺ

پسندیدہ کھانے

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت :كان رسول الله يحب الحلوى والعسل۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال : كان النبي ﷺ يحب القرع۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ أتى مولى له خياطا فأتى بدباء فجعل يأكله فلم أزل أحبه منذ رأيت رسول الله ﷺ يأكله۔(۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام جو کہ درزی تھا، کے پاس آئے پھر آپ ﷺ کو کدو دیا گیا۔ آپ ﷺ اسے کھانے لگے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں اس وقت سے اسے پسند کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کدو کھاتے دیکھا ہے۔

عن إبنَي بُسرٍ السُّلمِيَّينِ قالا: دخل علينا رسول الله ﷺ فوضعنا تحته قطيفة لنا صببنا ها له صباً فجلس عليها فأنزل الله عزوجل عليه الوحي في بيتنا وقد منا له زبداً و تمراً ،وكان يحب الزبد ، ﷺ ۔(٤)

(۱) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث ۵۴۳۱؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث :۳۳۲۳۔

(۲) ابن ماجه ،السنن، رقم الحدیث: ۳۳۰۲،[صحیح]۔

(۳) بخاری، الجامع الضحیح، رقم الحدیث :۵۴۳۳؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث ۵۳۲۵؛ ابو داود السنن، رقم الحدیث، ۳۷۸۲؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث ۱۸۵۰۔

(٤) ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث، ۳۳۳٤،[صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُسر کے دونوں بیٹے جو کہ بنی سلیم میں سے تھے، ان سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کے نیچے ایک چادر بچھائی جسے ہم نے پانی چھڑک کر ٹھنڈا کیا تھا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے پھر ہمارے گھر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ اور ہم نے آپ ﷺ کے سامنے مکھن اور کھجور رکھی۔ آپ ﷺ مکھن کو پسند فرماتے تھے۔

عن ابن عمرؓ قال:قال رسول الله ﷺ ذات يوم وددت لوأن عندنا خبزة بيضا ء من برة سمراء ملبقة بسمن نأكلها۔ (٥)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کاش کہ میرے پاس گیہوں کی ایک سفید روٹی گھی میں چپڑی ہوئی ہوتی، اسے ہم کھاتے۔

عن أبي رافع مولىٰ رسول الله ﷺ قال :حدثني عبيد الله بن علي عن جدته سلمى أن الحسن بن علي وابن عباس وابن جعفر أتوها فقالوا لها إصنعي لنا طعا ما مما كان يعجب رسول الله ﷺ ويحسن أكله فقالت :يا بنى لا تشتهيه اليوم ،قال :بلى إصنعيه لنا ،قال فقامت فأخذت شيأً من الشعيرفطحنته ثم جعلته فى قدر وصبت عليه شيأً من زيت ودفت فلفل والتوابل فقربة إليهم فقالت :هذا مما كان يعجب النبي ﷺ ويحسن أكله۔ [ضعيف] (٦)

حضرت عبداللہ بن علیؓ اپنی دادی حضرت سلمیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علیؓ، ابن عباسؓ اور ابن جعفرؓ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے لیے ایسا کھانا تیار کروں جو رسول اللہ ﷺ کو زیادہ مرغوب تھا۔ اور آپ ﷺ اسے چاہت سے تناول فرماتے تھے۔ وہ

(٥) ابن ماجه السنن، رقم الحديث: ٣٣٤١،[ضعيف]۔
(٦) ترمذى، الشمائل محمديه، رقم الحديث ١٧٩،[ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگیں بیٹو تم اسے پسند نہیں کرو گے۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں آپ ہمارے لیے تیار کریں وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ پھر تھوڑے سے جَو لیے اور انہیں پیس کر ہانڈی میں ڈال دیا۔ پھر اس پر تھوڑا سا زیتون کا تیل اور مرچ پیس کر ڈال دی۔ ساتھ ہی تھوڑا سا مصالحہ ڈال دیا۔ پھر وہ ان کے سامنے کر دیا۔ اور فرمانے لگیں۔ یہ کھانا رسول اللہ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ اور آپ ﷺ سے بڑی دلچسپی اور چاہت سے تناول فرماتے تھے۔

عن أنسؓ قال : أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ البقل۔(۷)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سبزیاں سب سے زیادہ پسند تھیں۔

سالن

عن أنسؓ قال :أنفجنا أرنباً ونحن بمرالظهران، فسعى القوم فلغبوا،فأخذتها فجئت بها إلى أبى طلحة فذبحها، فبعث بوركيها، أو قال: بفخذيها إلى النبي ﷺ فقبلها۔ (۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے خرگوش کا پیچھا کیا اور ہم مرالظہر ان میں تھے۔ لوگ دوڑے اور تھک گئے۔ میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور ابوطلحہؓ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا۔ اور اس کے دونوں رانیں نبی ﷺ کو بھیجیں۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔

عن أنسؓ قال :رأيت النبي ﷺ أتى بمرقة فيها دباء وقديد، فرأيته يتتبع الدباء يأكلها۔ (۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس شوربا

---

(۷) ابن جوزی، الوفا، رقم الحدیث: ۱۲۰۰۔

(۸) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۵۵۳۵۔

(۹) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۵۴۳۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایا گیا۔جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔

عن أنس مالك قال :رأيت رسول الله ﷺ يتتبع في الصحفة، يعني الدباء فلا أزال أحبه۔ (۱۰)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالہ کے کناروں میں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے ہمیشہ کدو پسند کرتا چلا آ رہا ہوں۔

أن أم سلمة أخبرته أنها قربت إلى رسول الله ﷺ جنباً مشوياً فأكل منه ثم قام إلى الصلاة ولم يتوضأ ۔ (۱۱)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا۔

عن عبدالله بن الحارث قال: أكلنا مع رسول الله ﷺ طعاماً في المسجد [لحماً] قد شوى (۱۲)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھنا ہوا گوشت کھایا۔

روٹی تناول فرمانا

عن أنس بن مالك يقول إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعه ،قال :أنس بن مالك فذهبت مع رسول الله ﷺ إلى ذلك الطعام فقرب إلى رسول الله خبزاً من شعير، ومرقافيه دباء وقديد۔ (۱۳)

(۱۰)ترمذی، السنن، رقم الحديث : ۱۸۵۰ ،[صحيح]۔

(۱۱) نسائی، السنن ،رقم الحديث :۱۸۳ ،[صحيح]۔

(۱۲) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۳۳۱۱ ،[صحيح]۔

(۱۳) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۳۲۵ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ حضرت انسؓ نے بتایا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس کھانے پر گیا۔ اس درزی نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے آپ ﷺ کے قریب کیے۔

عن قتادةؓ قال كناعند أنسؓ وعنده خبّاز له فقال:ما أكل النبي ﷺ خبزاً مرققاً ولا شاةً مسموطة حتى لقى الله۔ (١٤)

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انسؓ کے پاس تھے اور ان کے پاس ان کا نانبائی بھی تھا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے باریک میدے کی روٹی نہیں کھائی اور نہ ہی کھال سمیت بھنی ہوئی بکری کا گوشت کھایا حتی کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

عن ابن عباس قال :كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابع طاوياً وأهله لا يجدون عشاءً وكان أكثر خبزهم خبز الشعير۔ (١٥)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی راتیں بھوکے گزار دیتے۔ رات کا کھانا میسر نہ آتا۔ آپ ﷺ نے اکثر جو کی روٹی کھائی۔

عن عائشةؓ قالت: ماشبع آل محمد ﷺ منذ قدم المدينة من طعام البُرثلاث ليال تباعاً حتى قبض۔ (١٦)

---

(١٤) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٣٨٥ ؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث:٢٣٦٣؛ احمد، المسند، رقم الحدیث:٢٣٢١ ؛ ابن ماجه، السنن ، رقم الحدیث :٣٣٣٩۔

(١٥) ترمذی ،السنن، رقم الحدیث: ٢٣٦٠ ؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث :١٤٦؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث :٣٣٤٧ ؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ٢٣٠٣؛ طبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث : ١١٩٠٠ ؛ بیهقی، شعب الایمان ،رقم الحدیث: ١٠٤١٩؛ ابن جوزی، الوفا،رقم الحدیث: ١١٩٢ ؛ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ؛١/٤٠٩،[صحیح]۔

(١٦) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٤١٦؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٧٤٤٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ آمد کے بعد مسلسل تین راتیں آل محمد ﷺ نے گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔

حدثنا موسیٰ قال :سمعت أبي يقول كنت عند عمرو بن العاصؓ بالإسكندرية فذكروا ماهم فيه من العيش فقال رجل من الصحابة لقد توفي رسول الله ﷺ وما شبع أهلهُ من الخبز الفليث۔ (۱۷)

حضرت موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔وہ کہہ رہے تھے کہ میں اسکندریہ میں حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔انہوں نے اپنی گزراوقات کا تذکرہ تذکرہ کیا تو صحابہؓ میں سے ایک صحابیؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں نے تنکے ملی ہوئی گندم کی روٹی سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرا تھا۔

گوشت کھانا

عن ابن عباسؓ قال: تعرق رسول الله ﷺ كتفا ،ثم قام فصلىٰ ولم يتوضأ۔ (۱۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا۔اور وضو نہیں کیا۔

عن زهدم الجرمی قال: كنا عندأبی موسیٰ الاشعري و كا ن بيننا و بينه هذا الحي من جرم إخا ء فأتى بطعا م فيه لحم دجاج، و في القو م رجل جا لس أحمر فلم يدن من طعا مه ، فقا ل : ادن فقد رأيت رسو ل الله ﷺ يأكل منه .....۔ (۱۹)

---

(۱۷) احمد، المسند،رقم الحديث :۱۷۹۲٤۔

(۱۸) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث، ٥٤٠٤۔

(۱۹) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث، ٥٥١٨؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۲٦٥؛ ترمذی، الشمائل المحديه، رقم الحديث: ۱٥٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زھدم جرمیؒ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس تھے۔ان کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا تو قوم میں سے ایک سرخ رنگ کا آدمی الگ ہو گیا۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا قریب آجاؤ (میرے ساتھ کھاؤ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا تھا.....

عن إبراهيم بن عمر بن سفينه عن أبيه عن جده قال أكلت مع رسول الله ﷺ لحم حبارىٰ (۲۰)

حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔

عن سليمان بن يسار قال :دخلت على أم سلمة إنها حدثته إنها قربت إلى النبي ﷺ جنباً مشويا فأكل منه ۔(۲۱)

حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس آیا۔انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔

حلیم کھانا

عن محمود بن الربيع الأنصارى : أن عتبان بن مالك (ممن شهد بدراً) أنه أتى النبي ﷺ فقال يارسول الله ﷺ إني أنكرت بصري وأنا أصلي لقومي، فإذا كانت الأمطار سال الوادي الذى بيني

(۲۰) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ۳۷۹۷ ؛ترمذی، السنن، رقم الحديث :۱۸۲۸؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۱۵٦،[ضعيف]۔

(۲۱) نسائی، السنن، رقم الحديث :۱۸۳؛ بيهقی، السنن كبرىٰ ، ۱/ ۱۵٤ ؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۱٦۵؛ احمد، المسند، رقم الحديث:۲۷۱۵۷،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبينهم لم أستطع أن آتي المسجد هم .....۔ قال (النبي ﷺ) لي: " أين تحب أن أصلي من بيتك؟ " فأشرت إلى ناحية من البيت،فقام النبي ﷺ فكبر فصففنافصلى ركعتين ثم سلم، وحبسناه على خزير صنعناه.....(۲۲)

حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک ؓ (جو جنگ بدر میں شریک تھے) نے بیان فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میری بینائی کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے میرے اور ان کے درمیان وادی میں پانی بہہ نکلتا ہے میں مسجد میں آنے کی طاقت نہیں رکھتا..... نبی ﷺ نے فرمایا" تم اپنے گھر میں کونسی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں"۔ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا۔ ہم نے صف بنالی آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ ﷺ کو حلیم کھلانے کے لیے روک لیا۔ جو آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔

کھانے کا طریقہ

عن أبي جحيفة ؓ قال : قال رسول ﷺ إني لا آكل متكئاً (۲۳)

حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

عمرو بن أمية ؓ أنه رأى النبي ﷺ يحتز من كتف شاة في يدهِ فدعي إلى الصلوة فألقاها والسكين التي يحتز بها ثم قا ل : فصلى ولم يتوضأ (۲٤)

(۲۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٥٤٠١۔

(۲۳) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٣٩٨؛ابو داؤد، السنن، رقم الحدیث: ٣٧٧١۔

(۲٤) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٥٤٠٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرو بن امیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بکری کا شانہ جو کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا، کاٹ رہے تھے۔ نماز کے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے شانہ اور چھری کو رکھ دیا جس سے آپ ﷺ کاٹ رہے تھے۔ پھر (عمرو بن امیہؓ) نے کہا کہ آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔)

عن كعبؓ أنه حدثهم أن رسول الله ﷺ و كان يأ كل بثلاث أصابع فإذا فرغ لعقها (۲۵)

حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے۔

حدثنا أنس بن مالكؓ قال: رأيت النبي ﷺ مقعيا يـ كل تمراً (۲۶)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے بل بیٹھ کر کھجوریں کھاتے دیکھا۔

حدثنا عبدالله بن بسرؓ قال: كان للنبي ﷺ قصعة يحملها أربعةرجال يقال لها الغراء فلما أضحو او سجدوا الضحىٰ أتى بتلك القصعة يعني وقدثرد فيها فالتفوا عليها فلما كثرو اجثا رسول الله ﷺ ..... (۲۷)

حضرت عبداللہ بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک بڑا برتن تھا جسے چار آدمی اٹھاتے جس کا نام غراء تھا جب صحابہؓ نے چاشت کی نماز پڑھی تو اس برتن کو لایا گیا۔ اس میں ثرید بنایا گیا تھا۔ جب صحابہؓ نے اسے چار اطراف سے گھیر لیا کثیر تعداد میں تو

(۲۵) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۵۲۹۸؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث:۱۳۸۔

(۲۶) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۵۳۳۱؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث:۱۴۳؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحديث:۳۷۷۰ ۔

(۲۷) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث : ۳۷۷۳ ،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ دوزانو بیٹھ گئے.....

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ يجلس على الارض ويأكل على الارض (۲۸)

رسول اللہ ﷺ زمین پر تشریف رکھتے اور زمین پر کھانا تناول فرماتے۔

عن ابن عباسؓ قال لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في طعام ولا شراب۔(۲۹)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے کی چیزوں میں پھونک نہیں مارتے تھے۔

عن عائشة ؓ قالت :دخل النبي ﷺ البيت فرأى كسرة ملقاة فأخذها فمسحها ثم أكلها۔(۳۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا۔اسے اٹھایا صاف کر کے کھالیا۔

عن عائشة ؓ قالت :كان رسول الله ﷺ ------ وإذا أراد أن يأكل غسل يديه ثم أكل ۔(۳۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو دھو کر کھاتے تھے۔

عن عكراش بن ذؤيب قال :..... فاقبلنا نأكل منها فخبطت بيدي في نواحيها وأكل رسول الله ﷺ من بين يديه ..... ثم أتينا

(۲۸) طبرانی، المعجم الكبير، رقم الحديث :۱۲٤۹٤ ؛ بيهقي ،شعب الايمان، رقم الحديث :۷۱۹۲۔

(۲۹) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث : ۳۲۸۸،[ضعيف]۔

(۳۰) ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث :۳۳۵۳،[ضعيف]۔

(۳۱) احمد ، المسند، رقم الحديث:۲۵۳۸٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بماء فغسل رسول الله ﷺ يديه۔ (۳۲)

حضرت عکراش بن زویبؓ سے روایت ہے کہ ہم کھانا کھانے کے لیے آگے بڑھے ۔میں کھانے (کے برتن) میں ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگا۔اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے سے کھایا۔پھر پانی کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے۔

انگلیاں چاٹنا

عن أنسؓ أن رسول الله كان إذا أكل طعاماً لعق أصابعه الثلاث (۳۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرما لیتے تو تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔

عن ابن كعب بن مالكؓ عن أبيه، أن النبي ﷺ كان يأكل بثلاث أصابعه ولا يمسح يده حتى يلعقها۔ (۳٤)

حضرت کعب بن مالکؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔اور اس وقت تک اپنے ہاتھوں کو صاف نہیں کیا کرتے تھے۔جب تک ان کو چاٹ نہیں لیا کرتے تھے۔

ہر کسی کی دعوت قبول کرنا

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال: لو دعيت إلى كراع لأجبت، ولو أهدى إلي كراع لقبلت۔(۳۵)

(۳۲) ترمذی، السنن، رقم الحديث:۱۸٤۸،[ضعيف]۔

(۳۳) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥۳۰٦ ؛ ترمذی،السنن، رقم الحديث :۱۸۰۳؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :۱۳۹۔

(۳٤) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث :۳۸٤۸،[صحيح]۔

(۳۵) بخاری، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ٥۱۷۸ ؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث: ۱۳۳۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔اور اگر مجھے تحفۃً بکری کا کھر دیا جائے تو میں اسے قبول کرلوں گا۔

عن أبی مسعود الأنصاريؓ قال :كان من الأنصار رجل يقال له: أبو شعيب،و كان له غلام لحام فقال: إصنع لي طعاما أدعورسول الله ﷺ خامس خمسة ،فدعا رسول الله ﷺ خامس خمسة، فتبعهم رجل ،فقال النبي ﷺ : " إنك دعوتنا خامس خمسة و هذا رجل قد تبعنا ،فإن شئت أذنت له وإن شئت تركته " ،قال بل أذنت له۔ (٣٦)

حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ جماعت انصار میں ایک آدمی جسے ابوشعیب کہا جاتا تھا ان کا غلام تھا جو گوشت فروخت کرتا تھا۔ابوشعیب نے ان سے کہا کھانا تیار کرو۔میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلالاؤں چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلالائے۔ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا۔آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ہمیں دعوت دی ہے۔یہ آدمی (ویسے ہی) ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔اگر تم چاہو اسے اجازت دے دو اگر چاہو اجازت نہ دو۔(ابوشعیب نے اسے دعوت دے دی)

کھانے سے قبل اور بعد کی دعائیں

عن أبی أمامةؓ: أن النبي ﷺ كان إذا رفع ما ئدته قال : " الحمد لله كثيراً طيباً مباركاً فيه، غير مكفي ولا مودع ولا مستغنىً عنه ربنا" ۔ (٣٧)

---

(٣٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٤٣٤ ؛ مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٥٣٠٩۔

(٣٧) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٤٥٨ ؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث:١٩٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ الحمدللہ سے لے کر ربنا تک دعا پڑھتے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریفیں جس میں برکت کی گئی ہے جسے نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے پرواہی کی گئی ہے۔) حضرت ابوامامہؓ سے ایک اور دعا اس طرح مروی ہے:

" الحمد لله الذى كفانا و أروا نا ، غير مكفي ولا مكفو ر ، وقال مرة : لك الحمد ربنا غير مكفي ولا مو د ع ولا مستغنىً ربنا ۔(۳۸)

عن أبى سعيد الخدريؓ قال :كان رسول الله ﷺ إذا فرغ من طعامه قال (ألحمد لله الذى أطعمنا و سقانا و جعلنا مسلمين۔ (۳۹)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو الحمدللہ سے لے کر مسلمین تک پڑھتے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

عن أبى أيوب الأنصاريؓ قال: كان رسول الله ﷺ إذا أكل أو شرب قال الحمدلله الذى أطعم و سقى و سوّغه وجعل له مخرجا۔ (٤٠)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پیتے تو پڑھتے **الحمدلله الذى اطعم و سقى و سوغه وجعل له مخرجا.**

کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنا

عن أبى أيوب الأنصاريؓ قال :كنا عند رسول الله ﷺ يوماً

(۳۸) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٥٤٥٩۔

(۳۹) ابو داود، السنن، رقم الحدیث ، ۳۸۵۰۔ترمذی ، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث ۱۹۲،[ضعیف]۔

(٤٠) ابو داؤد ، السنن، رقم الحدیث: ۳۸۵۱،[ضعیف]۔

(٤١) ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث، ۱۸۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرب إليه طعام فلم أر طعاماً كان أعظم بركة منه أول ماأكلنا ولا أقل بركة في آخره، فقلنا يا رسول الله ﷺ :كيف هذا ؟ قال إن ذكرنا اسم الله حين أكلنا ثم قعد من أكل ولم يسم الله تعالى فأكل معه الشطيان۔ (٤١)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہم نے کبھی ایسا کھانا نہیں کھایا جو شروع کرتے وقت نہایت با برقت تھا اور ختم کرتے وقت بے برکت ۔ہم نے عرض کیا ،اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہم نے جب اسے کھانا شروع کیا تھا تو اللہ کا نام لیا تھا۔ پھر ساتھ وہ شخص بیٹھ گیا جس نے کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تھا ۔تو شیطان نے بھی اس کے ساتھ کھایا۔

برتن مبارک

عن عاصم الأحولؓ قال رأيت قدح النبي ﷺ عند أنس بن مالكؓ وكان قد إنصدع فسلسله بفضة، قال :و هو قدح جيد عريض من نضار، قال : قال أنسؓ : لقد سقيت رسول الله ﷺ في هذا القدح أكثر من كذا و كذا ۔قال : قال إبن سيرين أنه كان فيه حلقة من حديد فأراد أنسؓ أن يجعل مكانها حلقة من ذهب أو فضة ،فقال له ابو طلحة :لا تغير ن شيأ صنعه رسول الله ﷺ فتركه۔(٤٢)

حضرت عاصم احولؒ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا پیالہ دیکھا جو حضرت انسؓ کے پاس پھٹ گیا تھا حضرت انسؓ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا تھا پھر عاصم

(٤٢) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٥٦٣٨؛ البيهقي، السنن، رقم الحديث :١١٤؛ صالحي ،سبل الهدى والرشاد ، ٧ / ٢٣٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے، چمکدار لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا میں نے اس پیالہ سے رسول اللہ ﷺ کو بارہا پلایا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ ابن سرین نے بیان کیا کہ پیالہ میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ حضرت انسؓ نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جڑوا دیں۔ لیکن حضرت ابوطلحہؓ نے ان سے کہا کہ جیسے رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس میں ہرگز تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ اس نے اسے چھوڑ دیا۔

عن ثابتؓ قال أخرج إلينا أنس بن مالكؓ قدح خشب غليظاً مضببا بحديد فقال يا ثابت هذا قدح رسول الله ﷺ۔(٤٣)

حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے ہماری خاطر موٹی لکڑی کا ایک پیالہ نکالا جس پر لوہے کے ٹکڑے لگائے ہوئے تھے اور فرمایا کہ اے ثابتؓ! یہ رسول اللہ ﷺ کا پیالہ ہے۔

حضرت زہیر بن محمدؒ فرماتے ہیں:

إسم قدح رسول الله ﷺ القمر۔(٤٤)

رسول اللہ ﷺ کے پیالے کا نام " قمر" تھا۔

عن ابن عباس قال :كان لر سول الله ﷺ قدح من قوار ير يشرب فيه (٤٥)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا شیشے کا ایک پیالہ تھا جس میں پانی نوش فرماتے۔

---

(٤٣) ترمذی، الشمائل المحديه، رقم الحديث ١٩٦۔ بغوی، شرح السنه ج ١١ ص ٣٧٠، صالحی سبل الحهدی والرشاد ج ٧ ص ٢٣٢۔

(٤٤) صالحی، سبل الهدی والرشاد، ٧/ ٢٣٣۔

(٤٥) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٤٣٥؛صالحی ،سبل الهدی والرشاد ، ٧/ ٢٣٢؛هيثمی، مجمع الزوائد ، ٤/ ١٥٣،[ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔

كان لرسول الله ﷺ مقريضا يسمى الجامع والسواك صاع و مد (٤٦)

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قینچی جس کا نام جامع ہے نیز مسواک، صاع اور مد تھا۔

دسترخواں

عن أنسؓ بن مالك قال: ما أكل النبي ﷺ على خوان ،ولا في سكرجة۔ قال: فعلام كانوا يأكلون؟ قال: على السفر۔(٤٧)

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے میز پر کھایا نہ رکابی میں کہا گیا کہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ کہا کہ دسترخوان پر۔

پھل و میوہ جات

عن عبدالله بن جعفرؓ بن أبي طالب قال: رأيت رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالقثاء (٤٨)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے۔

عن عائشةؓ قالت كان رسول الله ﷺ يأكل البطيخ بالرطب۔(٤٩)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کھجور کے ساتھ کھاتے تھے۔

عن أنس بن مالكؓ قال: رأيت النبي ﷺ يجمع بين الرطب

---

(٤٦) صالحي ،سبل الهدى والرشاد ،٧/ ٣٦١۔

(٤٧) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٣٨٦؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث :٣٢٩٢۔

(٤٨) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٥٤٤٠؛مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٥٣٣٠؛ابو داؤد ، السنن، رقم الحديث: ٣٨٣٥۔

(٤٩) ابوداود، السنن، رقم الحديث:٣٨٣٦؛ترمذي، السنن، رقم الحديث:١٨٤٣؛ بيهقي ، السنن ، ٧/ ٢٨١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والخرز۔(۵۰)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ تربوز اور کھجوروں کو ملا کر کھا رہے تھے۔

عن الربيع بنت معوذ قالت: أتيت النبي ﷺ بقناع من رطب وأجر زغب فوضع في يدي شيئًا فقال: تحلي بهذا و اكتسبي بهذا (۵۱)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تر کھجوروں اور چھوٹی ککڑیوں کا تھال جن پر ابھی روئی باقی تھی لیکر کر حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پر کوئی چیز رکھی اور فرمایا اس کا زیور بنا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

كان أحب التمر إلى رسول الله ﷺ العجوة (۵۲)

نبی اکرم ﷺ کو کھجوروں میں عجوہ کھجور سب سے زیادہ پسند تھی۔

حضرت امیہ بن زید عبسی ؓ فرماتے ہیں:

أن رسول الله ﷺ كان يحب من الفاكهة العنب والبطيخ(۵۳)

بیشک رسول اللہ ﷺ پھلوں میں انگور اور خربوزہ پسند فرماتے تھے۔

پھل کھانے کی دعائیں

عن أبي هريرةؓ قال: كان الناس إذا رأو أول الثمر جاءوا به إلى

(۵۰) احمد ،المسند، ۳/ ۱۴۲، رقم الحديث:۱۲۴۷۶؛ ابن حبان، الصحيح، رقم الحديث: ۵۲۴۸،[صحيح]۔

(۵۱) احمد ، المسند،رقم الحديث :۲۷۵۶۳۔

(۵۲) سيوطي، الجامع الصغير، رقم الحديث :۳۳؛ ابن جوزي، الوفا، رقم الحديث: ۱۲۲۹۔صالحي ،سبل الهدى والرشاد ، ۷/ ۲۰۵؛ حسام الدين هندي ،كنز العمال ،رقم الحديث :۱۸۲۱۷۔

(۵۳) ابن قيم، زاد المعاد،۴/ ۳۴۰؛ صالحي ،سبل الهدى والرشاد ،۷/ ۲۹۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ فإذا أخذه رسو ل الله ﷺ قال: " اللهم ! بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مد ينتنا، وبارك لنا في صاعنا، و با رك لنا في مد نا۔ (٥٤)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب (موسم کا نیا) پھل تیار ہوتا تو لوگ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آتے۔ آپ ﷺ اسے پکڑ کر دعا " اللّٰھم بارک سے لے کر آخر تک پڑھتے۔ اے اللہ ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت کر اور ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہمارے صاع اور مد (ماپنے کے پیمانے) میں برکت فرما۔

پھل کھانے کا طریقہ

عن مصعب بن سليم: حد ثنا أنس بن مالكؓ قال: رأيت النبي ﷺ مقعياً، يأكل تمراً۔ (٥٥)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرین کے بل بیٹھ کر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

عن أبي جحيفةؓ قال: قال رسو ل الله ﷺ إني لا آكل متكئًا ۔ (٥٦)

حضرت جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

مشروبات نبوی ﷺ

عن إسحق بن عبدا لله: أنه سمع أنس ابن مالك يقو ل: كان أبو طلحة أكثر الأنصار ي با لمدينة مالًا من نخل، و كان أحب ماله إليه بيرحاء، و كانت مستقبل المسجد، و كان رسول الله ﷺ يد خلها،

(٥٤) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٣٣٤؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٣٢٩۔

(٥٥) مسلم، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٣١۔

(٥٦) بخا ری، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٩٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یشرب من ماء فیها طیب (۵۷)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری لوگوں میں سے زیادہ مال دار تھے۔ کھجوروں کے باغات تھے۔ انہیں بیرحاء کا باغ بہت پسند تھا۔ اور وہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ میٹھا پانی پینے کے لیے اس میں تشریف لے جاتے تھے۔

قال الزهری أخبرني أنس بن مالكؓ أنه رأى رسول الله ﷺ شرب لبناً ، وأتى داره،فحلبت شاة، فشبت لرسول الله ﷺ من االبئر، فتناول القدح فشرب۔ (۵۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا ۔اور جب رسول اللہ ﷺ اس کے گھر میں آئے تو میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں چشمہ کا پانی ملایا اور آپ ﷺ کو پیالہ دیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

عن عائشة ؓ قالت :كان أحب الشراب إلى رسول الله ﷺ الحلو البارد۔ (۵۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مشروبات میں سے ٹھنڈی میٹھی چیز رسول اللہ کو پسند تھی۔

عن ابن عباسؓ قال :كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله ﷺ و معه خالدبن الوليد ۔۔۔۔ ثم أتى رسول الله ﷺ بلبن فشرب (۶۰)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ

(۵۷) بخاری ، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۵۶۱۱۔
(۵۸) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۵۶۱۲۔
(۵۹) ترمذی ، السنن ، رقم الحدیث:۱۸۹۵؛ احمد ، المسند، رقم الحدیث: ۲۴۶۰۱،[صحیح]۔
(۶۰) ابو داؤد ، السنن ، رقم الحدیث: ۳۷۳۰،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید ؓ تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پی لیا۔

عن عائشةؓ قالت :كان رسول الله ﷺ يشرب عسلاً عند زينبؓ .....(٦١)۔

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب ؓ کے پاس شہد پیتے تھے۔

ستو اور نبیذ

عن بشير بن يسار، عن سويد بن نعمان أنه أخبره أنهم كانوا مع النبي ﷺ بالصهباء۔ وهي على روحة من خيبر۔ فحضرت الصلوة فدعا بطعام فلم يجده إلا سويقا فلاك منه فلُكنا معه، ثم دعا بماء فمضمض، ثم صلى و صلينا ولم يتوضأ۔ (٦٢)

حضرت بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت بیان کی کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مقام "صہبا" میں تھے اور وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو ستو کے سوا کچھ نہ مل سکا۔ آپ ﷺ نے اسے چاٹ لیا اور ہم نے بھی۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور کلی کی۔ آپ ﷺ اور ہم نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

عن أنسؓ قال: لقد سقيت رسول الله ﷺ بقد حي هذا الشراب كله :العسل و النبيذ والماء واللبن ۔(٦٣)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو مشروبات پلاتا

(٦١) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٤٩١٢۔

(٦٢) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٩٠۔

(٦٣) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٢٣٧؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ١٩٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔شہد،نبیذ،پانی اوردودھ۔

عن عائشةؓ قالت :كنا ننبذ لرسول الله ﷺ في سقاء ۔فنأخذ قبضة من تمر ،أو قبضة من ذبيب ، فنطر حها فيه۔ ثم نصب عليه الماء ،فننبذه غدوة فيشربه عشيّة و ننبذه عشيّة فيشربه غدوة۔(٦٤)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے مکے میں نبیذ بناتے ۔ہم ایک مٹھی کھجوراورایک مٹھی کشمش ڈالتے پھراس میں پانی ملاتے ۔ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ شام کے وقت پیتے اور ہم شام کو بناتے تو آپ ﷺ صبح کے وقت پی لیتے۔

مشروبات پینے کا طریقہ

عن ابن عباسؓ قال شرب النبي ﷺ قائماً من زمزم (٦٥)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زم زم کا پانی کھڑے ہوکر پیا۔

عن النّزال قال :أتى عليؓ على باب الرحبة بمآءٍ مشرب قائماً فقال :إن ناساً يكره أحدهم أن يشرب وهو قائم، وإني رأيت النبي ﷺ فعل كما رأيتموني فعلت ۔(٦٦)

حضرت نزالؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ باب الرحبہ پر پانی کے ساتھ تشریف لائے ۔اسے کھڑے ہوکر پیا اور کہنے لگے ۔لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال :رأيت رسول الله ﷺ

(٦٤) ابن ما جه ، السنن ، رقم الحديث : ٣٣٩٨،[صحيح]۔

(٦٥) بخا ری ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٥٦١٧؛ مسلم ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٥٢٨٢؛

تر مذی ، السنن ، رقم الحديث : ١٨٨٢؛ احمد ، المسند ، رقم الحديث : ١٨٣٨؛ ترمذی ، الشمائل المحمد يه ، رقم الحديث : ٢٠٧۔

(٦٦) بخا ری ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث : ٥٦١٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يشرب قائماً وقاعداً۔ (٦٧)

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا۔

عن ثمامة بن عبدالله قال: كان أنس يتنفس في الإناء مرتين أو ثلاثاً، وزعم أن النبي ﷺ يتنفس ثلاثاً۔ (٦٨)

حضرت ثمامہ بن عبداللہؒ سے روایت ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کے دوران برتن میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے اس طرح پینا زیادہ خوشگوار اور خوب سیر کرنے والا ہے۔

عن ابن عباسؓ أن النبي ﷺ كان إذا شرب يتنفس مرتين (٦٩)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پیتے تو دو سانس لیتے۔

عن كبشةؓ قالت: دخل على رسول الله ﷺ فشرب من في قربة معلقة قائما۔ (٧٠)

حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس کے منہ سے پانی پیا۔

---

(٦٧) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ١٨٨٣؛ عبد الرزاق، المصنف، ٥٦٨/٢، رقم الحديث: ٤٤٩٢؛
ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ٢٠٨؛ طبرانی، المعجم الاوسط، ٨/ ٣٩، رقم الحديث: ٧٨٩٢، [حسن]۔

(٦٨) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٦٣١؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٢٨٧؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ٢١١۔

(٦٩) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ١٨٨٦؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٤١٧؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ٢١٢، [ضعيف]۔

(٧٠) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٤٢٣؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ٢٧٩٩٤؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ٢١٣، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ہفتم

گزراوقات افلاس

عن عائشه ؓ قالت: ماأكل آل محمد ﷺ أكلتين في يوم إلا أحدهما تمر (۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آل محمد ﷺ نے ایک دن میں جب دومرتبہ کھانا کھایا توان میں سے ایک کھانا کھجور ہوتی۔

عن سماك قال: سمعت النعمان بن بشيرؓ يقول: ألستم في طعام و شراب ماشئتم ؟ لقد رأيت نبيكم ﷺ وما يجد من الدقل ، ما يملأ به بطنه۔(۲)

حضرت سماکؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ جو جی میں آئے کھاتے پیتے ہو یقیناً میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کو ردی کھجور بھی میسر نہ تھی۔جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

عن عائشة ؓ أنها كانت تقول: والله! يا ابن أختي! إن كنا لننظر إلى الهلال ثم الهلال ثم الهلا ل ، ثلا ثة أهلة في شهرين، وما أوقد في أبيات رسول الله ﷺ نار، قال: قلت: يا خالة!فما كان يعيّشُكم ؟ قالت: الأسودأن التمر والماء ،إلا أنه قد كان لرسول الله ﷺ جيران من الأنصار، وكانت لهم منائح، فكانوايرسلون إلىٰ رسول الله ﷺ

---

(۱) بخا ری ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٦٤٥٥۔

(۲) مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث :٧٤٥٩؛ تر مذی ، السنن ، رقم الحديث : ٢٣٧٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من ألبانها ،فيسقيناه (٣)

حضرت عائشہ ؓ نے حضرت عروہ ؒ سے فرمایا: اے بھانجے! ہم لوگ ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے۔ دو دو مہینے آپ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی۔ حضرت عروہ ؒ نے سوال کیا خالہ جی! آپ لوگوں کی گزران کس پر تھی؟ فرمانے لگیں۔ کھجور اور پانی پر۔ باقی یہ کہ ہمارے ہمسائے انصار تھے۔ ان کے دودھ والے جانور تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ بھیج دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے۔

عن أبي هريرة قال والذي نفسي بيده، وقال ابن عباد والذي نفس أبي هريرة بيده،ما أشبع رسول الله ﷺ أهله ثلاثةأيام تباعاً من خبز حنطة حتى فارق الدنيا (٤)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور ابن عباد نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ ؓ کی جان ہے رسول اللہ ﷺ نے گندم کی روٹی سے مسلسل تین دن اپنے اہل وعیال کا پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

عن عائشة ؓ زوج النبي ﷺ قالت:لقد مات رسول الله ﷺ وما شبع من خبز و زيت في يوم وا حدمرتين ۔(٥)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دارِفانی سے رحلت فرما گئے مگر آپ ﷺ ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون سے شکم سیر نہ ہوئے۔

عن أنس بن مالك ؓ، عن أبي طلحة ؓ قال: شكونا إلى رسول الله

(٣) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٧٤٥٢۔

(٤)مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٧٤٥٧؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث:٢٣٥٨۔

(٥) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٧٤٥٣؛ترمذی ، السنن ، رقم الحديث:٢٣٥٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله ﷺ عن حجرين ۔(٦)

حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوطلحہؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ سے کپڑا اتار کر ایک ایک پتھر (بندھا) دکھایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے دو پتھر دکھائے۔

عن عائشة ؓ قالت: ما شبع آل محمد ﷺ منذ قدم المدينةمن طعام بُرٍّ ثلاث ليال تباعاً حتى قُبِض (٧)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، مسلسل تین راتیں گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک آپ ﷺ کی روح قبض کر لی گئی۔

عن عبدالله قال :إضطجع النبي ﷺ على حصير فأثره في جلده فقلت بأبي وأمي يا رسول الله ﷺ لو كنت آذنتنا ففرشنا لك عليه شيئاً يقيك منه ، فقال رسول الله ﷺ "ما أناوالدنيا إنما أنا والدنيا كراكب إستظل (تحت) شجرة ثم راح وتركها "۔(٨)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چٹائی پر لیٹے۔ آپ ﷺ کی جلد پر نشان پڑ گئے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اگر آپ ہمیں اجازت دیں ہم فرش پر کچھ بچھا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے ایک گھڑ سوار درخت کے سائے میں کچھ آرام کے لئے ٹھہرے اور پھر چلا جائے۔ اور اسے چھوڑ دے۔

---

(٦) تر مذی ، السنن ، ؛ ضعيف تر مذی للالبا نی ، رقم الحديث: ٢٤٩٠،[ضعيف]۔

(٧) بخاری،الجامع الصحيح،رقم الحديث ٦٤٥٤۔

(٨) ابن ماجه،صحيح ابن ما جه للألبا نی ،رقم الحديث : ٤١٨٤، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دن کے لیے ذخیرہ کرنا

عن أنس ؓ قال: كان النبي ﷺ لا يدخر شيئاً لغدٍ ۔(۹)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کل کے لیے کچھ بھی ذخیرہ نہ فرماتے۔

عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف ، قال :دخلت أنا وعروة بن الزبير ؓ ،على عائشة ؓ فقالت :لو رائيتما رسول الله ﷺ في مرض له ؟ قالت : وكانت عندي ستة دنا نير۔قال موسى ! أو سبعة، قالت فأمرني رسول الله ﷺ أن أفرقها قالت: فشغلني وجع النبي ﷺ حتى عافاه ا لله تعالى قالت : ثم سألني عنها فقال: مافعلت ؟أكنت فرقت الستة الدنانير أوالسبعة ؟ قالت: لا! والله لقد كان شغلني وجعك قالت: فدعا بهافوضعها في كفه فقال :ما ظن نبى الله لو لقى الله تعالى و هذه عنده (۱۰)

حضرت ابوامامہ بن سہل ؒ نے بیان کیا کہ میں اور حضرت عروہ ؒ حضرت عائشہ ؓ کے پاس پہنچے تو وہ فرمانے لگیں کاش کہ تم رسول اللہ ﷺ کو بیماری کی حالت میں دیکھتے، فرمانے لگیں میرے پاس ۶ یا ۷ دینار تھے۔ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں وہ دینار کسی کو دے دوں۔ میں آپ ﷺ کے درد کی وجہ سے مصروف ہوگئی حتی کہ آپ ﷺ تندرست ہوگئے۔

آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا آپ نے وہ چھ یا سات دینار دے دیے۔ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! مجھے آپ ﷺ کی تکلیف کی مصروفیت رہی کہ میں بھول گئی۔ آپ ﷺ نے وہ دینار اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھے اور فرمانے لگے کہ نبی ﷺ کے بارے میں کیا گمان

---

(۹) ترمذی ،صحیح ترمذی للألبا نی ، رقم الحدیث : ۲۴۸۱، [صحیح]۔

(۱۰) احمد ،المسند؛ رقم الحدیث : ۲۵۲۴۰ ؛بیهقی ، دلا ئل النبو ة،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔اگر وہ اللہ کے پاس حاضر ہو جاتا اور یہ اس کے پاس ہوتے۔

عن أم سلمة قالت :دخل على رسول الله ﷺ وهو ساهم الوجه،قالت :فحسبت ذلك في وجع قالت :قلت يا رسول الله ﷺ مالي أراك ساهم الوجه ؟ قال من أجل الدنانير ألسبعة التي أتتنا أمس۔ فأمسينا ولم ننفقهن فكن في خمل الفراش (۱۱)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر تھا۔کہنے لگیں میں نے گمان کیا درد کی وجہ سے ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر دیکھ رہی ہوں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ان سات دیناروں کی وجہ سے جو ہمارے پاس کل آئے۔ہم نے شام کر لی اور انہیں خرچ نہیں کیا۔وہ بستر کی چادر میں ہیں۔

فقر کا بیان

عن أنسؓ إنه مشى إلى النبي ﷺ بخبزشعير وإهالة سنخة ،ولقد رهن النبي ﷺ درعاله بالمدينة عند يهودي وأخذ منه شعيرا لأهله۔ ولقد سمعته يقول: "ما أمسى عندآل محمد ﷺ صاع بُر ولا صاع حبٍ وإن عنده لتسع نسوة "۔(۱۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر گئے۔آپ ﷺ نے اپنی زرہ مبارک مدینہ کے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔اور اس سے اپنے اہل وعیال کے لیے جَو لیے تھے۔میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل محمد ﷺ کہ ہاں ایسی شام نہیں آئی کہ ان کے پاس ایک صاع گندم اور ایک صاع

(۱۱) حمد، المسند ،رقم الحديث ـــ:۲۷۰۴۹ بيهقي ، دلا ئل النبو ة، ۱/ ۳۴۶۔
(۱۲) بخا ر ی ، الجا مع الصحيح ، ر قم الحد يث :۲۰۶۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلہ ہوا ور آپ ﷺ کے گھر نو عورتیں تھی۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة طاوياً وأهله لايجدون عشاء وكان أكثر خبزهم خبز الشعير ۔(۱۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کئی راتیں مسلسل خالی پیٹ گزارتے اور آپ ﷺ کے گھر والے بھی رات کا کھانا نہ کھاتے۔ان کی روٹی اکثر جَو کی ہوتی۔

عن أنس قال : ماأكل رسول الله ﷺ على خوان ولا أكل خبزاً مرققاً حتى مات ۔(۱٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ نے چپاتی کھائی کہ آپ ﷺ فوت ہوگئے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت:لقد توفى النبي ﷺ ومافي رفي من شيء يأكله ذو كبد ،إلا شطر شعير في رف لي، فأكلت منه حتى طال على فكلته فَفَنِيَ۔ (۱٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت میرے توشہ خانے میں کچھ نہ تھا۔جسے کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو تھے۔میں ان میں سے کھاتی رہی حتی کہ جب بہت دن ہوگئے میں ان کا وزن کیا تو وہ ختم ہوگئے۔

عن أنس بن مالك قال: حج النبي ﷺ على رحل رث، وقطيفة تسوي أربعة دراهم أو لاتسوي ثم قال: أللهم حجة لارياء فيها ولا سُمعة۔(۱٦)

---

(۱۳) ترمذی ، صحيح ترمذی للألبانی ،رقم الحدیث : ۲٤۷۹، [صحيح]۔

(۱٤) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحدیث : ٦٤٥۰؛ترمذی،صحيح ترمذی للألبانی،رقم الحدیث:۲٤۸۲۔

(۱٥) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحدیث :٦٤٥۱۔

(۱٦) ابن ماجه ،صحيح ابن ماجه للألبانی،رقم الحدیث:۲۹٤۳، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک کمزور سواری پر حج کیا اور ایک ایسی چادر میں جس کی قیمت چار درہم سے زیادہ نہ تھی آپ ﷺ فرما رہے تھے "اللهم حجة لارياء فيها ولا سمعة " اے اللہ تعالیٰ! یہ (ایک) ایسا حج ہے جس میں دکھاوا ہے نہ شہرت۔

عن أنسؓ إن رسول الله ﷺ قال :اللهم أحيني مسكيناً و أمتني مسكيناً واحشرني في زمرة المساكين يوم القيامة فقالت عائشةؓ : لم يا رسول الله ﷺ قال :إنهم يدخلون الجنة قبل الأغنياء بأربعين خريفا۔ (۱۷)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی "یا اللہ مجھے مسکین زندہ رکھنا، مجھے مسکین فوت کرنا اور قیامت کے دن مسکینوں کے گروہ میں شامل کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے یہ کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا "بیشک یہ (مسکین) لوگ مال دار (جنتیوں) سے چالیس برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔

عن أبي هريرة قال:قال رسول الله ﷺ :اللهم ارزق آل محمد قوتا (۱۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ **اللهم ارزق آل محمد قوتا** اے اللہ تعالیٰ! آل محمد ﷺ کو بقدر کفایت رزق عطا فرما

عن أبي الدرداء يقول! سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إبغوني الضعفاء فإنما ترزقون و تُنصرون بضعفاء كم (۱۹)

(۱۷) ترمذی ، صحیح ترمذی للألبانی ،رقم الحدیث :۲۴۷۱؛ابن ماجه،السنن، رقم الحدیث :۴۱۲۶، [صحیح]۔

(۱۸) بخاری ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :۶۴۶۰؛ابن ماجه ، السنن ، رقم الحدیث:۴۱۳۹۔

(۱۹) ابو داؤد، صحیح ابو داؤد للألبانی ، رقم الحدیث : ۲۳۳۵؛ترمذی ، صحیح ترمذی للألبانی ، رقم الحدیث :۱۷۷۰؛نسائی ، صحیح نسائی للألبانی ،رقم الحدیث:۳۱۷۹، [صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرنا بیشک تم کمزور لوگوں کی وجہ سے رزق اور مدد دیے جاتے ہو۔

عن عبدالله ابن مغفل قال: قال رجل للنبي ﷺ يا رسول لله ﷺ والله إني لأحبك ،فقال :"أنظر ما تقول" ، قال والله إني لأ حبك ثلث مرات ،قال : "إن كنت تحبني فأعد للفقر تجفا فا، فإن الفقر أسرع إلى من يحبني من السيل إلى منتهاه "۔(۲۰)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے آپ ﷺ سے بہت محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کہہ رہے ہو دیکھ سوچ لو۔ اس نے تین بار کہا اللہ کی قسم مجھے آپ ﷺ سے محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تجھے مجھ سے محبت ہے تو فقر وفاقہ کے لیے تیار ہو جا۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقر وفاقہ سیلاب سے زیادہ تیزی سے اس کی طرف آتا ہے۔

اکل حلال

يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملو ا صالحاً ۔ (۲۱)

اے رسولوں کی جماعت۔ پاکیزہ کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

عن أنسؓ قال :مرالنبي ﷺ بتمر ة في الطريق فقال:" لولا أني أخاف أن تكون من الصد قة لأكلتها "۔(۲۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ راستے میں ایک کھجور کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں (اٹھا کر) کھالیتا۔

---

(۲۰) ترمذی ،ضعيف ترمذی للألبا نی ، رقم الحديث:۲۴۶۷،[ضعيف]۔

(۲۱) القرآن ، المؤمنو ن ،۲۳/۵۱۔

(۲۲) بخاری ، الجامع الصحيح،رقم الحديث:۲۴۳۱؛مسلم ، جامع الصحيح، رقم الحديث : ۲۴۷۸؛ابو دا ؤد ، السنن ، رقم الحديث:۱۶۵۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبي هريرة ؓ عن النبي ﷺ قال: "إني لأنقلب إلى أهلي، فأجد التمرة ساقطة علىٰ فراشي فأرفعها لآ كلها ،ثم أخشى أن تكون صدقة فألقيها (٢٣)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ایک کھجور گری پاتا ہوں۔ میں اسے کھانے کے لیے اٹھالیتا ہوں پھر اس خوف سے کہ صدقے کی نہ ہو پھینک دیتا ہوں۔

عن أبي هريرة ؓ ؛ أن النبي ﷺ كان ، إذاأتى بطعا م ،سأل عنه ،فإن قيل : هدية ،أكل منها، وإن قيل: صدقة لم يأكل منها۔ (٢٤)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی کھانے پر تشریف لے جاتے تو اس کے متعلق پوچھتے اگر کہا جاتا تحفہ تو کھا لیتے اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو اسے نہ کھاتے۔

---

(٢٣) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢٤٣٢؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢٤٧٦۔

(٢٤) مسلم ، الجا مع الصحيح،رقم الحديث:٢٤٩١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ششم

اخلاق رسول ﷺ خلق عظیم

رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی شہادتیں کلام رحمان، آپ ﷺ کے اہل خانہ، دوستوں اور دشمنوں سے ملتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

فبما رحمة من الله لنت لهم۔ (۱)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب آپ ﷺ اُن کے لیے نرم ہیں۔

إنك لعلىٰ خلق عظيم (۲)

بیشک آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

حضرت قتادہؒ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔

أنبئني عن خلق رسول الله ﷺ ۔ قالت: أ لست تقرأ القران۔ قلت بلى، قالت: فإن خلق رسول الله ﷺ كان القرآن۔(۳)

مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق بیان فرمائیں حضرت عائشہؓ نے جواب میں فرمایا۔ تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا کیوں نہیں: تو فرمانے لگیں آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے۔

عن يزيد بن بابنوس قال: قلنا لعائشةؓ يا أم المؤمنين كيف كان خلق رسول الله ﷺ قالت: كان خلق رسول الله ﷺ القران۔ ثم

(۱) آل عمران: ۱۵۹/۳

(۲) القلم: ۴/۶۸

(۳) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۷۳۹؛ ابو داود، السنن، رقم الحديث: ۱۳۴۲؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۲۳۳۳؛ بيهقي، دلائل النبوة، ۳۰۸/۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالت: تقرأ المؤمنون؟ إقرأء قد أفلح المومنون إلى العشر حتى بلغ العشر، فقالت: هكذا كان خلق رسول الله ﷺ ۔(٤)

حضرت یزید بن بابنوس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟ فرمانے لگیں ۔آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا ۔پھر فرمانے لگیں تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ پہلی دس آیات پڑھو۔رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ایسے ہی تھا۔

عن أنسؓ قال :كان النبي ﷺ أحسن الناس خلقاً، وكان لي أخ يقال له: أبو عمير ، قال :أحسبه فطيماً، وكان إذا جاء قال : " يا أبا عمير ما فعل النغير؟ " نغير كان يلعب به، فربّماحضر الصلاة وهو في بيتنا فيأمر بالبساط الّذى تحته فيكنس وينضح ثم يقوم ونقوم خلفه فيصلي بنا۔(٥)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیان کیا کہ نبی ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر اخلاق والے تھے۔میرا ایک چھوٹا بھائی تھا۔میرا خیال ہے کہ اس کا دودھ چھڑایا ہوا تھا۔جب وہ آتا تو آپ ﷺ فرماتے ۔اے ابوعمیر، نغیر کا کیا حال ہے؟ نغیر جس کے ساتھ (ابو عمیرؓ) کھیلا کرتا تھا۔اکثر نماز کے وقت جب آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما ہوتے۔ آپ ﷺ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جو آپ ﷺ کے نیچے ہوتا۔اس بستر کو جھاڑ دیا جاتا اور پانی چھڑکا جاتا ۔پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھاتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔

قال أبو عبدالله الجدلي قلت لعائشةؓ :كيف كان خلق رسول

(٤) بيهقي ، دلائل النبوة، ١/٣٠٩؛ حاكم، المستدرك ، ٢/٣٩٢ ، [صحيح]۔
(٥) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٢٠٣؛ مسلم، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٥٦٢٢؛ بيهقي ، دلائل النبوة، ١/٣١٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ﷺ في أهله؟ قالت: كان أحسن الناس خلقاً، لم يكن فاحشاً ولا متفحشاً ولا سخّاباً بالأ سواق ، ولا يجزي بالسيئة مثلها، ولكن يعفو و يصفح۔(٦)

حضرت عبداللہ جدلیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق اپنے اہل خانہ میں کیسا تھا؟ فرمانے لگیں آپ ﷺ سب سے زیادہ اخلاق والے تھے۔آپ ﷺ بیہودہ گفتگو نہ کرتے نہ پسند فرماتے اور نہ آپ ﷺ بازاروں میں شور مچانے والے تھے۔آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے تھے۔ بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر فرمانے والے تھے۔

اعداء سے کریمانہ سلوک

عن جابرؓ أخبره أنه غزا مع رسول الله ﷺ قبل نجد فلما قفل رسول الله ﷺ قفل معه فأدركتهم القائلة في وادٍ كثير العضاة ، فنزل رسول الله ﷺ وتفرّق الناس في العضاه يستظلون بالشجر، ونزل رسول الله ﷺ تحت سمرة، فعلّق بها سيفه،قال جابرؓ فنمنا نومة، ثم إذا رسول الله ﷺ يدعونا فجئنا ه، فإذاعنده أعرابي جالس، فقال رسول الله ﷺ :"إنّ هذا اخترط سيفي وأنا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتاً فقال لي من يمنعكُ مني؟ فقلت الله! فهاهو إذاجالس ثم لم يعاقبه رسول الله ﷺ ۔(٧)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے

---

(٦) ترمذی، السنن،رقم الحديث :٢٠١٦؛احمد، المسند، رقم الحديث:٢٦٥١٧؛ بيهقي ، دلائل النبوة، ٣١٥/١ ، [صحيح]۔

(٧) بخاری، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٤١٣٥ ؛ احمد، المسند ، رقم الحديث :١٤٣٨٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے گئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو وہ بھی واپس لوٹے۔ ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت آیا جہاں ببول کے بہت سارے درخت تھے۔

رسول اللہ ﷺ وہیں اتر گئے اور صحابہ کرام بھی درختوں کے سائے کی تلاش میں وادی میں پھیل گئے۔ آپ ﷺ ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی۔ حضرت جابرؓ نے بتایا کہ ابھی ہم تھوڑی سی نیند سوئے تھے کہ آپ ﷺ نے ہمیں بلا لیا۔ جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک بدوی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی جس وقت کہ میں سویا ہوا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو اس کے ہاتھ میں میری ننگی تلوار تھی۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: تمھیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ۔ اب یہ بیٹھا ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

أخبر عبدالرحمن بن مالك المدلجي وهو إبن أخي سراقة ابن مالك بن جعشم۔ أن أباه أخبره أنه سمع سراقة بن جعشم يقول :جاء نا رسل كفار قريش يجعلون في رسول الله ﷺ و أبي بكر ديّة كلّ واحد منهما من قتله أو أسره----------فركبت فرسي حتى جئتهم ووقع في نفسي حين لقيت ما لقيت من الحبس عنهم أن سيظهر أمر رسول الله ﷺ فقلت له : إن قومك قد جعلو ا فيك الدّية وأخبرتهم أخبار ما يريدالناس بهم وعرضت عليهم الزاد والمتاع، فلم يرزأني ولم يسألني إلا أن قال"أخف عنا"۔(۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن مالک مدلجیؒ (جو کہ حضرت سراقہ بن مالکؓ کا بھتیجا تھا) نے خبر دی کہ ان کے والد نے بتایا کہ اس نے حضرت سراقہ بن جعشم کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے پیغام رساں آئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ ہر ایک کے لیے انعام رکھا ہے۔ جو انہیں قتل کر دے یا قیدی بنا لائے..... حضرت سراقہؓ

(۸) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۳۹۰۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بتایا کہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ گیا۔ میں اپنے رو کے جانے کی جس صورت حال سے دو چار ہوا اس سے میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا سلسلہ عنقریب غالب آئے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ کو پکڑنے کے لیے انعام رکھا ہے اور میں نے ہر وہ بات جو وہ لوگ چاہتے تھے آپ ﷺ کو بتا دی۔ پھر میں نے اپنا زادِ راہ اور سامان آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے وہ قبول نہ کیا اور نہ ہی مجھ سے کوئی سوال کیا۔ صرف اتنا فرمایا کہ ہمارے معاملہ کو مخفی رکھنا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أن ثمانين رجلاً من أهل مكة هبطوا على النبي ﷺ وأصحابه من جبال تنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم، فأخذهم رسول الله ﷺ سلماً، فأعتقهم رسول الله ﷺ فأنزل عزوجل وهو الذي كف أيديهم عنكم وأيديكم عنهم ببطن مكة۔(۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں کے اسی (۸۰) آدمی نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر نماز فجر کے وقت جبل تنعیم سے حملہ آور ہوئے۔ تاکہ انہیں قتل کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں صحیح سالم پکڑ لیا اور پھر انہیں آزاد کر دیا۔

تکمیل اخلاق

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال: بعثت لأ تمم صالح الأخلاق(۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

---

(۹) ترمذی، صحیح ترمذی للألبانی، رقم الحديث: ۳۴۹۴؛ ابوداود، السنن، رقم الحديث: ۲۶۸۸؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ۱۴۱۳۶۔

(۱۰) حاکم، المستدرك، ۲/۶۱۳؛ بيهقي شعب الايمان، ۶/۳۱۔۲۳۰؛ مجمع الزوائد، ۸/۲۶، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن مالك بن أنس ؒ أنه قد بلغه أن رسول الله ﷺ قال :بعثت لأتمم حسن الأخلاق .....(۱۱)

حضرت امام مالکؒ نے بیان کیا ہے کہ انہیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

زندگی بھر کسی کو مارا نہیں

عن عائشة ؓ قالت ما ضرب رسول الله ﷺ شيأ قط بيده ولا إمرأة ولا خادماً إلا أن يجاهد في سبيل الله وما نيل منه شيأ قط فينتقم من صاحبه إلا ان ينتهك شيأ فينتقم لله۔(۱۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی عورت یا خادم کو نہیں مارا ،سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ نہ آپ ﷺ نے انتقام لیا جس سے آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچی ،سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمتوں کو توڑا گیا ہو۔ آپ ﷺ اللہ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔

آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا

عن عائشة ؓ قالت : ماخير رسول الله ﷺ بين أمرين إلا أخذ أيسرهما مالم يكن إثماً ،فإن كان إثماً كان أبعد الناس منه ،وما انتقم

(۱۱) مالك بن انس ،الموطا ، رقم الحديث:۱٦۷۷،مكتبة نزار مصطفى الباز مكةالمكرمه،۱٤۲٤ھ۔

(۱۲) مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٦۰٥۰؛ ابوداود ،السنن، رقم الحديث: ٤۷۸٦؛ترمذى ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :۳٤۹؛ بيهقى دلائل النبوة، ۱/۳۱۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسو ل الله ﷺ لنفسه إلا أن تنتهك حرمة الله فينتقم لله بها۔(۱۳)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کام کو اختیار کیا، سوائے اس کے کہ وہ گناہ کا کام ہو۔ اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ ﷺ اس سے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ دور ہوتے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا اگر اللہ تعالیٰ کی حد کو توڑا جاتا تو آپ ﷺ اللہ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔

کسی کے عیب سننے کو ناپسند فرمانا

عن عبدالله بن مسعود ؓ قال: قال رسول الله ﷺ : "لايبلغني أحد من أصحابي عن أحدشيأفإني أحب أن أخرج إليكم وأنا سليم الصدر"۔(۱٤)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص مجھے میرے صحابہ ؓ کے متعلق کوئی بات نہ پہنچائے اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ جب میں تمہاری طرف نکلوں میرا سینہ صاف وسلامت ہو۔

رحم النبی ﷺ

عن أنس بن مالك ؓ قال :مارأيت أحداً كان أرحم بالعيال من رسول الله ﷺ ۔ (۱۵)

---

(۱۳) بخاری،الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۳۵٦۰؛ مسلم، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث: ٦۰٤۵؛ابو داود، السنن ،رقم الحدیث :٤۷۸۵؛ بیهقی ،دلائل النبوة ، ۱/ ۳۱۰؛ احمد، المسند، رقم الحدیث :۲٤۵۳۵۔

(۱٤) ابو دائود ، السنن، رقم الحدیث : ٤۸٦۰؛ احمد ،المسند، رقم الحدیث :۳۷۵۹،[ضعیف]۔

(۱۵) مسلم ، الجامع الصحیح،رقم الحدیث ،٦۰۲٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اہل وعیال سے محبت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

عن أبي مسعود الأنصاريؓ قال: كنت أضرب غلاما لي سمعت من خلفي صوتاً : "اعلم أبا مسعود"۔ قال ابن المثنى: مرتين ۔ "الله أقدر عليك منك عليه" ،فالتفت فإذا هو رسول الله ﷺ ، فقلت :يا رسول الله ﷺ ! هو حر لوجه الله۔ (١٦)

حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے دومرتبہ آواز سنی کہ اے ابومسعودؓ! تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر تم سے زیادہ قدرت رکھنے والا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ آواز دے رہے تھے۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! وہ غلام اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔

عن مالك بن الحويرثؓ أتيت النبي ﷺ في نفرمن قومي فأقمنا عنده عشرين ليلة وكان رحيماً رفيقاً۔ (١٧)

حضرت مالک بن حویرثؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو رحم کرنے والے اور نرمی کرنے والے پایا۔

اخوت

قال(إبراهيم بن سعد) لما قدموا المدينة أخي رسول الله ﷺ بين عبدالرحمن بن عوف و سعد بن الربيع،قال لعبدالرحمن إني أكثر الأنصار مالاً فاقسم مالي نصفين ولي إمرأتان فانظر أعجبها إليك

(١٦) ابو داود، السنن، رقم الحديث: ٥١٥٩ ، [صحيح]۔

(١٧) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٢٨؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٥٣٥؛ نسائی، السنن، رقم الحديث :٦٣٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسمها لي أطلقها فإذا انقضت عدتها فتزوجها قال بارك الله في أهلك و مالك !أين سوقكم فدلوه على سوق بني قينقاع فما انقلب إلا ومعه فضل من اقط و سمن ثم تابع الغدو۔ (۱۸)

حضرت ابراہیم بن سعد بیان کرتے ہیں جب مہاجر لوگ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارا کرادیا۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہا میں انصار میں سے زیادہ دولت مند ہوں۔ آپ میرا آدھا مال لے لیں اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے جو آپ کو پسند ہو مجھے بتائیں میں طلاق دے دوں گا۔ عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں ۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مال اور اہل وعیال میں برکت ڈالے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تمہارا بازار کہاں ہے؟ چنانچہ حضرت سعدؓ نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتایا حضرت عبدالرحمٰنؓ بازار سے تجارت کر کے واپس لوٹتے۔ ان کے پاس پنیر، گھی وغیرہ ہوتا وہ اسی طرح روزانہ بازار میں جاتے اور تجارت کرتے۔

عن أنس أن رسول الله ﷺ آخىٰ بين أبي عبيدةؓ وبين أبي طلحةؓ۔ (۱۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت ابوطلحہؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔

عن عبيد بن خالد أسلمي قال آخىٰ رسول الله ﷺ بين رجلين فقتل أحد هما ومات الأخر بعده بجمعة أو نحوها فصلينا عليه۔ (۲۰)

---

(۱۸) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۳۷۸۱؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۱۳۰۰۷؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۱۹۳۳؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ۳۳۹۰۔

(۱۹) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦٤٦٢۔

(۲۰) ابو داود، السنن، رقم الحدیث: ۲۵۲٤؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۱۸۰۸٤؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ۱۹۸۷، [صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبید بن خالد اسلمی ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ایک ان میں سے شہید ہوگیا اور دوسرا ایک ہفتہ بعد فوت ہوگیا۔ہم نے نماز جنازہ پڑھی۔

عن أنسؓ أنه سمعه يقول آخىٰ رسول الله ﷺ بين قريش والأنصار۔ (٢١)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔

عن أبي جحيفةؓ عن أبيه قال : اخىٰ النبي ﷺ بين سلمانؓ وأبي الدرداءؓ۔(٢٢)

حضرت ابوجحیفہؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان ؓ اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔

عن ابن عمرؓ قال :آخىٰ رسول الله ﷺ بين أصحابهؓ۔ (٢٣)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔

مساوات

عن عائذ بن عمرو ؛أن أبا سفيان أتىٰ على سلمان و صهيب و بلال في نفر ،فقالوا :[والله]! ما أخذت سيوف الله من عنق عدو الله مأخذها۔قال۔ : فقال أبو بكر:أتقولون هذا لشيخ قريش وسيدهم؟ فأتى النبي ﷺ فأخبره، فقال: "يا أبا بكر! لعلك أغضبتهم ،لئن كنت

(٢١) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٤٦٤؛ نسائی، السنن،رقم الحديث ؛٣٣٩٠۔
(٢٢) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :١٩٦٨؛ ترمذی ،السنن ،رقم الحديث :٢٤١٣، قال ابو عيسى هذا حديث صحيح۔
(٢٣) ترمذی، السنن،رقم الحديث : ٣٧٢٠، [ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أغضبتهم لقد أغضبت ربك " فأتاهم أبو بكر فقال: يا إخوتاه! أغضبتكم ؟ قالوا لا :يغفر الله لك، يا أخي!(٢٤)

حضرت عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیانؓ ،حضرت سلمانؓ،حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ کے پاس آئے۔وہ ایک جماعت میں تھے۔انہوں نے کہا(اللہ کی قسم)اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہیں پہنچیں۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے اس بوڑھے کے بارے میں ایسا کہتے ہو۔جو ان کا سردار ہے۔پس نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر شاید کہ آپ نے ناراض کیا ان کو؟ اگر آپؓ نے غضب میں ڈالا ان کو(یعنی ناراض کیا ان کو) تو آپؓ نے اپنے رب کو ناراض کیا۔یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے میرے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا؟ انہوں نے کہا نہیں،اللہ تعالی آپؓ کو معاف فرمائے اے ہمارے بھائی۔

عن عائشة أن قريشاً أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت، فقالوا: من يكلم فيها رسول الله ﷺ ؟ فقالوا :ومن يجترىء عليه إلا أسامة، حب رسول الله ﷺ ؟فكلمه أسامة، فقال رسول الله ﷺ : "أتشفع في حد من حدود الله ؟ " ثم قام فأختطب فقال : "أيها الناس! إنما أهلك الذين قبلكم ،أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه ،وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد، وايم الله ! لو أن فاطمة بنت محمد ﷺ سرقت لقطعت يدها"۔ (٢٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومیہ قبیلہ کی اس عورت کے بارے میں جس نے چوری کی کہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟

---

(٢٤) مسلم الجامع ، الصحيح، رقم الحديث ٦٤١٢۔

(٢٥) مسلم ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث : ٤٤١٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے کہا کہ حضرت اسامہؓ کے علاوہ کوئی جرات نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ محبّ ہے رسول اللہ ﷺ کا۔ حضرت اسامہؓ نے آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے۔ خطبہ دیا، "اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے اور ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا"۔

عن سهل بن سعدؓ أن زسول الله ﷺ أتى بشراب فشرب منه۔ و عن يمينه غلام وعن يساره الأ شياخ۔فقال للغلام : "أتاذن لي أن أعطي هؤلاء؟ " فقال الغلام :والله يا رسول الله ﷺ ،لا أوثر بنصيبي منك أحداً، قال: فتله رسول الله ﷺ في يده۔(٢٦)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مشروب لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پیا۔ آپ ﷺ کی دائیں جانب ایک بچہ تھا اور بائیں جانب بوڑھے آدمی تھے، آپ ﷺ نے بچے سے کہا کیا مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دوں؟ بچے نے کہا اللہ کی قسم میں اپنے نفس پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا تو آپ ﷺ نے اس کو دے دیا۔

عن نعمان بن بشيرؓ أن أباه نحل ابنا له غلاما۔ فأتى النبي ﷺ يشهده فقال:"أكل ولدك قد نحلته ،مثل ما نحلت هذا؟ " قال :لا، قال: "فارددده" (٢٧)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اپنے بیٹے کو ایک غلام دیا۔ پس وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنانا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے ہر بیٹے کو ایک غلام دیا ہے جس طرح اس کو دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ

(٢٦) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٦٢٠۔
(٢٧) ترمذی ، السنن ، رقم الحديث:١٣٦٧، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا اس کو واپس کر لو۔

حدثني أنس بن مالكؓ أن رجالا من الأنصار استأذنوا رسول الله ﷺ فقالوا :يا رسول الله ائذن فلنترك لابن أختنا عباس فداء ه؟ فقال:"لا تدعون منها درهما"۔(۲۸)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول ﷺ سے اجازت طلب کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس بن عبدالمطلب کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

عن ابن عباسؓ قال:لما نزلت هذه الآية(فإن جاء و ك فاحكم بينهم أو أعرض عنهم وإن تعرض عنهم فلن يضروك شيئا وإن حكمت فاحكم بينهم بالقسط ۔ان الله يحب المقسطين) [المائدة:٤٢]۔قال :كان بنو النضيرإذا قتلوا من بني قريظة أدوا نصف ا لديةوإذا قتل بنو قريظة من بني النضير أدوا إليهم الدية كاملة فسوى رسول الله بينهم۔ (۲۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی(**فإن جاء وك فاحكم بينهم**.....)ابن عباسؓ نے بیان کیا جب بنونضیر بنوقریظہ کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کرتے اور جب بنوقریظہ بنونضیر کو قتل کرتے تو پوری دیت ادا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان مساوات قائم کی۔

صحابہ کرامؓ کے کام میں شریک ہونا

حدثني عبدالله بن بريدة قال:سمعت أبي بريدة يقول:جاء سلمان

(۲۸) بخاری،الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۳۰٤۸۔

(۲۹) ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث:۳۵۹۱،[حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفارسي إلى رسول الله ﷺ حين قدم المدينة بمائدة عليها رطب فوضعها بين يدي رسول الله ﷺ فقال :(يا سلمان ما هذا) فقال :صدقة عليك و على أصحابك فقال (إرفعها فإنا لا نأكل الصدقة)قال :فرفعها فجاء الغد بمثله فوضعه بين يدى رسول الله ﷺ فقال :(ما هذايا سلمان؟)فقال :هدية لك فقال رسول الله ﷺ لأصحابه :(أبسطوا)ثم نظرإلى الخاتم على ظهر رسول الله ﷺ بكذاو كذادرهما وعلى أن يغرس لهم۔نخلا فيعمل سلمان فيه حتى تطعم ۔فغرس رسول الله ﷺ النخيل إلا نخلة واحدة غرسها عمرؓ فحملت النخل الانخلة من عامها ولم تحمل النخلةفقال رسول الله ﷺ (ما شأن هذا النخلة) فقال عمر :يا رسول الله أناغرستها فنزعها رسول الله ﷺ فغرسها فحملت من عامها۔[حسن] (۳۰)

حضرت ابو بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو سلمان فارسیؓ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک دستر خوان لے کر حاضر ہوئے۔جس میں تازہ کھجوریں تھیں۔انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا سلمانؓ یہ کیا ہے ؟انہوں نے کہا یہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ پر صدقہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا (اسے اٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھاتے) حضرت ابو بریدہؓ کہتے ہیں انہوں نے وہ دستر خوان اٹھالیا اور دوسرے دن اس کی مثل ایک اور دستر خوان لے کر حاضر ہوئے اور اس کو بھی آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا آپ ﷺ نے پوچھا سلمانؓ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ آپ ﷺ کے لئے ہدیہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھاؤ۔پھر انہوں نے رسول اللہ کی کمر مبارک پر مہر نبوت دیکھی تو وہ ایمان لے آئے۔حضرت سلمانؓ یہود کے غلام تھے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہود سے اتنے

(۳۰) احمد ،المسند،۲۳۳۸۵؛ترمذی، الشمائل المحمدیہ :۲۱، [حسن]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے درہموں میں اس شرط پر خریدا کہ یہ ان کے لئے کھجوروں کے درخت لگائے اور ان درختوں پر پھل لگنے تک ان کی نگہبانی اور حفاظت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس باغ کے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے سوائے ایک درخت کے جس کو عمرؓ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ جو درخت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگائے تھے ان تمام نے اسی سال پھل دے دیا اور ایک درخت جو عمرؓ نے لگایا تھا اس نے پھل نہ دیا۔ رسول ﷺ نے فرمایا کھجور کے اس درخت کا کیا معاملہ ہے۔ عمرؓ کہنے لگے اللہ کے رسول ﷺ یہ درخت میں نے لگایا تھا رسول اللہؐ نے اس درخت کو اکھاڑ دیا اور اس کی جگہ ایک اور درخت لگا دیا تو وہ بھی اسی سال پھل آور ہو گیا۔

نرمی سے سمجھانا

عن أنس بن مالكؓ قال: مر النبي ﷺ بامرأة تبكي عند قبر، فقال: "اتقي الله واصبري"، قالت: إليك عني، فإنك لم تصب بمصيبتي، ولم تعرفه۔ فقيل لها: إنه النبي ﷺ ۔ فأتت باب النبي ﷺ فلم تجد عنده بوابين فقالت: لم أعرفك فقال: "إنما الصبر عند الصدمة الأولى"۔(۳۱)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ تو وہ بولی جاؤ جی پرے ہٹو۔ یہ مصیبت آپ پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچان نہ سکی۔ پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے۔ تو وہ آنحضور ﷺ کے دروازے پر پہنچی. وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا پھر اس نے کہا میں آپ ﷺ کو پہچان نہ سکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا صبر تو صدمہ شروع ہوتے وقت کرنا چاہیے۔

عن معاوية بن الحكم السلمي قال: بينا أنا أصلي مع رسول الله ﷺ

(۳۱) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۱۲۸۳؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۱۴۰؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۳۱۲۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله !فرماني القوم بأبصارهم ،فقلت:وأثكل أمياه ! ما شأنكم؟ تنظرون إلى فجعلوا يضربون بأيديهم على أفخاذهم ،فلما رأيتهم يصمتونني ،لكني سكت، فلما صلى رسول الله ﷺ ـ فبأبي هو وأمي ما رأيت معلما قبله ولا بعده أحسن تعليمامنه ،فوالله !ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال: " إن هذه الصلاة لا يصلح فيها شيئ من كلام الناس، إنما هو التسبيح والتكبير وقراءة القرآن"۔(۳۲)

حضرت معاویہ بن حکم اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ جب نماز میں ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے یرحمک اللہ پڑھا تو میری طرف قوم نے تیز نظروں سے دیکھا میں نے اونچی آواز سے قوم کو کہا تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تمہاری کیا حالت ہے تم میری طرف دیکھتے ہو تو وہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے لگے خاموش کرانے کر لئے ۔ میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے بعد اچھا معلم دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا کہا بلکہ آپ ﷺ نے اچھے طریقے سے فرمایا یہ نماز ہے اس میں لوگوں کے ساتھ کلام کرنا ٹھیک نہیں۔اس میں صرف تسبیح وتکبیر اور قرآن کی قرآت ہے۔

ہر ایک کی دعوت قبول کرنا

عن أنس بن مالك ؓ يقول: إن خياطادعا رسول الله ﷺ لطعام صنعه، قال أنس بن مالك ؓ فذهبت مع رسول الله ﷺ إلى ذالك الطعام، فقرب إلى رسول الله خبزا ومرقا فيه دباء وقديد، فرأيت النبي ﷺ يتتبع الدباء

(۳۲) مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:۱۱۹۹؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحديث:۹۳۱؛نسائی ، السنن ، رقم الحديث: ۱۲۱۹؛دارمی ، السنن ، رقم الحديث : ۱۵۱۰؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ۲۴۱۶۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من حوالي القصعة، قال: فلم أزل أحب الدباء من يومئذٍ۔(۳۳)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا۔ اس درزی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کر رہے تھے اسی دن سے میں بھی برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔

عن انس بن مالكؓ، قال رسول الله ﷺ لو أهدى إلى كراع لقبلت ولو دعيت عليه لأجبت (۳٤)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کا کھر تحفے میں دیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں اس (دعوت) کو قبول کروں گا۔

اصلاح ذات البین

عن سهل بن سعدؓ قال: بلغ رسول الله ﷺ إن بني عمرو بن عوف بقباء كان بينهم شيئ فخرج يصلح بينهم في أناس من أصحابه فحبس رسول الله ﷺ .....(۳۵)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ قباء کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے اس لئے آپ ﷺ کئی اصحاب کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ صلح صفائی کے ٹھہر گئے

(۳۳) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۲۰۹۲؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۵۳۲۵؛ ترمذی، السنن: رقم الحدیث:۱۸۵۰؛ ابو داود، السنن، رقم الحدیث:۳٤۲۔

(۳٤) ترمذی، السنن، رقم الحدیث:۱۳۳۸، [صحیح]۔

(۳۵) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۱۲۱۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبي هريرةؓ : أن رجلا أتى النبي ﷺ فقال: يا رسو ل الله ﷺ ، ولد لي غلا م أسود، فقا ل: "هل لك من إبل؟"،قال:نعم، قال: "ماألوانها؟" قال:حمر،قال: "هل فيها من أورق؟ "،قال: نعم، قال:" فأنى ذلك؟"، قال:لعل نزعه عرق،قال: "فلعل ابنك هذا نزعه"(٣٦)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا جی ہاں۔حضور ﷺ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیسے ہیں۔اس نے کہا سرخ رنگ کے ہیں۔حضور ﷺ نے دریافت فرمایا ہے ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟اس نے کہا جی ہاں۔حضور ﷺ نے اس پر فرمایا پھر یہ کہاں سے آ گیا؟اس نے کہا اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہوگا۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی پہلے رشتہ دار پر پڑا ہوگا۔

عن عائشةؓ أنها قالت :إختصم سعد بن أبي وقاص وعبد ابن زمعة في غلام، فقال سعد :هذا يا رسول الله إبن أخي عتبة بن أبي وقاص عهد إلي أ نه ابنه، أنظر إلى شبهه، وقال عبد بن زمعة :هذا أخي يا رسول الله ﷺ ،ولد على فراش أبي من وليدته، فنظر رسول الله ﷺ إلى شبهه فرأى شبها بينا بعتبة فقال: "هو لك يا عبد، الولد للفراش وللعاهر الحجر.....،(٣٧)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبد زمعہؓ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی

(٣٦) بخاری، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:٥٣٠٥۔

(٣٧) بخاری، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:٢٢١٨؛ مسلم، الجا مع الصحيح،رقم الحديث:٣٦١٣؛ابوداؤد، السنن ، رقم الحديث:٢٢٧٣؛نسائی، السنن ، رقم الحديث:٣٥١٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقاص کا بیٹا ہے اس نے وصیت کی تھی کہ یہ اب اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت دیکھ لیں۔ حضرت عبد بن زمعہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ تو میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی باندی سے ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے بچے کی صورت دیکھی تو صاف عتبہ سے ملتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اے عبد یہ بچہ تیرے ہی ساتھ رہے گا۔ کیونکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہیں۔

عن البراءؓ قال:.....فخرج النبي ﷺ فتبعتهم ابنة حمزة يا عم يا عم فتناولها على فأخذ بيدها وقال لفاطمة :دونك ابنة عمك احمليهافاختصم فيها على وزيد و جعفر فقال علي أنا أحق بها وهي إبنة عمي وقال جعفر إبنة عمي و خالتها تحتي وقال زيد إبنة أخي فقضى بها النبي ﷺ لخالتها وقال:"الخالة بمنزلة الأم"وقال لعلي: "أنت مني وأنا منك"وقال لجعفر "أشبهت خلقي و خلقي " و قال لزيد :" أنت أخونا و مولانا۔(۳۸)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ سے روانہ ہونے لگے اس وقت حضرت حمزہؓ کی ایک بچی چچا چچا پکارتی آئی۔ حضرت علیؓ نے اسے اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو۔ انہوں نے اسے اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ پھر حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کا جھگڑا ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس بچی کا زیادہ مستحق ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر میں ہے۔ حضرت زیدؓ نے کہا یہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خالہ کے حق میں فیصلہ کیا۔ اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں

(۳۸) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۲۶۹۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سے ہوں۔ حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور اخلاق میں مجھ سے مشابہ ہو۔ حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولا بھی۔

وفود کا استقبال

عن أبي جمرة قال: كنت أقعد مع ابن عباسؓ يجلسني على سريره فقال: أقم عندي حتى أجعل لك سهما من مالي، فأقمت معه شهرين ثم قال: "من القوم أو من الوفد؟ "قالوا: ربيعة قال: "مرحبا بالقوم أو بالوفد غير خزايا ولا ندامى " فقالوا يا رسول الله ﷺ! إنا لا نستطيع أن ناتيك إلا في الشهر الحرام، و بيننا و بينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بأمر فصل نخبر به من وراء نا و ندخل به الجنة، و سألوه عن الأشربة فأمرهم بأربع و نهاهم عن أربع.....(۳۹)

حضرت ابو جمرہؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھاتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے تم میرے پاس مستقل رہ جاؤ۔ میں اپنے مال میں سے تمہارا حصہ مقرر کر دونگا۔ تو میں دو ماہ تک ان کی خدمت میں رہ گیا۔ پھر کہنے لگے کہ عبدالقیس کا وفد جب نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون سی قوم کے لوگ ہیں یا یہ وفد کہاں کا ہے؟۔ انہوں نے کہا ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا اس قوم کو یا اس وفد کو نہ ذلیل ہونے والے نہ شرمندہ ہونے والے، وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں آسکتے ہیں، کیونکہ ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان مضر کے کافروں کا قبیلہ آباد ہے۔ پس ہم کو ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم اپنے پچھلے لوگوں کو بھی کر دیں جو یہاں

(۳۹) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۳؛ مسند احمد ۲۰۲۰۔ مسلم ۱۱۸۔ ابوداؤد ۳۶۹۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے اور اس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے برتنوں کے بارے میں بھی پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار قسم کے برتنوں سے منع فرمایا.....۔

جاء من الصحراء وفد سلامان يعلن إسلامه ويشكو احاله و كان مؤلفامن سبعة رجال فيهم حبيب بن عمرو وقد أسلمو ا وأعلنوا إسلامهم .....أقامو ا ثلاثا فى ضيافة النبي ﷺ ثم عادوا إلى ديارهم وقد أعطاهم عليه السلام جوائز كانت جائزة كل واحد خمس أواقي فضة ـواعتذرا بلال عن قلة ماأعطى وقال ليس عندنا اليوم مال فقالوا راضين قانعين ما أكثر هذا وأطيه۔ (٤٠)

رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ سلامان کا ایک وفد آیا اور اپنے اسلام کا اظہار کیا اور اپنی غربت کا حال بیان کیا۔ یہ وفد سات آدمیوں پر مشتمل تھا۔ ان میں حبیب بن عمرو بھی تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مہمانی میں تین دن گزارے۔ پھر اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو مال بھی دیا اور ہر آدمی کو پانچ اوقیہ چاندی دی۔ حضرت بلال ؓ نے مال کی قلت کی وجہ سے معذرت کی اور فرمایا آج ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ وفد نے کہا ہم اس پر راضی اور قانع ہیں۔ یہ بہت زیادہ مال ہے۔

حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنا

عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ إذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بأنيتهم فيها الماء فما يؤتى بإناء الا غمس يده فيه وربما جاء ه فى الغداة الباردة فيغمس يده فيها۔ (٤١)

---

(٤٠) محمد ابو زهره، خاتم النبيين، دار التراث، بيروت، لبنان، ٣/٣٥١۔٣٥٠۔

(٤١) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٤٢۔ بيهقى، دلائل النبوة، ١/٣٣١)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ کے خدام پانی کے برتن لے کر آتے تو آپ ﷺ ان میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور بعض دفعہ وہ خدام ٹھنڈی صبح میں برتن لے کر آتے تو آپ ﷺ اس میں اپنا دست مبارک داخل کرتے۔

عن أنس أن إمرأة كان في عقلها شيء فقالت يا رسول الله ﷺ: إن لي إليك حاجة فقال:"يا أم فلان !أنظري أى السكك شئت حتى أقضي لك حاجتك فخلا معها في بعض الطرق حتى فرغت من حاجتها۔ (٤٢)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ ﷺ سے کام ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: اے ام فلاں! جس گلی بازار میں تو چاہے (بات کر لے) میں تیرا مسئلہ حل کر دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے راستے سے الگ ہو کر بات کی یہاں تک کہ اسنے اپنی بات پوری کر لی۔

عن عبدالله بن أبي أوفى يقول كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر ويقل اللغو ويطيل الصلاة ويقصر الخطبة ولا يأنف أن يمشي مع الأرملة والمسكين فيقضي له الحاجة۔ (٤٣)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے، بے مقصد گفتگو کم کرتے تھے، نماز لمبی پڑھتے تھے اور خطبہ مختصر دیا کرتے تھے۔ بیوہ اور مساکین کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ان کے ساتھ جانے میں عار نہیں سمجھتے تھے۔

عیادت کرنا

عن عبدالله بن عمرؓ أنه قال: كنا جلوسا مع رسول الله ﷺ إذا جاءه رجل من الأنصار فسلم عليه ثم أدبر الأنصار !كيف أخي سعد

(٤٢) مسلم، ٦٠٤٤، بيهقي، دلائل النبوة، ٣٣٢/١۔

(٤٣) نسائي ١٤١٥۔بيهقي ۔ دلائل النبوة، ٣٢٩/١ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبادة؟ فقال: صالح فقال رسول الله ﷺ من يعوده منكم؟ فقام وقمنا معه ونحن بضعةعشر ما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في تلك السباخ حتى جئناه فاستأخر قومه من حوله حتى دنا رسول الله ﷺ وأصحابه الذين معه۔ (٤٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا پھر لوٹا آپ ﷺ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعدؓ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس سے کچھ زائد آدمی تھے، کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تھیں نہ موزے اور ٹوپیاں نہ کرتے اور ہم اس کنکریلی زمین میں چل رہے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور لوگ جو حضرت سعدؓ کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے ان کے پاس گئے۔

عن علي قال: كان النبي ﷺ إذا عاد مريضاً قال: أللهم أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاء ك شفاء لا يغادر سقما۔[صحيح] (٤٥)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مریض کی عیادت فرماتے تو یہ دعا فرماتے۔ اے اللہ تکلیف کو دور کردے لوگوں کے رب تو شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں ہے۔

عن أنس بن مالكؓ أن رسول الله ﷺ عاد رجلا من الأنصار فقال: يا خال قل: لا إله إلا الله۔

(٤٤) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢١٣٨۔
(٤٥) ترمذی، السنن ،رقم الحديث: ٣٥٦٥ ، [صحيح]۔
(٤٦) احمد،المسند، رقم الحديث:١٢٥٩١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری کی عیادت کے لیے گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے خالو! لا الہ الا اللہ کہو۔

عن عائشه بنت سعدؓ أن أبا ها قال تشكيت بمكة شكوا شديدا فجاء ني النبي ﷺ يعودني ثم وضع يده على جبهته ثم مسح يده على وجهي وبطني ثم قال أللهم اشف سعدا و تمم له هجرته(٤٧)

حضرت عائشہ بنت سعدؓ فرماتی ہیں کہ میرے باپ حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا اور فرمایا اے اللہ سعدؓ کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو مکمل کر۔

عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ دخل على رجل يعوده فقال ﷺ لا بأس طهور إن شاء الله۔(٤٨)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی عیادت کے لیے گئے اور فرمایا غم نہ کر اگر اللہ نے چاہا یہ پاک کرنے والی ہے۔

عن جابرؓ قال جاء ني النبي ﷺ يعودني ليس براكب بغل ولا برذون۔(٤٩)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ کسی خچر پر سوار تھے اور نہ کسی گھوڑے پر۔

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ أنه عاد مريضا ومعه أبو هريرةؓ من وعك كان به۔[صحيح](٥٠)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی جسے بخار تھا اور وہ (ابو ہریرہؓ) آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

---

(٤٧) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٥٦٥٩۔
(٤٨) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٦٦٢۔
(٤٩) بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :٥٦٦٤۔
(٥٠) ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث: ٣٤٧٠ ، [صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبدالله بن عمرؓ قال إشتكي سعد بن عبادة شكوى له فأتى رسول الله ﷺ يعوده مع عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و عبدالله بن مسعود وفلما دخل عليه وجده في غشية فقال :أقدقضى؟ قالوا : لا، يا رسول الله ﷺ فبكى رسول الله ﷺ فلما رأى القوم بكاء رسول الله ﷺ بكوا فقال: ألاتسمعون؟ إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم۔ (۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ سخت بیمار ہو گئے رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ فوت ہو گئے لوگوں نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ رو دیے۔ جب لوگوں نے روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا بلکہ عذاب اس پر ہوتا ہے اور آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا وہ رحم فرمادے۔

اثر انگیزی

عن ابن عباسؓ أن ضماد ا قدم مكة و كان من أزد شنوءة و كان يرقي من هذه الريح فسمع سفهاء من أهل مكة يقولون إن محمدا ﷺ مجنون فقال لوأني رأيت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدى قال فلقيه، فقال : يا محمد ﷺ إني ارقي من هذا الريح وإن الله يشفي على يدي من شاء فهل لك؟ فقال رسول الله ﷺ : "إن الحمد لله،

(۵۱) بخاری الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۱۳۰٤؛مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۱۳۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمده و نستعينه من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد"قال: فقال : لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلما تك هولاء ولقد بلغن ناعوس البحر قال :فقال هات يدك أبا يعك علي الاسلام قال فبايعه فقال رسول الله ﷺ وعلي قومك"وقال :وعلي قومي قال فبعث رسول الله سرية فمروا بقومه فقال صاحب السرية للجيش هل أصبتم من هو لاء شيأ؟ فقال رجل من القوم أصبت منهم مطهرة فقال ردها فإن هولاء قوم ضماد۔(۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد مکہ مکرمہ آیا وہ ازدقبیلہ سے تھا۔ وہ جھاڑ پھونک کیا کرتا تھا اس نے مکہ کے بے وقوف لوگوں کو کہتے ہوئے سنا محمد ﷺ دیوانہ ہے۔ اس نے کہا اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں شاید اللہ تعالی اسے میرے ہاتھ سے شفاء عطا فرما دے۔ وہ آپ ﷺ سے ملا اس نے کہا اے محمد ﷺ میں اس (دیوانگی کی) ہوا سے دم کرتا ہوں اللہ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفا دے دیتا ہے کیا آپ کا ارادہ ہے؟ رسول اللہ نے ﷺ فرمایا" بے شک تعریف اللہ کی ذات کے لائق ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کو کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اس کے بعد ضماد نے کہا میں نے کاہنوں، جادوگروں، اور شاعروں کے کلام سنے لیکن آپ ﷺ کے کلمات جیسے آج تک نہیں سنے یہ کلمات دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا اپنا ہاتھ لائیں میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک لشکر

(۵۲) مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۲۰۰۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا جب وہ حضرت ضماد کی قوم کے پاس سے گزرا تو سالار لشکر نے پوچھا تم نے یہاں سے کوئی چیز تو نہیں لی آ یک آدمی نے کہا میں نے ایک لوٹا لیا ہے سالار لشکر نے کہا واپس کر دو یہ لوگ حضرت ضمادؓ کی قوم سے ہیں۔

عن أبي هريرةؓ قال رسول الله ﷺ يا معشر الأنصار قالوا :لبيك يا رسول الله ﷺ قال":قلتم أما الرجل فأدركته رغبة فى قريته؟ قالوا قد كان ذاك قال كلاإني عبدا لله و رسوله هاجرت إلى الله وإليكم والمحيا محياكم والممات مماتكم فاقبلوا إليه يبكون ويقولون والله ما قلنا الذى قلنا إلاالظن با لله وبرسوله ﷺ ----------(٥٣)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اے گروہ انصار انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ۔آپ نے فرمایا تم نے کہا کہ اس آدمی (محمد ﷺ) کو اپنی بستی کی رغبت نے لے لیا۔لوگوں نے کہا ایسے ہی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔لوگ روتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم نے جو کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ گمان کیا۔۔۔۔

قیام تعظیمی سے منع فرمایا

عن أنسؓ قال: لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله ﷺ [قال] وكانو إذا رأوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك۔(٥٤)

---

(٥٣) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٤٦٢٢۔

(٥٤) ترمذى،السنن، رقم الحديث: ٢٧٥٤؛ بخارى، الادب المفرد رقم الحديث٩٤٦ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر صحابہ کو کوئی پیارا نہ تھا۔ جب صحابہ آپ ﷺ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال کے لیے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے۔

عن أبي أمامةؓ قال: خرج علينا رسول الله ﷺ متوكئا على عصا فقمنا إليه فقال: لا تقوموا كما تقوم الأعاجم يعظم بعضها بعضا۔(٥٥)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ لاٹھی کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم عجمیوں کی طرح نہ کھڑے ہوا کرو جس طرح وہ ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔

اتلاف حقوق

عن عائشةؓ أن هندا بنت عتبة قالت: يا رسول الله ﷺ إن أبا سفيان رجل شحيح و ليس يعطيني ما يكفيني وولدي إلا ما أخذت منه و هو لا يعلم فقال خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف۔(٥٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے ہمیں اتنا نہیں دیتا کہ مجھے اور میرے بیٹے کو کفایت کرے میں (اس کے) مال میں سے لے لیتی ہوں اور وہ نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھے طریقے سے لے لیا کر۔ جو تجھے اور تیرے بیٹے کو کفایت کرے۔

---

(٥٥) ابوداؤد، السنن، رقم الحديث ٥٢٣٠؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث ٣٨٣٦، [ضعيف]۔

(٥٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٦٤؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٤٤٧٧؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ٥٤٢٢؛ دارمی، السنن، رقم الحديث: ٢٢٦٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبدالله بن عمرو بن العاصؓ قال: لي رسول الله ﷺ "يا عبدالله ألم أخبر أنك تصوم النهار وتقوم الليل؟ "فقلت بلى يا رسول الله ﷺ قال "فلا تفعل، صم و أفطر و قم و نم فإن لجسدك عليك حقا وأن لعينك عليك حقا وأن لزوجك عليك حقا وإن لزورك عليك حقا وإن حسبك أن تصوم من كل شهر ثلاثة أيام فإن لك بكل حسنة عشر أمثالها فإذاً ذلك صيام الدهر كله"(٥٧)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تو دن کا روزہ اور رات کا قیام کیسے کرے؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھ اور چھوڑ قیام کر اور آرام کر تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے تیرے تیرے ملنے والوں کا تجھ پر حق ہے تیرے لیے کافی ہے کہ تو ہر ماہ تین روزے رکھ تیرے لیے ہر نیکی کا دس گنا اجر ہے تب یہ سب ہمیشہ کے روزے ہیں۔

عن أنس بن مالكؓ يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي ﷺ يسألون عن عبادة النبي ﷺ فلما أخبروا كأنهم تقالوا ها فقالوا وأين نحن من النبي ﷺ ؟ قد غفرالله له ماتقدم من ذنبه وماتأخر فقال أحدهم: أما أنا فأنا أصلي الليل أبداً وقال آخر أنا أصوم الدهر ولاأ فطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبداً فجاء إليهم رسول الله فقال: أنتم الذين قلتم كذاو كذا؟ أما والله إني لأ خشا كم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء۔(٥٨)

(٥٧) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :١٩٧٥؛ مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٧٣٠؛ نسائی، السنن، رقم الحديث:٢٣٩٣۔

(٥٨) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٠٦٣؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٣٤٠٣؛ نسائی، السنن، رقم الحديث:٣٢١٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کا عمل بتایا گیا تو گویا کہ انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت ﷺ سے کیا مقابلہ؟ آپ ﷺ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا، اور کبھی ناغہ نہ کروں گا تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کہ کیا تم نے یہی باتیں کی ہیں؟ "سن لو! اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں"

حیوانات پر شفقت

عن جابرؓ أن النبي ﷺ مر عليه حمار قد وسم وجهه فقال لعن الله الذى وسمه۔۔۔۔(۵۹)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت جس نے داغ دیا۔

عن عباد بن تميم أن أبا بشير الأنصاري أخبره أنه كان مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره قال فأرسل رسول الله ﷺ رسولا قال عبدالله بن أبي بكر حسبت أن قال لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة إلا قطعت.(٦٠)

حضرت ابو بشیر انصاریؓ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ

(۵۹) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۵۵۵۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے کسی پیغام پہنچانے والے کو بھیجا عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں سمجھتا ہوں حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار نہ رہے۔ اس کو کاٹ دیا جائے۔

عن سهل ابن الحنظلة قال: مر رسول الله ﷺ ببعير قد لحق ظهره ببطنه قال "اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها صالحة وكلوها صالحة۔(٦١)

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو ان پر اچھے طریقے سے سواری کرو اور اچھے طریقے سے کھاؤ۔

عن عبدالله قال: كنا مع رسول الله ﷺ في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فأخذنا فرخيها وجاءت الحمرة جعلت تفرش فجاء النبي ﷺ فقال من فجع هذه بولدها ردو ولدها اليها وراي قرية نمل قد حرقناها فقال: من حرق هذه؟ قلنا نحن قال: إنه لا ينبغي أن يعذب بالنار إلا رب النار۔(٦٢)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے ہم نے ایک پرندہ دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے دونوں بچے پکڑ لیے پرندہ آیا اور پھڑ پھڑانے لگا نبی ﷺ آئے اور پوچھا اسے اپنے بچے کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی اس کا بچہ واپس کر دو اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی بستی دیکھی جسے ہم نے جلا دیا آپ ﷺ نے پوچھا یہ کس نے جلایا ہم نے عرض کیا ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے لائق نہیں آگ کا عذاب دے سوائے آگ کے رب کے۔

(٦١) ابو دائود، السنن، رقم الحديث: ٢٥٤٨ ، [صحيح]۔

(٦٢) ابو دائود، السنن ،رقم الحديث: ٢٦٧٥، بخاری ،الادب المفرد، رقم الحديث: ٣٨٢ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے ساتھ شفقت

عن أبي هريرةؓ قال : قبّل رسول الله ﷺ الحسن ابن علي وعنده أقرع بن حابس التميمي جالسا فقال الاقرع إن لي عشرة من الولد ما قبّلت منهم أحداً فنظر إليه رسول الله ﷺ ثم قال من لا يرحم لا يرحم۔(٦٣)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

عن أنس ابن مالكؓ أنه مرّ على صبيان فسلم عليهم وقال كان النبي ﷺ يفعله۔(٦٤)

حضرت انس بن مالکؓ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا پھر فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

عن أسامة بن زيدؓ كان رسول الله ﷺ يأخذني فيقعدني على فخذه و يقعد الحسن ابن عليؓ على فخذه الاخر ثم ضمّهما ثم يقول اللهم ارحمهما فاني ارحمهما۔(٦٥)

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی ایک ران پر بٹھایا

(٦٣) بخاری ،الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:٥٩٩٧؛ مسلم ،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:٦٠٢٨۔

(٦٤) بخاری ، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦٢٤٧؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٦٦٥؛بیهقی، دلائل النبوة،١/٣٣٠۔

(٦٥) بخاری ،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:٦٠٠٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت حسنؓ کو دوسری ران پر پھر ہم دونوں کو گلے لگا لیا۔ اور دعا کرنے لگے اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما میں بھی ان پر شفقت کرتا ہوں۔

عن أم خالد بنت خالد ابن سعيد قالت: أتيت رسول الله ﷺ مع أبي و على قميص أصفرو فقال رسول الله ﷺ سنه سنه، قال عبدالله و هي بلحبشيّة حسنة قالت ذهبت العب بخاتم نبوة ، فزجرني أبي قال رسول الله ﷺ دعها ،ثم قال رسول الله ﷺ أبلي و أخلقي ثم أبلي وأ خلقي ثم أبلي وأخلقي ۔(٦٦)

حضرت ام خالدؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور مجھ پر زرد رنگ کا قمیض تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا اچھا عبداللہ نے بتایا کہ حبشی زبان میں سنہ خوبصورت کو کہتے ہیں۔ کہنے لگیں میں آپ ﷺ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑیں پھر آپ ﷺ نے دعا دی (قمیض) پرانا کرے اور تادیر پہنے، پرانا کرے اور تادیر پہنے، پرانا کرے اور تادیر پہنے۔

عن أنسؓ قال: أتي رسول الله ﷺ على غلمان يلعبون، فسلم عليهم(٦٧)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے اور وہ کھیل رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

عن أبي رافع بن عمرو الغفاري قال :كنت غلاماً ارمي نخل الأنصار فأتي بي النبي ﷺ فقال "يا غلام ! لم ترمي النخل؟ " قال : آكل،قال : "فلا [ترم] النخل و كل ما يسقط في أسفلها ،ثم مسح

(٦٦) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٥٩٩٣۔

(٦٧) ابو دائود، السنن، رقم الحدیث:٥٢٠٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأسه فقال :"أللهم! أشبع بطنه"۔ (٦٨)

حضرت ابورافع بن عمر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں چھوٹا سا بچہ تھا، انصار کی کھجوروں کو پتھر مار رہا تھا۔ مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کھجور پر پتھر کیوں مار رہے ہو۔ میں نے کہا کھانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھجور پر پتھر نہ مارو جو (خود بخود) گر پڑیں اٹھا کر کھالو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اے اللہ اس کے پیٹ کو بھر دے۔

خیر خواہی

عن أبي موسىٰؓ قال:قال رسول الله ﷺ :"مثلي و مثل ما بعثني الله كمثل رجل أتى قوماً فقال: رأيت الجيش بعيني، و إني أنا النذير العريان، فالنجاء النجاء---------- (٦٩)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور اس (دین) کی مثال جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں ایک آدمی کی مثال کی مانند ہے جو قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں (تمھیں) کھلے طور پر ڈرا رہا ہوں بچ جاؤ، بچ جاؤ۔

عن أبي هريرةؓ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول:إنما مثلي و مثل الناس : كمثل رجل استوقد نارا فلما أضاء ت ماحوله جعل الفراش وهذه الدواب التي تقع في الناريقعن فيها ،فجعل الرجل يزعهن ويغلبنه ،فيقتحمن فيها ،فأنا آخذبحجز كم عن النار وأنتم تقحمون فيها"۔(٧٠)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،

---

(٦٨) ابوداؤد، السنن، رقم الحديث :٢٦٢٢، [ضعيف]۔

(٦٩) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٤٨٢؛ مسلم ،الجا مع الصحيح، رقم الحديث :٥٩٥٤؛بيهقي، دلائل النبوة،١/٣٦٩۔

(٧٠) بخاری،ا لجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٤٨٣؛مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث ؛٥٩٥٥؛بيهقي دلائل االنبوة ، ١/٣٦٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سوائے اس کے نہیں میری مثال اس آدمی کی مثال کی مانند ہے جس نے آگ جلائی جب اردگرد روشنی ہوگئی تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے آگ میں گرنے لگے آدمی ان کو روکنے لگا اور وہ ہجوم کی طرح غلبہ کر کے اس میں گرنے لگے۔ میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچانا چاہتا ہوں اور تم اس میں دوڑے جا رہے ہو۔

عن عروة أن عائشةؓ حدثته: أنها قالت للنبي ﷺ : هل أتا عليكم يوم كان أشد من يوم أحد؟ قال : "لقد لقيت من قومك ما لقيت ،و كان أشد ما لقيت منهم يوم الحقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد يا ليل بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت، فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب،فرفعت رأسي، فإذا أنا بسحابة قد أظلتني، فنظرت فإذا فيها جبريل، فناداني فقال :إن الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك ،و قد بعث الله إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم ،فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال :يا محمد ﷺ ،فقال: ذلك فيما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين "، وقال النبي ﷺ :"بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبدالله وحده لا يشرك به شيئاً۔ (۷۱)

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر احد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے میں نے کتنی صعوبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ جب میں نے ابن عبد یالیل بن عبدکلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا لیکن اس نے میری دعوت کو رد کر دیا میں وہاں سے انتہائی

(۷۱) بخاری، الجامع الصحیح :رقم الحدیث :۳۲۳۱؛مسلم ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٤٦٥٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب مجھے کچھ ہوش آیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت جبرائیلؑ اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے بارے میں آپ ﷺ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے۔ اور جو انہوں نے رد کیا ہے وہ بھی سن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ ﷺ ان کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی پس مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد ﷺ پھر کہا آپ جو چاہیں اس کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ ﷺ چاہیں تو دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائے گی۔

عفو

عن جابر بن عبداللہؓ أخبره :أنه غزا مع رسول الله ﷺ قبل نجد فلما قفل رسول الله ﷺ قفل معه ،فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاة، فنزل رسول الله ﷺ وتفرق الناس في العضاة يستظلون بالشجر ،ونزل رسول لله ﷺ تحت سمرة فعلق بها سيفه ،قال جابر رضی اللہ عنہ:فنمنا نومة، فإذا رسول الله ﷺ يدعون فجئناه ،فإذا عنده أعرابي جالس فقال رسول لله ﷺ : "إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم ،فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال لي: من يمنعك مني؟ قلت له: الله، فهاهو ذا جالس " ۔ ثم لم يعاقبه رسول الله ﷺ ۔(۷۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اطراف نجد میں ایک غزوہ کے لیے گئے جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی واپس ہوئے قیلولہ کا

(۷۲) بخاری ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۴۱۳۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ایک وادی میں آیا جہاں ببول کے درخت بہت تھے آپ وہیں اتر گئے اور صحابہؓ درختوں کے سایہ کے لیے پوری وادی میں پھیل گئے۔آپ ﷺ نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی۔حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ہم ابھی تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا جب ہم خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ کے پاس ایک بدوی بیٹھا ہوا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے میری تلوار اٹھالی جب کہ میں سویا ہوا تھا جب میں بیدار ہوا تو وہ اپنے ہاتھ میں تانے ہوئے کھڑا تھا اور مجھے کہنے لگا کہ آپ ﷺ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ! یہ وہی بیٹھا ہوا ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے کوئی انتقام نہ لیا۔

عن أنسؓ :أن ثمانين هبطوا على رسول الله ﷺ وأصحابه من جبل التنعيم عند صلاة الصبح وهم يريدون أن يقتلوه فأخذوا أخذا فأعتقهم رسول الله ﷺ فأنزل الله :(وهو الذي كف أيديهم عنكم وأيديكم عنهم)(٧٣)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسی (۸۰) آدمی جبل تنعیم کے مقام پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ پر قتل کے ارادے سے حملہ آور ہوئے۔صحابہؓ نے انہیں پکڑ لیا آپ ﷺ نے انہیں معاف کر دیا۔

عن أبي إسحاقؓ قال: سمعت أبا عبدالله الجدلي يقول :سألت عائشةؓ عن خلق رسول الله ﷺ فقالت :لم يكن فاحشاً ولا متفحشاً ولا صخاباً في الأسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح۔(٧٤)

---

(٧٣) ترمذی ،السنن، رقم الحديث :٣٢٦٤۔؛ابو داود ،السنن ،رقم الحديث :٢٦٨٨ ، [صحيح]۔

(٧٤) ترمذی ،السنن، رقم الحديث :٢٠١٦؛ احمد، المسند، رقم الحديث :٢٦٥١٧۔؛ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٣٤٨۔؛بيهقی ،دلائل النبوه ،١/٣١٥ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ طبعاً بدگو تھے نہ تکلفاً ۔آپ ﷺ بازاروں میں شور کرتے تھے نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے بلکہ عفو و درگزر فرماتے تھے۔

ایفائے عہد

عن حسن بن علي بن أبي رافع أن أبى رافع أخبره قال :بعثني قريش إلى رسول الله ﷺ فلما رأيت رسول الله ﷺ ألقي في قلبي الإسلام فقلت :يا رسول الله ﷺ !إني والله! لا أرجع إليهم أبداً، فقال رسول الله ﷺ : "إني لا أخيس بالعهد ولاأحبس البرد ولكن ارجع فإن كان في نفسك الذي في نفسك الآن فارجع" ۔ قال :فذهبت---------- (۷۵)

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ مجھے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میرے دل میں اسلام کے بارے میں القاء ہوا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں واپس نہیں جاؤں گا آپ ﷺ نے فرمایا میں عہد کو نہیں توڑوں گا اور قاصدوں کو نہیں روکوں گا لیکن تو واپس چلا جا اگر تیرے دل میں اسلام کی محبت ہے تو پھر لوٹ جا۔ میں واپس چلا گیا۔

حدثنا حذيفة بن اليمانؓ قال: ما منعني أن أشهد بدرا إلا أني خرجت أناوأبي حسيل ،قال: فأخذنا كفار قريش، قالوا: إنكم تريدون محمداً؟ فقلنا :ما نريده ،مانريد إلا المدينة، فأخذو منا أحد الله و ميثاقه لننصرفن إلى المدينة ولا نقاتلوا معه، فأتينا رسول الله ﷺ فأخبرناه الخبر ،فقال : "انصرف، نفي لهم

(۷۵) ابو دود، السنن، رقم الحديث:۲۷۵۸ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعهدهم،---------- (٧٦)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ مجھے غزوہ بدر میں حاضر ہونے سے اس بات نے روک دیا کہ میں اور میرے باپ حسیل نکلے تو ہمیں قریش نے پکڑ لیا انہوں نے کہا کیا تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ مدینہ جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر نہیں لڑیں گے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم چلے جاؤ ہم ان کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کریں گے۔

عن المسور بن مخرمة قال خرج رسول الله ﷺ زمن حديبية-------- فقال سهيل وعلى انه لا يا تيك منا رجل وإن كان على دينك إلا رددته إلينا فلما فرغ من قضية الكتب--------فجاء ه أبو بصير رجل من قريش يعني فأرسلوا في طلبه فرفعه إلى الرجلين فخرج به--(٧٧)

حضرت اسود بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ والے سال گھر سے نکلے ..... سہیل نے کہا آپ کے پاس ہماری قوم کا آدمی مسلمان ہو کر آئے تو اسے واپس کریں گے۔ جب آپ ﷺ معاہدہ لکھنے سے فارغ ہوئے---- حضرت ابوبصیرؓ مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے۔ قریش نے اسے واپس لانے کے لیے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجے۔ آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔

ایثار

عن سهلؓ أن امرأة جاء ت النبي ﷺ ببردة منسوجة فيها حا شيتها ،أتدرون ما لبردة ؟ قالوا: الشملة ، قال :نعم ، قالت :نسجتها بيدي فجئت لأ كسو كها ،فأ خذها النبي ﷺ محتاجاً إليها فخرجا

(٧٦) مسلم،الجا مع الصحيح،رقم الحديث: ٤٦٣٩۔

(٧٧) ابوداود، السنن، رقم الحديث :٢٧٦٥ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلينا و إنها إزاره، فحسنها فلان فقال : اكسنيها ما أحسنها ، قال القوم :ماأحسنت، لبسها النبي ﷺ محتاجاً إليها ثم سألته و علمت أنه لا يرد،قال: إني والله ما سألته لأ لبسها، إنما سألته لتكون كفني۔ (۷۸)

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بنی ہوئی حاشیہ دار چادر تحفہ لائی۔حضرت سہلؓ نے پوچھا تم جانتے ہو کہ یہ چادر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ،شملہ ہے۔حضرت سہلؓ نے کہا ہاں اس عورت نے کہا یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔اور آپ ﷺ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔آپ ﷺ کو اس کی ضرورت تھی۔پھر اسے تہبند کے طور باندھ کر باہر تشریف لائے ۔ایک صحابیؓ نے کہا یہ اچھی چادر ہے مجھے دے دیجیے۔لوگوں نے کہا تم نے مانگ کر اچھا نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کسی سوالی کو رد نہیں کرتے۔اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے اسے اپنے پہننے کے لیے نہیں مانگا بلکہ میں اسے اپنا کفن بناؤں گا۔

عن ربيعة الأسلمي قال : كنت أخدم رسول ﷺ ---وليس عندي ماأولم قال :يا بريدة أجمعوا له شاة قال :فجمعوإلى كبشاً عظيما سمينافقال: لي رسول الله ﷺ إذهب إلى عائشةؓ فقل لها فلتبعث باالمكتل الذي فيه الطعام ۔ قال :فأتيتها فقلت لها :ما أمرني به رسول الله ﷺ فقالت :هذاالمكتل فيه تسع أصع شعير لا والله أصبح لنا طعام غيره خذه فأ خذته فأ تيت به النبي ﷺ وأ خبر ته ماقالت عائشةؓ فقال: إذهب بهذا إليهم ۔(۷۹)

حضرت ربیعہؓ اسلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔میں نے آپ ﷺ سے کہا میرے پاس ولیمے کے لیے کوئی چیز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ!اس کے لیے بکری لاؤ۔تو لوگوں نے میرے لیے موٹے تازے مینڈھے کا بندوبست

(۷۸) بخاری ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۱۲۷۷۔

(۷۹) احمد ،المسند ، رقم الحديث :۱۶۶۹۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہؓ کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ طعام والا برتن کھانے سمیت بھیج دے۔ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے فرمایا یہ برتن ہے جس میں نو صاع جو ہیں۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ آپ اسے لے جائیں میں آپ ﷺ کے پاس لایا اور حضرت عائشہؓ کی بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے لوگوں کے پاس لے جاؤ۔

عن أبي بصرة الغفاري قال: أتيت النبي ﷺ لما ها جرت و ذلك قبل أن أسلم فحلب لي شويهة كان يحلبها لأهله فشر بتها فلما أصبحت أسلمت و قال :عيال النبي ﷺ نبيت الليلة كما بتنا البارحة جياعا ۔(۸۰)

حضرت ابو بصرہ غفاریؓ سے روایت ہے کہ جب میں نے ہجرت کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ مسلمان ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ نے میرے لیے اس بکری کا دودھ نکالا جس کا اپنے گھر والوں کے لیے نکالتے تھے۔ میں نے اسے پیا۔ جب میں نے صبح کی تو میں مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے فرمایا آج رات ہم نے اسی طرح بھوک کی حالت میں بسر کی ہے جس طرح پچھلی رات۔

چشم پوشی

عن أنس بن مالكؓ قال :كنت عند النبي ﷺ فجاء ه رجل قال :يا رسول الله ﷺ إني أصبت حداً فأقمه علي ، قال :ولم يسأ له عنه ،قال :و حضرت الصلاة فصلى مع النبي ﷺ ،فلما قضا النبي ﷺ الصلاة قام إليه الرجل ، فقال :يا رسول الله ﷺ ،إني أصبت حداً فأقم في كتاب الله قال: "أليس قد صليت معنا ؟ "قال :نعم ،قال: "فإن الله قد غفرلك ذنبك أو قال حدك"۔(۸۱)

(۸۰) احمد ،المسند، رقم الحديث :۲۷۷٦۸۔
(۸۱) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦۸۲۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔اے اللہ کے رسول میں حد کو پہنچا ہوں مجھ پر حد قائم کیجیے۔آپ ﷺ نے اس سے کوئی سوال نہ کیا اور نماز کا وقت آیا تو اس آدمی نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب سے حد قائم کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟اس نے عرض کیا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف فرما دیا ہے۔

عن أبي هريرةؓ قال :أتى رسول الله ﷺ رجل من الناس و هو في المسجد فنا داه يا رسول الله إني زنيت يريدنفسه فأعرض عنه النبي فتنحي لشق و جهه الذي أعرض قبله فقال يا رسول الله إني زنيت ،فأعرض عنه فجاء لشق وجه النبي ﷺ الذي أعرض عنه ------- (۸۲)

حضرت ابوھریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔اس نے بلند آواز سے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے۔آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔وہ آدمی دوسری طرف سے آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے۔آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

عن عبدالله بن بريدة عن أبيهؓ أن مرأة يعني من غامد أتت النبي ﷺ فقالت إني قد فجرت : قال ار جعي فرجعت ، فلما أن كان الغداتته فقالت لعلك أن ترددني كما رددت ما عزبن مالك فو الله إني لحبلى، فقال لها إرجعي فرجعت فلما كان الغد اتته ، فقال لها: " إرجعي حتى تلدي "فر جعت فلما ولدت أتته بالصبي فقالت هذا قد ولدته فقال

(۸۲) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث :٦٨٢٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إرجعي فارضعيه حتى تفطميه فجاء ت به ـ وقد فطمته و في يده شيئ يأكله فأمره بالصبيي فدفع إلى رجل من المسلمين ـ(۸۳)

حضرت عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ غامد قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی وہ کہنے لگی میں نے گناہ کرلیا ہے آپ نے فرمایا واپس چلی جاوہ واپس چلی گئی جب دوسرا دن آیا وہ پھر آ گئی اس نے کہا۔'' آپ مجھے ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں اللہ کی قسم میں حاملہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا واپس چلی جا میں واپس چلی گئی جب تیسرا دن آیا تو وہ پھر آ گئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو واپس چلی جا حتیٰ کہ تو جنم دے پس وہ واپس چلی گئی۔۔۔۔

خوش طبعی

عن أنس بن مالكؓ يقول: إن كان النبي ﷺ ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير :" يا أبا عمير مافعل النغير ؟"۔ (۸٤)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں گھل مل جاتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے۔اے ابوعمیر! تمھاری چڑیا کو کیا ہوا ہے؟)

عن أنسؓ قال: لي النبي ﷺ " يا ذاالأذنين " (۸۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ اے دو کانوں والے۔

---

(۸۳) ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث :٤٤٤٢ ، [صحيح]۔

(۸٤) بخاری ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦١٢٩؛ مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٥٦٢٢؛ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث :٤٩٦٩؛ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث ٣٧٢٠؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث :١٩٨٩؛بيهقی، دلائل النبوة ، ٣١٣/١؛ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :٢٣٧۔

(۸۵) ابو دا ؤد ،السنن ،رقم الحديث:٥٠٠٢؛ صحيح تر مذی ،السنن،رقم الحديث: ٢٠٧٦ ، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنسؓ أن رجلاً إستحمل رسول الله ﷺ قال: إني حاملك على ولد ناقة فقال: يا رسول الله ﷺ ما أصنع بولد الناقة ؟ فقال رسول الله ﷺ :وهل تلد الإبل إلا النوق ؟(٨٦)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر سوار کر لیا۔آپ ﷺ نے اس سے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔اس نے کہا کہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

عن أنس بن مالكؓ قال :أتى النبي ﷺ على بعض نسائه و معهن أم سليم ـ فقال ويحك يا انجشة رويدك سوقا بالقوارير ـ(٨٧)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی عورتوں کے پاس آئے جو اونٹوں پر سوار ہو کر جا رہی تھیں۔ان کے ساتھ حضرت ام سلیمؓ بھی تھی۔حضور ﷺ نے فرمایا افسوس اے انجشہ !شیشوں کو آہستگی کے ساتھ لے کر چل۔

عن الحسن قال :أتت عجوز إلى النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ﷺ أدع الله أن يد خلني الجنة ، فقال : " يا أم فلان ! إن الجنة لا تد خلها عجو ز " ـ قال : فولت تبكي فقال : " أخبروها أنها لا تد خلها و هي عجوز، إن الله تعالى يقول : (إنا أنشأناهن إنشا ءً ـ فجعلنا هن أبكا راً ـ عرباً أترا باً)ـ(٨٨)

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائی اور کہنے لگی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں

---

(٨٦) صحيح ترمذى ، ٢٠٧٧،تر مذى، السنن ، رقم الحديث ١٩٩١؛ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث ٤٩٩٨؛بخارى ، ادب المفرد ، رقم الحديث ٢٦٨ ـ

(٨٧) بخارى ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦١٤٩؛ مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٦٠٣٨؛ بخارى ،ادب المفرد ، رقم ٢٦٤

(٨٨) ترمذى ، الشمائل محمديه ، رقم الحديث :٢٤١ ـ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل کرے۔آپ ﷺ نے فرمایا اے ام فلاں! جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی۔یہ سن کر وہ رونے لگی اور واپس چل پڑی۔آپ ﷺ نے فرمایا اس کو خبر دو کہ کوئی عورت بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کو کنواریاں بنادیا۔

آنے والے کے لیے کپڑا بچھانا

أن أبا الطفيل أخبره قال رأيت النبي ﷺ يقسم لحماً بالجعرانة قال أبو الطفيل أنا يومئذ غلام أحمل عظم الجزور، إذا أقلبت امرأة حتى دنت إلى النبي ﷺ ،فبسط لها رداءه فجلست عليه ۔ فقلت من هي؟فقالوا هذه أمه التي أرضعته۔(۸۹)

حضرت ابوطفیلؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (مقام) جعرانہ میں گوشت تقسیم فرمارہے تھے ان دنوں میں چھوٹا بچہ تھا اونٹ کی ہڈی پکڑے ہوئے تھا اچانک ایک عورت آگے آئی حتی کہ نبی ﷺ کے قریب ہوگئی آپ ﷺ نے اس کے لیے چادر بچھائی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔میں نے پوچھا یہ کون ہے؟لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں ہے۔

أن عمر بن السائب حدثه أنه بلغه أن رسول الله ﷺ كان جالساً يوماً فأقبل أبوه من الرضاعة ، فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه ثم أقبلت امه فوضع لها شق ثوبه من جانبه الاخر فجلست عليه ، ثم أقبل أخوه من الرضاعة ، فقام له رسول الله ﷺ فأجلسه بين يديه۔ (۹۰)

حضرت عمر بن سائبؒ نے بیان کیا کہ انہیں یہ حدیث پہنچی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی باپ آئے آپ ﷺ نے اپنا کپڑا بچھایا وہ اس پر

---

(۸۹) ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث : ٥١٤٤، [ضعيف]۔

(۹۰) ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث : ٥١٤٥ ، [ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھ گئے ۔ پھر آپ ﷺ کی رضاعی والدہ آئی آپ ﷺ نے کپڑا بچھایا وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کا رضاعی بھائی آیا آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھالیا۔

عن وائل بن حجر فلما قدمت على رسول الله ﷺ سلمت عليه فرد علي ، و بسط لي رداءه واجلسني عليه ---------- (۹۱)

وائل بن حجرؓ نے بیان کیا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ میرے لیے اپنی چادر بچھادی اور مجھے اس پر بٹھادیا۔

اخلاق نبوی ﷺ ازواج مطہرات کی زبانی

عن عائشةؓ أم المؤمنين إنها قالت -----فقال: زملوني ، زملوني فزملوه ، حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة، وأخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت له خديجة كلا والله مايحزنك الله ابداً إنك لتصل الرحم ، و تحمل الكل و تكسب المعدوم و تقرى الضيف و تعين على نوائب الحق ۔ (۹۲)

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا: آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا مجھے کپڑا اوڑھا دو تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کپڑا اوڑھ دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا واقعہ سنایا فرمانے لگے کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے پھر حضرت خدیجہؓ نے کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں بوجھ اٹھاتے ہیں، نادار لوگوں کے کام کرتے ہیں، مہمان نوازی کرنے والے اور

(۹۱) بیهقی، دلائل النبوة، ۳۴۹/۵۔

(۹۲) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۳؛ مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث : ۴۰۳ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کے راستے آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

عن سعد بن هشام بن عامر، حكيم بن إفلح قالا فا نطلقنا إلى عائشة فاستاذنا عليها فاذنت لنا فدخلنا عليها فقالت احكيم ؟ فعرفته فقال نعم فقالت من معك ؟قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر ۔ فترحمت عليه و قالت خيرا ، قال قتادة و كان أُصيب يوم أحد فقلت يا ام المؤمنين أنبئيني عن خلق رسول الله ﷺ قالت : الست تقرء القران ؟ قلت بلى ، قالت : فان خلق النبى ﷺ كان القرآن ۔(۹۳)

عن عبدالله الجدلي يقول سألت عائشة عن خلق رسول الله ﷺ فقالت لم يكن فاحشاً ولامتفحشا ولا صخاباً فى الاسواق ولا يجزى باالسيئةالسيئة ولكن يعفو و يصفح۔ (۹٤)

حضرت سعد بن ھشام اور حضرت حکیم بن افلح نے بیان کیا ہم حضرت عائشہؓ کی طرف گئے ہم نے ان سے اجازت چاہی انہوں نے ہمیں اجازت دے دی اور ہم ان کے پاس چلے گئے فرمانے لگی کیا حکیم ہو؟ حضرت عائشہؓ نے پہچان لیا۔حکیم نے جواب دیا ہاں پھر پوچھنے لگی کہ تمھارے ساتھ کون ہے؟ بتایا سعد بن ھشامؒ پھر پوچھنے لگی کہ کون سا ھشام؟ بتایا عامر کا بیٹا تب عائشہؓ نے انہیں اللہ کے رحم کی دعا دی۔قتادہ نے بتایا وہ (عامر) جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے میں نے کہا کہ اے ام المومنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتاؤ کہنے لگی کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہ کیوں نہیں فرمانے لگی نبی ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔

---

(۹۳) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۱۷۳۹؛ ابوداؤد ، السنن ، رقم الحد يث :۱۳٤۲؛نسائی ، السنن ، رقم الحديث :۱٦۰۲؛ دارمی ، السنن ، رقم الحديث :۱٤۸۳۔

(۹٤) ترمذی ، السنن ، رقم الحديث: ۲۰۱٦؛ صحيح ترمذی ، السنن ، رقم الحديث: ۲۱۰۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ جدلیؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو وہ بتانے لگی کہ آپ ﷺ بدکلام نہ تھے اور نہ ہی بدخو، نہ بازاروں میں شور مچانے والے، اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ آپ ﷺ معاف اور درگزر کرنے والے تھے۔

قیدیوں سے سلوک

عن جابر بن عبدالله قال: لما كان يوم بدر أتي باساري و أتي بالعباس ، ولم يكن عليه ثوباً فنظر النبي ﷺ له قميصا فو جدو ا قميص عبدالله بن أبي يقدر عليه ـ فكساه النبي اياه (٩٥)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی کے دن کافر لوگ قیدی بن کر آئے ان میں حضرت عباسؓ بھی تھے ان کے جسم پر قمیص نہ تھی آپ ﷺ نے دیکھا اس کے لیے قمیص تلاش کی گئی تو عبداللہ بن ابیؓ کی قمیص پوری آئی وہی حضرت عباسؓ کو پہنا دی گئی۔

عن أبي هريرة يقول : بعث رسول الله ﷺ خيلاً قبل نجد فجاء ه برجل من بني حنيفة يقال له : ثمامة بن اثال سيد اهل اليمامة فربطوه بسارة من سوارى المسجد فخرج اليه رسول الله ﷺ فقال : ما ذا عندك ﷺ يا ثمامة فقال : عندى يا محمد خير فقال رسول الله ﷺ أطلقوا ثمامة،فانطلق إلى نخل قريب من المسجد،فاغتسل ثم دخل المسجد فقال : أشهد أن لا إله إلا الله ، و أشهد أن محمد اً عبده و رسوله ـــــ (٩٦)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا تو وہ

---

(٩٥) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٣٠٠٨۔

(٩٦) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٤٣٧٢؛ مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٤٥٨٩؛ ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث :٢٦٧٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوحنیفہ کے قبیلہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لائے۔جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا جو اھل یمامہ کا سردار تھا اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس خیر ہے۔۔۔آپ ﷺ نے حکم دیا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ مسجد کے قریبی باغ میں گیا غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

عن أنسؓ أن ثمانين رجلا من أهل مكة هبطوا على النبي ﷺ و أصحابهؓ من جبال التنعيم عند صلاة الفجر ليقتلوهم، فأخذهم رسول الله ﷺ سلماً ، فأعتقهم رسول الله ﷺ (۹۷)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اھل مکہ کے اسی آدمیوں نے صبح کی نماز کے وقت جبل تنعیم کے قریب رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ پر قتل کرنے کے لیے حملہ کیا آپ ﷺ نے ان کو صحیح سلامت گرفتار کر لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو چھوڑ دیا۔

عادات مبارکہ

عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ كان يسدل شعره ،و كان المشركون يفرقون رؤوسهم ، فكان أهل الكتاب يسدلون رؤوسهم يحب موافقة أهل الكتاب ، فيما لم يؤمر فيه بشيء ،ثم فرق رسول الله ﷺ راسه۔(۹۸)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو لٹکایا کرتے تھے اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ آگے کے سر کے بال دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے اور اہل

(۹۷) ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث :۲٦۸۸؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث :۳۲٦٤ ، [صحيح]۔

(۹۸) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۳۵۵۸؛مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦۰٦۲؛ ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث :٤۱۸۸؛ ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث :۳٦۳۲؛نسائی ، السنن ، رقم الحديث :۵۲٤۰؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :۳۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سر کے آگے کے بال پیشانی پر پڑا رہنے دیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جن کاموں کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا ان میں اہل کتاب کی موافقت فرمایا کرتے تھے پھر حضور ﷺ بھی سر میں مانگ نکالنے لگے۔

عن عائشةؓ قالت : كان النبي ﷺ يعجبه التيمن في تنعله ، و ترجله ، و طهوره ، وفي شأنه كله (۹۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننے اور دائیں طرف سے کنگھی کرنے ، وضو کرنے اور ہر کام کو دائیں طرف سے کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

عن أبي هريرةؓ قال : ماعاب النبي ﷺ طعاما قط، إن اشتهاه أكله وإلا تركه۔ (۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہیں لگایا اگر کھانا چاہتے تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

عن أنس بن مالكؓ قال : كان النبي ﷺ إذا استقبله الرجل فصافحه لا ينزع يده من يده حتى يكون الرجل ينزع ولا يصرف وجهه عن وجهه حتى يكون الرجل هو يصرفه۔ (۱۰۱)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی آدمی کے سامنے آتے تو

---

(۹۹) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۱۶۸ ؛ مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۶۱۷؛ ابو دائود ، السنن رقم الحديث :۳۳؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث :۴۰۱؛ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :۳۴۔

(۱۰۰) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۳۵۶۳؛ مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:۵۳۸۰؛ بيهقی ، دلائل النبوة،۱/۳۲۱۔

(۱۰۱) ترمذی ،السنن، رقم الحديث :۲۴۹۰؛ بهيقی، دلائل النبوة ، ۱/۳۲۰، [ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے مصافحہ کرتے اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک وہ آدمی خود اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا اور نہ ہی اپنا چہرہ پھیرتے جب تک وہ آدمی اپنا چہرہ نہ پھیر لیتا۔

جود وسخاوت

عن ابن عباسؓ قال : كان رسول الله ﷺ أجود الناس بالخير وكان أجود ما يكون في شهر رمضان أن جبريل عليه السلام كان يلقاه في كل سنة في رمضان حتى ينسلخ فيعرض عليه رسول الله ﷺ القرآن فإذا لقيه جبريل كان رسول الله ﷺ أجود بالخير من الريح المرسلة۔(۱۰۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔اور جبرائیل علیہ السلام ہر رات رمضان میں ملاقات کے دوران قرآن کا دور کرتے اور بھلائی کے کاموں میں تیز ہوا سے زیادہ سخی تھے۔

عن ابن المنكدر سمع جابر بن عبداللهؓ قال: ماسئل رسول الله ﷺ شيأ قط فقال:لا. (۱۰۳)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی گئی کہ (اس چیز کے مانگنے پر) آپ ﷺ نے نہیں کہا ہو۔

حسن معاملہ کی اعلیٰ مثالیں

عن أبي هريرةؓ : أن رجلا تقاضى رسول لله ﷺ فأغلظ له، فهم به أصحابه فقال: "دعوه فإن لصاحب الحق مقالا واشتروا له بعيرا

(۱۰۲) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۶۰۰۹؛ ابن ماجه ،السنن، رقم الحديث :۲۷۷۲؛ نسائي ،السنن، رقم الحديث :۲۰۹۷؛ احمد، مسند، رقم الحديث :۲۰۴۲۔

(۱۰۳) مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :۶۰۱۸؛ دارمي، السنن، رقم الحديث :۷۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأعطوه إياه" ، قالوا: لا نجد إلا أفضل من سنه، قال: "اشتروه فأعطوه إياه ،فإن خيركم أحسنكم قضاء" (١٠٤)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض کی ادائیگی کے مطالبہ کے وقت سخت الفاظ کہے، وہاں موجود صحابہؓ نے اس کے ساتھ سختی کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے صحابہ کو روک دیا اور کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو حق دار کو اس طرح کی بات کا اختیار ہے اس لیے اونٹ خرید کر دے دو۔ صحابہؓ نے کہا کہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ پاتے ہیں اس کے اونٹ کی طرح کا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بہتر اونٹ خرید کر اسے دے دو تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرنے والا ہے۔

عن أنسؓ قال : كان النبي ﷺ عند بعض نسائه، فأرسلت إحدى أمهات المؤمنين مع خادم بصحفة فيها طعام ، فضربت التي النبي ﷺ في بيتها يد الخادم فسقطت الصحفةفانفلقت ،فجمع النبي ﷺ فلق الصحفة ثم جعل يجمع فيها الطعام الذي كان في الصحفة ويقول : "غارت أمكم" ، ثم حبس الخادم حتى أتي بصحفة من عند التي هو في بيتها، فدفع الصحفة الصحيحة إلى التي كسرت صحفتها، و أمسك المكسورة في بيت التي كسرت فيه (١٠٥)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کے پاس کھڑے تھے تو دوسری بیوی نے اپنے غلام کے ذریعے برتن میں کھانا بھیجا آپ ﷺ کی بیوی نے ہاتھ مارا تو برتن ٹوٹ گیا نبی کریم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے برتن کے ٹکڑے پکڑے

---

(١٠٤) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٢٣٩٠؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٤١١٠؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث :١٣١٧۔

(١٠٥) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٢٢٥؛ نسائی ،السنن، رقم الحديث : ٣٤٠٧؛ابو دائود،السنن،رقم الحديث:٣٥٦٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو جوڑا اور گرا ہوا کھانا اس جمع کیا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے تمہاری ماں نے غیرت کھائی کھانا کھاؤ آپ ﷺ نے ٹوٹا ہوا برتن رکھ لیا اور صحیح برتن غلام کے ذریعے واپس بھیج دیا۔

خادموں کے ساتھ حسن سلوک

عن انسؓ :كان رسول الله ﷺ من أحسن الناس خلقا، فأرسلني يوما لحا جة، فقلت :والله ! لا أذهب ،و في نفسي أن أذهب ، لما أمرني به نبي الله ﷺ فخرجت حتى أمرعلى صبيان و هم يلعبون فى السوق، فإذا رسول الله ﷺ قد قبض بقفاي من ورائي، قال :فنظرت إليه وهو يضحك، فقال: "يا أنيس ! أذهبت حيث أمرتك ؟ " قال: قلت : نعم، أنا أذهب ،يا رسول الله ﷺ ! ۔ (١٠٦)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے آپ نے ایک بار مجھے کسی کام سے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں تھا کہ میں جاؤں گا جب آپ ﷺ مجھے حکم دیں گے میں گھر سے نکلا تو بچے بازار میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیچھے گدی سے پکڑ لیا (حضرت انسؓ نے) کہا میں نے دیکھا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے فرمایا اے انیس تو گیا جہاں تجھے حکم دیا تھا میں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول ﷺ میں جاتا ہوں۔

قال أنس بن مالكؓ : خدمت النبي ﷺ عشر سنين فما قال لي : أف، ولا : لم صنعت ؟، ولا: ألا صنعت (١٠٧)

(١٠٦) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠١٥؛ ابو داود، السنن، رقم الحديث :٤٧٧٣۔

(١٠٧) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٦٠٣٨؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠١١؛ ابو دائود، السنن، رقم الحديث :٤٧٧٤؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث :٢٠١٥؛ احمد، مسند، رقم الحديث :١٢٠١١؛ ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٣٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ ﷺ نے اس دوران مجھے اف تک نہ کہا اور نہ یہ بات کہی کہ یہ کام کیوں کیا اور کیوں نہیں کیا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : ماضرب رسول الله ﷺ شيأ قط بيده ،ولا امرأة ،ولا خادما، إلا أن يجاهد في سبيل الله۔۔۔۔ (۱۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور نہ کسی عورت اور کسی خادم کو مارا ہے۔سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔

غیر مسلموں سے سلوک

عن علی ابن أبي طالب أن يهوديا كان يقال لا فلان حب كان لا على رسول الله ﷺ دنا نير فتقضا ها النبي ﷺ فقال له :يا يهودي! ما عندي ما أعطيك قال : فإني لاأ فارقك يا محمد ﷺ حتى تعطيني فقال ﷺ " إذا أجلس معك " فجلس معه فصلى رسول الله ﷺ الظهر و عصر ولمغرب ولعشاء الاخرة والغداة وكان أصحاب رسول الله ﷺ يتهد دونه ويتو عدونه ففطن رسول الله ﷺ : ماالذي تصنعون به؟ فقالوا : يا رسو الله ﷺ يهودي يحبسك؟! فقال رسول الله ﷺ : " منعني ربي أن أظلم معاهدا ولا غيره " فلما ترجل النهار قال اليهودي أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده و رسوله۔ وشطر مالي في سبيل الله۔۔۔۔ (۱۰۹)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی جسے حبر کہا جاتا تھا کا کچھ دینار

---

(۱۰۸) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠٥٠؛ ابو داود، السنن، رقم الحديث :٤٧٨٦؛ ابن ماجه السنن، رقم الحديث :١٩٨٤؛ دارمی، السنن ،رقم الحديث :٢٢٢٤؛ احمد، مسند، رقم الحديث :٢٦٩٣٦؛ ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٣٤٩۔

(۱۰۹) بيهقی، دلائل النبوة،٦/ ٢٨٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض رسول اللہ ﷺ کے ذمہ تھا اس نے اپنے قرض کا مطالبہ نبی ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس تیرا قرض دینے کے لیے کچھ نہیں ہے اس یہودی نے کہا جب تک آپ میرا قرض ادا نہیں کریں گے میں آپ کے پاس سے نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر میرے ساتھ بیٹھ جاوہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز وہیں ادا کی۔ صحابہ کرامؓ اسے ڈراتے دھمکاتے تھے آپ ﷺ نے ان کو ایسا کرتے دیکھا تو کہا تم اس کے ساتھ کیا کر رہے ہو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہودی نے آپ ﷺ کو روک رکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب نے مجھے ذمی اور غیر ذمی پر ظلم کرنے سے منع کیا ہے۔ جب نصف دن گزر گیا تو یہودی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور نصف مال اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔

عن محمد بن جعفر بن الزبیرؓ قال: قدموا على رسول الله ﷺ المدينة فدخلوا عليه مسجده حين صلى العصر عليهم ثياب الحبرات جبب و أردية في جمال رجال بني الحارث بن كعب قال: يقول: من رأهم من أصحاب النبي ﷺ ما راينا بعد هم وفدا مثلم و قد حانت صلاتهم فقاموا في مسجد رسول الله ﷺ وقال رسول الله ﷺ دعوهم فصلوا إلى المشرق۔ (۱۱۰)

حضرت محمد بن جعفر بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسجد نبوی میں ایک وفد حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت نماز عصر سے فارغ ہو کر بیٹھے ہی تھے یہ عمدہ پوشاکیں پہنے ہوئے خوبصورت نرم چادریں اوڑھے ہوئے تھے ایسا معلوم ہوتا جیسے بنی حارث کے لوگ ہوں صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعد ان جیسا باوقار وفد کوئی نہیں آیا ان کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے مسجد نبوی میں مشرق کی

(۱۱۰) ابن کثیر، اسماعیل بن کثیر، تفسیر القران العظیم، سورۃ ال عمران، رقم الایۃ: ۵۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

مسافر کے ساتھ سلوک

عن أبي هريرةؓ أن رجل أتى النبي ﷺ فبعث إلى نسائه فقلن مامنعنا إلا لماء فقال رسول الله ﷺ : من يضم او يضيف هذا؟ فقال : رجل من الأنصار أنا (۱۱۱)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے کھانے کے لیے اپنی بیویوں کے پاس ایک آدمی کو بھیجا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو کون اپنا مہمان بنائے گا ایک انصاری نے کہا میں۔

عن المنذر بن جرير ، عن أبيه قال : كنا عند رسول الله ﷺ في صدر النهار، قال : فجاءه قوم حفاة عراة مجتابي النمار أو العباء ،متقلدي اليسوف ،عامتهم من مضر ، بل كلهم من مضر، فتمعروجه رسول الله ﷺ لما رأى بهم من الفاقة، فدخل ثم خرج، فامر بلالا فأذن وأقام ، فصلى ثم خطب۔۔۔۔تصدق رجل من دينارہ ،من درهمه ،من ثوبه ،من صاع بره ،من صاع تمره۔۔۔۔۔۔۔ (۱۱۲)

حضرت منذر بن جریرؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم دن کے شروع میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ کچھ لوگ ننگے پیر ننگے بدن گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی آئے اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر آپ ﷺ اندر گئے اور پھر باہر آئے اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ دیا کسی نے اشرفی

(۱۱۱) بخاری ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۳۷۹۸۔
(۱۱۲) مسلم ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۲۳۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی، کسی نے درہم، کسی نے ایک صاع گیہوں، کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کیا۔

نرمی سے سمجھانا

عن انس بن مالكؓ قال: مر النبي ﷺ بامرأة تبكي عند قبر، فقال: "اتقي الله و اصبري"، قالت: إليك عني، فإنك لم تصب بمصيبتي، ولم تعرفه۔ فقيل لها: إنه النبي ﷺ ۔ فأتت باب النبي ﷺ فلم تجد عنده بوابيب ۔ فقالت: لم أعرفك۔ فقال: "إنما الصبر عند الصدمة الأولى۔(١١٣)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے وہ قبر پر رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اس عورت نے کہا آپ ﷺ کو میری طرح مصیبت نہیں پہنچی اس عورت نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ جب اسے کہا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو وہ عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اس نے آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی چوکیدار نہیں پایا اس عورت نے کہا میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا صبر پہلے صدمہ پر ہوتا ہے۔

عن معاوية بن الحكم السلمي قال بينا أنا أصلي مع رسول الله ﷺ إذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بأبصارهم فقلت واثكل أمياه ماشانكم تنظرون فجعلوا يضربون بأيديهم على أفخاذهم فلما رأيتم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله ﷺ فبأبي هو أمي مارأيت معلما قبله ولا بعد هو أحسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شيئ من كلام الناس إنما هو التسبيح و التكبير وقرأة القرآن۔ (١١٤)

(١١٣) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ١٢٨٣؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٢١٤٠؛ ابو دائود، السنن، رقم الحدیث: ٣١٢٤۔

(١١٤) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ١١٩٩؛ ابو دائود، السنن، رقم الحدیث: ٩٣١؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ١٢١٩؛ دارمی، السنن، رقم الحدیث: ١٥١٠، احمد، مسند، رقم الحدیث: ٢٤١٦٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ بن حکمؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب نماز میں ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے یرحمک اللہ پڑھی تو میری طرف قوم نے تیز نظروں سے دیکھا میں نے اونچی آواز سے کہا تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم میری طرف دیکھتے ہو تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر مارنے لگے خاموش کرانے کے لیے میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کر لی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ ﷺ سے قبل اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو زیادہ اچھا معلم نہیں دیکھا آپ ﷺ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ آپ نے اچھے طریقے سے فرمایا نماز میں لوگوں کے ساتھ کلام کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں صرف تسبیح و تکبیر اور قرآن کی قرأت ہے۔

سوالی کو رد نہ کرنا

عن أنس بن مالكؓ قال كنت أمشي مع النبي ﷺ وعليه برد نجراني غليظ حاشية فأدركه أعرابي فجذبه جذبة شديدة حتى نظرت إلي صفحة عاتق النبي ﷺ قد أثرت به حاشية الردآء من شدة جذبته ثم قال مرلي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه فضحك ثم أمر له بعطاء۔ (۱۱۵)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ ﷺ پر سخت حاشیہ والی نجرانی چادر تھی اس چادر کو ایک دیہاتی نے پکڑ کر اس قدر زور سے کھینچا کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے شانے مبارک پر اس حرکت سے چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا پھر وہ کہنے لگا آپ ﷺ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دیجیے آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے حکم

(۱۱۵) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۳۱۴۹؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۴۲۹؛ ابو داؤد، السنن، رقم الحدیث: ۴۷۷۵؛ بیہقی، دلائل، النبوۃ: ۳۱۸/۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ اس کو مال دے دو۔

غریب پروری

عن عائشة أم المؤمنينؓ أنها قالت: أول ما بدئ به رسول الله ﷺ من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم---------- فقالت له خديجة كلا والله ما يحزنك الله أبدإ نك لتصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدو م و تقرى الضيف وتعين على نوائب الحق۔ (۱۱۶)

حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے انہوں نے بتلایا کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔۔۔۔۔۔حضرت خدیجہؓ نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔آپ ﷺ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں آپ ﷺ تو کنبہ پروری ہیں۔ بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں مفلسوں کے لیے آپ ﷺ کماتے ہیں مہمان نوازی میں آپ ﷺ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ ﷺ حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کے اخلاق کا سخت امتحان

عن ابن عباسؓ قال لما نزلت (وأنذر عشيرتك الأقربين)(ورهطك منهم المخلصين خرج رسول الله ﷺ حتى صعد الصفا فهتف"يا صباحاه" فقالوا من هذا ؟ فاجتمعوا عليه فقال"أرأيتم إن أخبرتكم أن خيلا تخرج من سفح هذا الجبل أكنتم مصد قي؟ قالو ما جربنا عليك كذبا قال فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد " قال أبو لهب تبا لك ما جمعتنا إلا لهذا ثم قام فنزلت(تبت يدا أبي لهب و

(۱۱۶) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۳؛ مسلم ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :۴۰۳ ؛ احمد، مسند ، رقم الحدیث :۲۶۳۹۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب) (۱۱۷)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت (**و انذر عشیرتك الاقربین ورهطك منهم المخلصین**) نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھر سے نکلے کوہ صفا پر چڑھے آواز دی اے صباحاہ لوگوں نے کہا یہ کون ہے لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر حملہ آور ہونے والا ہے۔ سب نے کہا ہم نے آپ ﷺ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیشک میں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے ابولہب نے کہا ہلاک ہو جائیں آپ ﷺ ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ پھر یہ سورت نازل ہوئی (تبت یدا ابی لهب و تب)

مہمان نوازی

عن أبی هریرةؓ أن رسول الله ﷺ ضافه ضیف وهو کافر فأمر رسول الله ﷺ بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أخری فشربه ثم أخری فشربه حتی شرب حلاب سبع شیاه ثم إنه أصبح فأسلم فأمرله رسول الله ﷺ بشاة فشرب حلابها ---------- (۱۱۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا اس نے وہ سارا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکالا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ نکالا گیا وہ سارا دودھ پی گیا پھر وہ اگلی صبح مسلمان ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا------

---

(۱۱۷) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٤٩٧١۔

(۱۱۸) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٥٣٧٩؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ١٨١٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن مغيرة بن شعبة قال ضفت النبي ﷺ ذات ليلة فأمر بجنب فشوي وأخذا الشفرة فجعل يحز لي بها منه------ (۱۱۹)

عن عائشه ام المومنين

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کا مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے میرے لیے بکری کے پہلو کا گوشت بھوننے کا حکم دیا وہ بھونا گیا آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور میرے لیے اس میں سے کاٹنے لگے۔

اجتماعی کام میں شریک ہونا

عن أنس بن مالكؓ قال : ---- وإنه أمر ببناء المسجد فأرسل إلى ملإ من بني النجار فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه إلا إلى الله فقال أنس فكان فيه ما أقول لكم قبور المشركين وفيه خرب وفيه نخل فأمر النبي ﷺ بقبور المشركين فنبشت ثم بالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر و هم يرتجزون و النبي ﷺ معهم وهو يقول " اللهم لا خير الا خير الاخرة فاغفر للأنصار و المهاجر (۱۲۰)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا چنانچہ بنونجار کے لوگوں کو فرمایا کہ اے بنونجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے وصول کرلو انہوں نے جواب

---

(۱۱۹) ابو داود، السنن، رقم الحديث: ۱۸۸؛ احمد، مسند، رقم الحديث:۱۸۳۹۹ ، [صحيح]۔

(۱۲۰) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث :٤٢٨؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :١١٧٣؛ ابو داود، السنن، رقم الحديث :٤٥٣؛ نسائی، السنن، رقم الحديث :٧٠٣؛ ابن ماجه ،السنن رقم الحديث ٧٤٢؛ ابن حزم، جوامع السيرة: ص ۹۵، ابن هشام، سيرت ابن هشام اردو:ص٥٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں حضرت انسؓ نے بیان کیا یہاں مشرکین کی قبریں تھی اس باغ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھڑوا دیا ویران جگہ کو صاف اور برابر کر دیا اور درختوں کو کٹوا کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا اور پتھروں کے ذریعے مضبوط بنایا صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ کام کرتے اور فرماتے اے اللہ آخرت کے فائدے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما۔

عن أبي إسحاق قال سمعت البراء يحدث قال لما كان يوم الأحزاب وخندق رسول الله ﷺ رأيته ينقل من تراب الخندق حتى وارى عني التراب جلدة بطنه وكان كثير الشعر-------- (۱۲۱)

حضرت ابو اسحاقؒ فرماتے ہیں میں نے براءؓ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خندق کے دن مٹی اٹھاتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کی جلد کو مٹی نے چھپا دیا تھا اور آپ ﷺ کے پیٹ پر بہت بال تھے۔

غصہ

عن أبي مسعودؓ قال رجل يا رسول الله ﷺ إني لأتأخر عن الصلاة في الفجر مما يطيل بنا فلان فيها فغضب رسول الله ﷺ ما رأيته غضب في موضع كان أشد غضبا منه يومئذ ---(۱۲۲)

حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بیشک میں فلاں آدمی کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے صبح کی جماعت سے پیچھے رہتا ہوں آپ ﷺ ناراض ہوئے میں نے اس موقع سے زیادہ ناراض ہوتے ہوئے

---

(۱۲۱) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٤١٠٦؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٤٦٧٠؛ احمد، مسند، رقم الحدیث: ١٨٦٧٨؛ دارمی، السنن، رقم الحدیث: ٢٤٥٩۔

(۱۲۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٧٠٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال بين النبي ﷺ يصلي رأى في قبلتي المسجد نخامة فحكها بيده فتغيظ ـــــــــ (۱۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو مسجد کی قبلہ والی دیوار کی طرف بلغم دیکھا آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور ناراض ہوئے۔

قال عبدالله قسم النبي ﷺ قسمة كبعض ما كان يقسم فقال رجل من الأنصار والله إنها لقسمة ما أريد بها وجه الله قلت أما لأ قولن للنبي ﷺ فأتيته وهو في أصحابه فساررته فشق ذلك على النبي ﷺ وتغير وجهه وغضب حتى وددت أني لمْ أكن أخبرته ـــــــ (۱۲٤)

حضرت عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کے سابقہ کے طریقہ کے مطابق تقسیم کیا ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضا حاصل نہیں میں نے کہا یہ بات میں رسول اللہ کو سناؤں گا میں آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ صحابہؓ میں بیٹھے تھے میں نے کان میں بات کی یہ بات آپ ﷺ پر شاک گزری اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلا اور ناراض ہوئے میں نے پسند کیا کہ میں آپ ﷺ کو اس بات کی خبر نہ دیتا۔

عن سالم أن عبدالله بن عمر أخبره أنه طلق امرأته وهي حائض فذكر عمر للنبي ﷺ فتغيظ فيه رسول الله ﷺ ـــــــ (۱۲۵)

حضرت سالمؒ نے بیان کیا کہ انہیں عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پھر حضرت عمرؓ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ بہت خفا ہوئے۔

---

(۱۲۳) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦١١١؛ ابوداود، السنن، رقم الحدیث: ٤٧٩؛ دارمی، السنن، رقم الحدیث: ١٤٠٤۔

(۱۲٤) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٦١٠٠۔

(۱۲۵) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٧١٦٠؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ٢١٨٢؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ٣٤٢٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان

عن نافع أن عمر ابن الخطابؓ يا رسول الله ﷺ أنه كان علي اعتكاف يوم فى الجاهلية فأمره أن يفيى به قال وأصاب عمر جاريتين من سبي حنين فوضعهما في بعض بيوت مكة قال فمن رسول الله ﷺ على سبي حنين فجعلوا يسعون فى السكك فقال عمر يا عبدالله انظر ما هذا؟ قال من رسول الله ﷺ على السبي قال اذهب فأرسل الجار يتين۔۔۔۔۔۔ (۱۲۶)

حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ذمہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک دن کا اعتکاف ہے۔ آپ ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا حضرت نافعؒ نے حضرت عمرؓ کے حصہ میں حنین کے قیدیوں میں سے دو عورتیں آئیں انہیں مکہ میں رکھا۔ رسول اللہ ﷺ حنین کے قیدیوں پر احسان کیا وہ قیدی گلیوں میں دوڑ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے عبداللہ دیکھ گلیوں میں دوڑتے کیوں ہیں۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے بھی ان دو عورتوں کو آزاد کرنے کا کہا۔

عن ابن عمر قال حاربت قريظة و النضير فأجلى بنى النضير و أقر قريظة و من عليهم حتى حاربت قريظة۔۔۔۔۔۔ (۱۲۷)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ بنی قریظہ اور بنو نضیر نے آپ ﷺ کے ساتھ جنگ کی آپ ﷺ نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا۔ یہاں تک کہ بنو قریظہ نے دوسری بار جنگ کی۔

عن أبي سعيد الخدري۔۔۔۔۔۔ قال لما أعطى رسول الله ﷺ ما

(۱۲۶) بخاری ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۳۱۴۴۔

(۱۲۷) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۴۰۲۸؛ ابو داود، السنن، رقم الحديث :۳۰۰۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أعطى من تلك العطايا في قريش وقبائل العرب ولم يكن في الأنصار منها شيئ-------- قال النبي ﷺ يا معشر الأنصار ماقالة بلغتني عنكم و جدة و جدتمو ها في أنفسكم ألم اتكم ضلالا فهداكم الله و عالة فأغناكم الله و أعداء فألف الله بين قلوبكم قالو الله و رسوله أمن و أفضل ----- (۱۲۸)

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ عطیات قریش اور قبائل عرب کو دیئے اور ان میں انصار کے لیئے کچھ نہ تھا---- نبی ﷺ نے پوچھا اے گروہ انصار مجھے تمہاری طرف سے کیا باتیں اور ناراضگی کی خبریں پہنچی ہیں کیا میں تمہارے پاس اس حال میں نہیں آیا کہ تم گمراہی میں گھرے ہوئے تھے۔ اللہ نے تمہیں ہدایت تھی تم تنگ دست تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی کیا تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی وہ کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا احسان اور فضل ہے۔

مصلحت عامہ

عن عائشةؓ زوج النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ قال لها ألم تري أن قومك حين بنوا ألكعبة اقتصروا عن قواعدا براهيم فقلت يا رسول الله ألا تردها على قواعد ابراهيم قال :لو لا حدثان قومك بالكفر لفعلت----- (۱۲۹)

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تو نے نہیں دیکھا تیری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کچھ کمی کردی

(۱۲۸) احمد ، مسند ، رقم الحديث :۱۱۷۵۳۔

(۱۲۹) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۱۵۸۳؛مسلم الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۳۲٤۲؛ نسائی ، السنن ، رقم الحديث :۲۹۰۳؛ احمد ، مسند ، رقم الحديث :۲۵۹۵٤؛ مالك بن انس ، المو طا ، في المطبع المجتبائي الواقع في بلدة دهلي :۱۳٤۵ھ، ص۱٤۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ ﷺ اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لائیں گے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کرتا۔

عن عائشةؓ أن نبي الله ﷺ كان يترك العمل و هو يحب أن يعمله كراهية أن يستن الناس به فيفرض عليهم فكان يحب ما خفف عليهم من الفرائض ۔ (۱۳۰)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل کرنے کو پسند فرماتے تھے لیکن اس وجہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اسے لازمی سنت بنا دیں گے اور وہ ان پر فرض ہو جائے گا۔ آپ ﷺ لوگوں کے لیے فرائض میں تخفیف کو پسند فرماتے تھے۔

قالت عائشةؓ إن رسول الله ﷺ خرج من جوف الليل فصلى في المسجد فصلى رجال بصلوته ، فأصبح الناس يتحدثون بذلك فاجتمع أكثر منهم فخرج رسول الله ﷺ في الليلة الثانية ، فصلوا بصلاته فأصبح الناس يذكرون ذلك ، فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله، فلم يخرج إليهم رسول الله ﷺ فطفق رجال منهم يقولون الصلاة فلم يخرج إليهم رسول الله ﷺ حتى خرج بصلوة الفجر فلما قضى الفجر أقبل على الناس ،ثم تشهد ،فقال أما بعد فإنه لم يخف على شانكم الليلة ولكني خشيت أن تفرض عليكم صلاة الليل ، فتعجزوا عنها ۔ (۱۳۱)

---

(۱۳۰) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۱۱۲۸؛ احمد ، مسند ، رقم الحديث :۲٤٥٥۷۔

(۱۳۱) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۹۲٤ ؛ مسلم ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث :۱۷۸٤؛ ابو داود ، السنن ، رقم الحديث :۱۳۷۳؛ نسائی ، السنن، رقم الحديث :۱٦۰٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت گھر سے نکلے پھر مسجد میں نماز ادا فرمائی لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں (رات کی نماز کی) باتیں ہونے لگی لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات کو نکلے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی پھر صبح ہوئی تو لوگ (رات کی نماز کے متعلق) باتیں کرنے لگے۔ تیسری رات مسجد میں آنے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی آپ ﷺ گھر سے نکلے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز (تراویح) ادا کی جب چوتھی رات ہوئی تو (نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے) مسجد کی جگہ کم پڑ گئی آپ ﷺ گھر سے نہ نکلے لوگ کہنے لگے نماز۔ نماز مگر آپ ﷺ نہ نکلے نماز فجر کے لیے تشریف لائے جب آپ ﷺ نے نماز فجر ادا کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا تمھارا (گزشتہ رات کا) معاملہ مجھ پر مخفی نہیں لیکن میں ڈر گیا کہ تم پر فرض نہ ہو جائے پھر تم عاجز آ جاؤ۔

عدل وانصاف

عن بشير بن يسار زعم أن رجلا من الأنصار يقال له سهل بن أبي حثمة۔ أخبره أن نفرامن قومه انطلقوا إلى خيبر فتفرقوا فيها فو جدوا أحدهم قتيلا وقالوا للذى وجد فيهم قد قتلتم صاحبنا قالوا ماقتلنا ولا علمنا قاتلا فانطلقوا إلى رسول الله ﷺ فقالوا يارسول الله ﷺ انطلقنا إلى خيبر فوجدنا أحدنا قتيلا فقال "الكبر الكبر" فقال لهم تأتون بالبينة على من قتلهم قالوا مالنا بينة قال فيحلفون قالوا لا نرضى بايمان اليهود فكره رسول الله ﷺ أن يطل دمه فو داه مائةمن إبل الصدقة۔ (۱۳۲)

(۱۳۲) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٨٩٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر بن یسارؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا (جس کو سہل بن ابی حثمہ کہا جاتا تھا) اس نے خبر دی کہ ان کو ایک جماعت اس کی قوم میں سے خیبر کی طرف لے گئی پس وہ علیحدہ ہو گئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا انہوں نے اس سے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا انہوں نے کہا نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ معلوم ہے پھر یہ لوگ نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم خیبر گئے وہاں ہم نے اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا حضور ﷺ نے فرمایا تم میں جو بڑا ہے وہ بات کرے حضور ﷺ نے فرمایا کہ قاتل کے خلاف گواہی لاؤ انہوں نے کہا ہمارے پاس کوئی گواہی نہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہ (یہودی) قسم کھائیں گے انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ حضور ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ فدیہ دیئے۔

عن عائشةؓ أن امرأة من بني مخزوم سرقت فقالوا من يكلم فيها النبي ﷺ فلم يجتر أحد أن يكلمه فكلمه أسامة بن زيد فقال: إن بني إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف تركوه إذا سرق فيهم الضعيف فقطعوه لو كانت فاطمة لقطعت يدها۔ (۱۳۳)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ قریش میں سے بنو مخزوم قبیلے کی ایک عورت نے چوری کی پس انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے اس بارے میں کون بات کرے گا۔ انہوں نے کہا حضرت اسامہؓ اس کی جرات رکھتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کا محب ہے حضرت اسامہؓ نے اس بارے میں بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں

(۱۳۳) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۳۷۳۳؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۴۴۱۰؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۱۴۳۰، نسائی، السنن، رقم الحدیث: ۴۹۰۱؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۴۳۷۳؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث: ۲۵۴۷؛ دارمی، السنن، رقم الحدیث: ۲۳۰۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارش کرتا ہے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا فرمایا اے لوگو! بنی اسرائیل کے لوگوں میں جب کوئی معزز چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

عن أبي سعيد الخدري قال بينا النبي ﷺ يقسم ذات يوم قسما فقال ذو الخويصرة رجل من بني تميم۔ يا رسول الله ﷺ اعدل قال "ويلك من يعدل إذا لم أعدل "؟فقال عمر ائذن لي فلا ضرب عنقه قال لا------ (١٣٤)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مال تقسیم کر رہے تھے بنی تمیم کے ایک آدمی ذوخویصرہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ عدل کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر میں انصاف نہ کروں اور کون آدمی انصاف کرے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں کرنا۔

عن أبي سعيد الخدري قال بينما رسول الله ﷺ يقسم قسما أقبل رجل فأكب عليه فطعنه رسول الله ﷺ بعرجون كان معه فجرح بوجهه فقال له رسول الله ﷺ ، " تعال فاستقد "قال بل عفوت يا رسول الله ﷺ (١٣٥)

ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے ایک آدمی آیا وہ جھکا آپ ﷺ نے چھڑی کے ساتھ چونکا مارا تو اس کے چہرے پر زخم آ گیا تب آپ ﷺ نے فرمایا آؤ بدلہ لے لو اس آدمی نے کہا میں نے معاف کر دیا ہے۔

(١٣٤) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٦١٦٣؛ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٢٤٤٩؛ احمد، مسند، رقم الحديث ١١٥٥٨۔

(١٣٥) ابو دائود، السنن، رقم الحديث :٤٥٣٦، [ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نہم

کلام رسول اللہ ﷺ

عن عروة ابن زبير يقو ل :حد ثتني عائشة ؓ ،أن رجلا استأذن علىٰ النبي ﷺ، فقال:"ائذنوا له،فلبئس ابن العشيرة، أو بئس رجل العشيرة"،فلما دخل عليه ألان له القول ، قالت عا ئشةؓ: فقلت : يارسول الله ﷺ ! قلت له الذيقلت ، ثم ألنت له القول ؟ قال: "يا عائشة ! إن شر الناس منزلة عندالله يو م القيامة،من ودعه ، أوتر كه الناس اتقاء فحشه "(۱)

حضرت عروہ بن زبیرؓ نے روا یت کیا کہ انہیں حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے (آنے کی) اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اجا زت دو، قبیلے کا برا بیٹا یا برا آدمی ہے۔ پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس آ گیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ نرم گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہؓ نے فر ما یا کہ میں نے پو چھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ایسے ایسے فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے نرم انداز میں گفتگو فرمائی تو آپ ﷺ نے جواب دیا۔ اے عائشہؓ ! اللہ کے نزدیک وہ شخص سب سے برا ہے جس کی فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اسے چھوڑ جائیں۔

عن أنسؓ قال: لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً ، ولا لَعانا، ولا سباباً، كان يقول عند المعتبة :"ماله؟ ترب جبينه "(۲)

(۱) بخا ری ، الجامع ا لصحيح ، رقم الحديث : ٦٠٣٢؛ مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث : ٦٥٩٦؛ابو داؤد ، السنن ، رقم الحديث:٤٧٩١؛ ترمذی ،السنن رقم الحديث: ١٩٩٦؛ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث:٣٠١

(۲) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٦٠٤٦؛ احمد ، المسند ، رقم الحديث : ١٢٢٩٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالیاں دینے والے نہ تھے۔ آپ ﷺ غصے کے وقت فرماتے "تجھے کیا ہے؟، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

عن أبي إسحاق ،قال :سمعت أبي عبدالله الجدلي يقول: سألت عائشة ؓ عن خلق رسول الله ﷺ ؟ فقالت لم يكن فاحشاً ولا متفحشاً۔۔۔ (۳)

حضرت ابوعبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نہ بدخلق تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے۔

عن ابن عباس ؓ أن سأل كعب أحبار كيف تجدنعت رسول الله ﷺ فی التوراة؟ فقال كعبؓ: نجده محمد بن عبدالله ﷺ يولدبمكة ويهاجر إلىٰ طابة، ويكون ملكه بالشام ، وليس بفحاش ولا صخاب فی الأسواق۔ (٤)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کعب احبارؒ سے پوچھا کہ تم توراۃ میں رسول اللہ ﷺ کو کیسا پاتے ہو؟ تو کعبؒ نے کہا کہ ہم محمد بن عبداللہ ﷺ کو مکہ کا رہنے والا پاتے ہیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کرے گا۔ اس کی حکومت شام تک ہوگی۔ وہ فحش کلام کرنے والے اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہونگے۔۔

سب سے پہلا کلام

عن أنس ؓ أن رسول الله ﷺ مرعلى غلمان لهم فسلم عليهم (٥)

(۳) احمد ، المسند، رقم الحديث : ۲٦٥۱۷ ؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ۱۹۹٦؛ بيهقی ، دلائل النبوة، ۳۱٥/۱،[صحيح]۔

(٤) دارمی ، السنن ، رقم الحديث : ۸۔

(٥) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦۲٤۷؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٦٦۳؛ابو دائود ، السنن ، رقم الحديث : ٥۲۰۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں پر گزرے تو ان کو سلام کیا۔

عن الحسن ابن عليؓ قال :سألت خالي هند بن أبي هالة ،وكان وصافاً عن حلية رسول الله ﷺ و أنا أشتهي أن يصف لي منها شيأً أتعلق بي فقال كان رسول الله ﷺ ------ ويبدأ من لقي بالسلام۔(٦)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ھالہ سے سوال کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بڑی کثرت اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتے تھے۔اور میں بھی چاہتا تھا کہ وہ میرے لیے بھی آپ ﷺ کے حلیہ سے کچھ وصف بیان کریں۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جس آدمی سے ملتے اسے سلام کرنے میں پہل کرتے۔

آواز مبارک

عن عدي بن ثابتؓ قال :سمعت البراء ابن عازبؓ قال :سمعت النبي ﷺ قرأ في العشاء بالتين والزيتون فما سمعت أحداً أحسن صوتا منه۔ (٧)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا۔میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز کسی کی نہیں سنی۔

عن قتادةؓ قال :مابعث الله نبياًإلا حسن الوجه ، حسن الصوت، وكان نبيكم ﷺ حسن الوجه ، حسن الصوت و كان لا يُرَجِّعُ (٨)

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہر نبی کو خوبصورت چہرے اور خوبصورت

---

(٦) ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٨؛ بيهقي، دلائل النبوة ، ٢٠٧/١،[ضعيف]۔

(٧) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٧٦٩؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :١٠٣٩؛ ابن ماجه ، السنن ، رقم الحديث :٨٣٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) ترمذی ، الشمائل المحمدیه ، رقم الحدیث : ۳۲۱،[ضعیف]۔

آواز دے کر بھیجا ہے۔تمہارے نبی ﷺ بڑے خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز والے تھے۔لیکن آپ ﷺ قرأت گانے کے انداز میں نہیں کرتے تھے۔

اندازِ کلام

عن عروةؓ قال: جلس أبوهريرة إلى جنب حجرة عائشةؓ وهي تصلي، فجعل يقول :اسمعي ياربة الحجرة ! مرتين ، فلما قضت صلاتها قالت: ألا تعجب إلى هذا وحديثه، إن كان رسول الله ﷺ ليحد ث الحديث لو شاء العاد أن يحصيه أحصاه ۔(۹)

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حجرت عائشہؓ نماز پڑھ رہی تھیں اور فرمانے لگے ۔اے حجرے کی مالکہؓ سنیں (دوبار کہا)۔حجرت عائشہؓ نے نماز پوری کرلی تو اے عروہؓ !کیا تو اس سے اور اس کی کلام سے تعجب کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ اپنے کلام کو اس انداز سے فرماتے کہ شمار کرنے والا اگر اس کو شمار کرنا چاہے تو کر سکے۔

عن أنسؓ أن رسول الله ﷺ كان إ ذا سلم سلم ثلاثاً ،وإذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثاً۔ (۱۰)

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے اور جب کلام کرتے تو اس کو بھی تین مرتبہ دھراتے۔

عن مسعر قال :سمعت شيخاً في المسجد يقول :سمعت جابر

(۹) ابو دائود ، السنن ، رقم الحدیث : ۳٦٥٤ ؛ ترمذی ،السنن، رقم الحدیث :۳٤۳۹؛ترمذی ، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث :۲۲٤،[صحیح]۔

(۱۰) بخاری ، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :٦۲٤٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبداللہؓ یقول :کا ن في کلام رسول الله ﷺ ترتیل أو ترسیل (۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے کلام میں تسلسل یا روانی ہوتی۔

عن عائشةؓ قالت :کان کلام رسول الله ﷺ کلاما فصلا یفهمه کل من سمعه ۔(۱۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کلام الگ الگ الفاظ میں ہوتا۔ ہر سننے والا اسے سمجھ لیتا۔

عن یوسف بن عبدالله بن سلام ،عن أبیه قال :کان رسول الله ﷺ إذا جلس یتحدث یکثر أن یرفع طرفه إلی السماء ۔(۱۳)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گفتگو فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوتے تو اکثر اپنی نگاہیں مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے۔

عن عائشة ؓقالت :کان النبي ﷺ إذا بلغه عن الرجل الشيء لم یقل :ما بال فلان یقول ولکن یقول "ما بال أقوام یقولون کذا و کذا؟ "(۱٤)

حضرت عائشہؓ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی آدمی کی طرف سے ناگوار بات پہنچتی تو آپ ﷺ یہ نہ فرماتے کہ فلاں آدمی کا کیا حال ہے؟ بلکہ آپ ﷺ فرماتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسے ایسے باتیں کرتے ہیں؟!

عن سماك بن حرب، قال قلت لجا بربن سمرةؓ أکنت تجالس

---

(۱۱) بخاری ، الجامع الصحیح، رقم الحدیث :۳۵٦۷؛ ابو دائود، السنن، رقم الحدیث :٤۸۳۸؛ السنن الکبریٰ ، الجواهر النقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیهقی، ٥٤٥۸، ۲۰۷/۳، نشر السنة ملتان۔

(۱۲) ابو دائود ، السنن ، رقم الحدیث :٤۸۳۹،[حسن]۔

(۱۳) ابو دائود، السنن، رقم الحدیث :٤۸۳۷ ،[ضعیف]۔

(۱٤) ابو دائود ، السنن ، رقم الحدیث : ٤۷۸۸،[صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ قال نعم، كان طويل الصمت، قليل الضحك ----(١٥)

حضرت سماک بن حربؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، آپ ﷺ زیادہ دیر تک خاموش رہتے، کم ہنسا کرتے۔

عن عائشةؓ قالت: ما كان رسول الله ﷺ يسرد سرد كم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام يبينه فصل يحفظه من جلس إليه ـ(١٦)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح مسلسل تیز گفتگو کرنے والے نہ تھے بلکہ آپ ﷺ الگ الگ الفاظ میں گفتگو فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

فصاحتِ کلام

عن الحسن ابن عليؓ قال :سألت خالي هند ابن أبي هالة وكان وصافاً عن حلية رسول الله ﷺ و أنا أشتهي أن يصف لي منها شيأ أتعلق بي فقال كان رسول الله ﷺ ------ لا يتكلم في غير حاجة ، طويل السكتة يفتتح الكلام ويختمه بأ شداق هو ، ويتكلم بجوامع الكلم ، فصل لا فضول ولا تقصير۔ (١٧)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ھالہ سے سوال کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بڑی کثرت اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ اور میں بھی چاہتا تھا کہ وہ میرے لیے بھی آپ ﷺ کے حلیہ سے کچھ وصف بیان کریں۔ انہوں نے بیان کیا ---- کہ رسول اللہ ﷺ بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے،

(١٥) بيهقي ، دلائل النبوة ، ١/٣٢٤۔
(١٧) بيهقي، دلائل النبوة ، ١/٨٧-٢٨٦؛ ترمذي ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث :٢٢٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تادیر خاموش رہتے۔ آپ ﷺ کی گفتگو شروع سے آخر تک منہ بھر کر ہوتی۔ آپ ﷺ جامع گفتگو فرماتے جس میں طوالت ہوتی نہ کمی۔

فصاحت کلام کی مثالیں

عنجرير بن عبدالله عن النبي ﷺ قال "من لا يَرحم لا يُرحم (١٨)

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

عن صفوان بن سليم يرفعه إلى النبي ﷺ قال "الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، أو كالذي يصوم النهار و يقوم الليل" (١٩)

حضرت صفوان بن سلیم نبی ﷺ سے مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ بیوہ اور مسکین کی ضروریات کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے یا اس شخص کی مانند جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔

عن ابن عباس أن ضماداً قدم مكة ،و كان من أزد شنوءة ،و كان يرقي من هذه الريح ، فسمع سفهاء من أهل مكة يقولون، إن محمداً ﷺ مجنون فقال: لوأني رأيت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدى قال: فلقيه فقال يا محمد ﷺ :إني أرقى من هذه الريح ،وأن الله يشفى على يدى من شاء، فهل لك ؟ فقال رسول الله ﷺ : "ان الحمد لله نحمده و نستعينه من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له ،وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً

(١٨) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠١٣۔

(١٩) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠٠٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبده ورسوله، أما بعد:قال فقال أعد علي كلماتك هؤلاء فأعادهن عليه رسول الله ﷺ ثلاث مرات قال :فقال :لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن ناعوس البحر قال فقال هات يدك أبايعك على الإسلام قال فبايعه۔(۲۰)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازدشنواۃ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا۔اس نے مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد ﷺ مجنون ہیں (نعوذ باللہ)۔تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ تعالی میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔غرض وہ آپ ﷺ سے ملا اور کہا اے محمد ﷺ میں جنوں وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالی میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفاء دیتا ہے تو کیا آپ کی خواہش ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان الحمدللہ سے ابا بعد تک۔یعنی سب خوبیاں اللہ تعالی کے لیے ہیں میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جس کو اللہ تعالی راہ بتائے اسے کون بہکائے اور وہ جسے بہکائے اس کو کون راہ دکھلائے۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔

اب بعد حمد کے جو کہو! کہوں، ضماد نے کہا ان کلمات کو پھر پڑھیں غرض رسول اللہ ﷺ نے ان کو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں، جادوگروں کے اقوال سنے، شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا۔اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں پھر ضماد نے کہا اپنا ہاتھ لائیے میں اسلام کی بیعت کرتا ہوں پھر اس نے بیعت کر لی۔

(۲۰) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث :۲۰۰۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے وقت گفتگو

عن عائشةؓ قالت :كان رسول الله ﷺ إذا خرج أقرع بين نسائه ، فطارت القرعة على عائشةؓ و حفصةؓ فخرجتا معه جميعاً ، وكان رسول الله ﷺ إذا كان بالليل سار مع عائشةؓ يتحدث معها۔۔۔(۲۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کو نکلتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی فرماتے۔فرماتی کہ قرعہ میرے اور حفصہؓ کے نام نکلا۔دونوں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلیں۔ رسول اللہ ﷺ جب رات کو چلتے تو میرے ساتھ چلتے اور باتیں کرتے۔

عن أنسؓ نظرنا النبي ﷺ ذات ليلة حتى كان شطر الليل يبلغه فجاء فصلي لنا ثم خطبنا وقال"أ لا إن الناس قد صلوا ثم رقدوا وإنكم لم تزالوا في صلاة ما انتظر تم الصلاة(۲۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم نے نبی ﷺ کا انتظار کیا۔یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا۔آپ ﷺ تشریف لائے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہمیں خطبہ دیا فرمایا خبردار لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے۔تم نماز (کی حالت) میں ہو جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال :صلى النبي ﷺ صلاة العشاء في آخر حياته فلما سلّم قام النبي ﷺ فقال : " أرأيتكم ليلتكم هذه فإن رأس مأة سنة لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد (۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زندگی کے آخری ایام میں

(۲۱) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٢٩٨۔
(۲۲) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠٠۔
(۲۳) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٦٠١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نے سلام پھیر لیا کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمانے لگے تم اس رات کے متعلق کچھ جانتے ہوں آج روز مین پر جتنے انسان زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا۔

عن عمر ابن الخطابؓ قال :كان رسول الله ﷺ يسمر مع أبي بكر في الأمر من أمر المسلمين وأنا معهما (٢٤)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات کے متعلق گفتگو فرماتے اور میں ان کے ساتھ ہوتا۔

عن عائشةؓ قالت :حدث رسول الله ﷺ ذات ليلة نساء ه حديثاً فقالت امرأة منهن كان الحديث حديث خرافة فقال : أتدرون ما خرافة ؟ إن خرافة كان رجلًا من عذرة أ سرته الجن في الجاهلية فمكث فيهن دهرا ،ثم ردوه إلى الأنس فكان يحدث الناس بما رأى فيهم من الأعا جيب فقال الناس حديث خرافة (٢٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو ایک قصہ سنایا ایک بیوی صاحبہ نے فرمایا وہ قصہ خرافہ کا ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تم جانتی ہو خرافہ کیا ہے؟ خرافہ عذرہ قبیلے کا ایک آدمی تھا زمانہ جاہلیت میں جنوں نے اسے قید کر لیا وہ ان جنوں میں ایک مدت تک رہا پھر جنوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس لوٹا دیا وہ (خرافہ) لوگوں کو عجیب وغریب باتیں بتایا کرتا تھا جو اس نے (جنوں میں) دیکھیں۔ لوگ (ان عجیب باتوں کو) حدیث خرافہ کے نام سے پکارنے لگے۔

---

(٢٤) ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ١٦٩ ،[صحيح]۔

(٢٥) احمد ، المسند، رقم الحديث : ٢٥٧٥٨؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :٢٥٣ ،[ضعيف]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار

عن عائشةؓ قالت: قيل لها هل كان النبي ﷺ يتمثل بشيء من الشعر ؟ قالت كان يتمثل بشعر ابن رواحة يتمثل ويقول يأتيك بالأخبار من لم تزود (٢٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کبھی کسی شعر کی طرح کچھ پڑھا کرتے تھے۔ تو میں نے جواب دیا ابن رواحہ کے شعر کی مثل پڑھا کرتے تھے۔ تیرے پاس ایسی خبریں آئیں گی جن کا تو نے معاوضہ نہیں دیا۔

عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: إن أصدق بيت قاله الشاعر ألا كل شيء ما خلا الله باطل (٢٧)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے سب سے سچا شعر جو کسی نے کہا (یہ ہے) خبردار، اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز باطل ہے۔

عن جندب بن سفيانؓ، قال: دميت إصبع رسول الله ﷺ في بعض تلك المشاهد، فقال: هل أنت إلا اصبع دميت ـ وفي سبيل الله ما لقيت (٢٨)

حضرت جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی خون آلود ہوگئی آپ ﷺ انگلی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگئی تجھے جو تکلیف پہنچی اللہ کی راہ میں پہنچی۔

عن أبي إسحاق قال: سمعت البراءؓ قال: كان رسول الله ﷺ

(٢٦) بخاری، الادب المفرد، رقم الحديث: ٨٦٧؛ ترمذی ، السنن ، رقم الحديث : ٢٨٤٨؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ، رقم الحديث :٢٤٢،[صحيح]۔

(٢٧) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٣٨٤١؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٥٨٩٠۔

(٢٨) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٤٦٥٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يوم الأحزاب ينقل معنا التراب ولقد وارى التراب بياض بطنه وهو يقول : "اللهم لولا أنت ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا فانزلن سكينة علينا ثبت الأقدام إن لاقينا إن الألىٰ قد بغوا علينا وإن أرادوا فتنة أبينا" قال:ثم يمدصوته بآخرها۔ (۲۹)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی منتقل فرمارہے تھے اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کی سفیدی کو ڈھانپا ہوا تھا آپ ﷺ فرمارہے تھے اللہ کی قسم اگر تو نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون نازل فرما اور قدم مضبوط فرما اگر ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہو۔ وڈیروں نے ہم پر بغاوت کی اور جب انہوں نے فتنے فساد کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ اپنی آواز کو اُبینا پر اونچا فرماتے۔

عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ أنه قال: اللهم! لا عيش إلا عيش الآخرة،فاغفر للأنصار و المهاجرة (۳۰)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پڑھ رہے تھے اے اللہ زندگی آخرت کی زندگی ہے انصار اور مہاجروں کی بخشش فرما۔

---

(۲۹) بخاری ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٤١٠٦؛ مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث : ٤٦٧٠۔

(۳۰) مسلم ، الجامع الصحيح، رقم الحديث :٤٦٧٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دہم

رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی

عن أنسؓ قال: كان للنبي ﷺ تسع نسوة فكان إذا قسم بينهن لا ينتهي إلى المرأة الأولى إلا في تسع (١)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی نو (۹) بیویاں تھیں۔ آپ ﷺ جب ان کے درمیان تقسیم کرتے تو پہلی بیوی سے نویں بیوی تک تقسیم فرماتے۔

عن أبي سعيد الخدريؓ قال قال رسول الله ﷺ ماتزوجت شيأ من نسائي ولا زوجت شيأ من بناتي إلا بوحي جاء ني به جبرائيل عن ربي عزوجل (٢)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کسی بیوی سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی اپنی کسی بیٹی کو نکاح میں دیا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل وحی لے کر نہیں آئے۔

عن أنسؓ قال كان النبي ﷺ يدور على نسائه في الساعة الواحدة من الليل والنهار وهن إحدى عشرة (٣)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات اور دن میں ایک ہی وقت میں تمام بیویوں کے پاس چکر لگا لیتے اور وہ گیارہ تھیں۔

أول أزواجه ﷺ خديجة بنت خويلد۔ فلما ماتت خديجة تزوج رسول الله ﷺ سودة بنت زمعة۔ ثم تزوج رسول الله ﷺ عائشة بنت أبي بكر الصديق۔ ثم تزوج حفصة بنت عمر۔ ثم تزوج رسول

(١) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٦٢٨۔

(٢) ابن سيد الناس، محمد بن محمد بن عبدالله، عيون الاثرفي فنون المغازي والشمائل والسير، ٢/ ٣٠٠، منشورات دارالآفاق الجديده، بيروت۔

(٣) بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٦٨۔(٤) ابن حزم، جوامع السيرة۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ﷺ زينب بنت خذيمة و تزوج أم سلمة وتزوج زينب بنت جحش ۔ ثم تزوج رسو ل الله ﷺ جويرية بنت الحارث۔ ثم تزوج أم حبيبة ۔ ثم تزوج صفية بنت حي ۔ ثم تزوج ميمونة بنت الحارث۔ (٤)

رسول اللہ ﷺ کی پہلی بیوی خدیجہ بنت خویلد تھیں۔ جب خدیجہ فوت ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا پھر عائشہ بنت ابوبکر صدیق سے نکاح کیا پھر حفصہ بنت عمر سے اس کے بعد زینب بنت خذیمہ سے پھر ام سلمہ سے پھر زینب بنت جحش سے پھر جویریہ بنت حارث سے پھر ام حبیبہ سے، پھر صفیہ بنت حی سے اور پھر میمونہ بنت حارث سے آپ ﷺ نے نکاح کیا۔

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت ست سنين وأدخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت عنده تسعاً (٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے چھ سال کی عمر میں نکاح کیا جب وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آباد ہوئیں تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی اور نو سال کا عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزارا۔

ازواج النبی ﷺ

ا۔ حضرت خدیجہؓ

خديجة بنت خويلدبن أسد بن عبدالعزى بن قصى القرشية الأسدية زوج النبي ﷺ وأول من صدقت ببعثته مطلقاً (٦)

حضرت خدیجہؓ نبی ﷺ کی بیوی جنہوں نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔

---

(٥) بخاری ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :٥١٣٣۔

(٦) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ٥٢/٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلما أخبرها ميسرة أخبرها بعثت إلى رسول الله ﷺ وقالت إني قدرغبت فيك۔ ذكر ذالك لأعمامه فخرج معه حمزة بن عبدالمطلب عمه حتى دخل على خويلدبن أسد فخطبها إليه فزوجها من رسول الله ﷺ۔

حضرت خدیجہؓ کو میسرہ نے آپ ﷺ کے متعلق خبر دی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف میسرہ کو کہہ بھیجا کہ میں آپ سے رغبت رکھتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا ذکر اپنے چچاؤں سے کیا آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا حمزہؓ چلے اور خویلد بن اسد کے پاس جا کر منگنی کی اور رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا۔

۲۔سودة بنت زمعةؓ

سودة بنت زمعةؓ بن قيس بن عبدشمس القرشية العامرية ۔۔۔ كان تزوجها السكران بن عمرو أخو سهيل بن عمرو فتوفي عنها فتزوجها رسول الله ﷺ وكانت أول إمرأة تزوجها بعد خديجة۔ (۷)

سودۃ بنت زمعہ کے ساتھ سہیل بن عمرو کے بھائی سکران بن عمرو کا نکاح ہوا وہ فوت ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان (سودہؓ) سے نکاح کر لیا۔

۳۔حضرت عائشةؓ

حضرت عائشة بنت أبي بكرؓ أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت ست وقيل سبع ويجمع بأنها كانت أكملت السادسة وأدخلت في السابعة (۸)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے چھ سال کی عمر میں نکاح

(۷) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۵۲/۸۔
(۸) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ۔۵۸/۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یا سات سال کی عمر میں۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آباد ہوئیں تو اس کی عمر سات سال تھی۔

۴۔حضرت ام المومنین حفصہؓ

حفصة بنت عمرؓ هي أم المؤمنين تزوج رسول الله ﷺ حفصة بعد عائشة۔ (۹)

حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے بعد ان سے نکاح کیا۔

عن حسين بن أبي حسين قال : تزوج رسول الله ﷺ حفصة في شعبان على رأس ثلاثين شهرا قبل أحد۔

حضرت حسین بن ابو حسین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے احد سے قبل شعبان میں تیس ماہ کے آخر میں نکاح کیا۔

۵۔حضرت ام المومنین زینب بن خذیمہؓ

زينب بنت خزيمة بن عبدالله بن عمر بن عبدمناف بن هلال بن عامر بن صعصعة الهلا لية أم المؤمنين زوج النبي ﷺ يقال لها أم المساكين لأنها كانت تطعمهم و تصدق عليهم خطبها رسول الله ﷺ إلى نفسها فجعلت أمر ها إليه فتزوجها في شهر رمضان سنة ثلاث فأقامت عنده ثمانية أشهر وماتت في ربع الآخر سنة أربع (۱۰)

حضرت ام المومنین زینب بن خذیمہؓ جو کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں انہیں ام المساکین کہا جاتا تھا کیونکہ وہ مساکین کو کھانا کھلاتی تھیں اور ان پر صدقہ کرتی تھیں۔

---

(۹) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۸/۸۳۔

(۱۰) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۸/۱۱۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے منگنی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ آپ ﷺ نے ماہ رمضان ۳ھ میں ان سے نکاح کیا وہ آپ ﷺ کے پاس آٹھ ماہ رہی۔ ۴ھ کے آخری ربع میں فوت ہوگئیں۔

۶۔حضرت ام سلمة رضی اللہ عنہا

عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ تزوج أم سلمة وأقام عندها ثلاثا ثم قال ليس بك على أهلك هوان إن شئت سبعت لك (۱۱)

حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے تیرے گھر والوں کا کوئی مسئلہ نہیں اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن ٹھہرنے کی مدت رکھ لوں اور اگر تیرے لیے سات دن رکھوں گا تو اپنی باقی بیویوں کے لیے بھی سات سات دن رکھوں گا۔

۷۔حضرت ام المومنین ھند رضی اللہ عنہا

أم المؤمنين إسمها هند۔۔ وقال أبو عمر يقال إسمها رملة وليس بشيئى وإسم أبيها حذيفة فتزوج النبي ﷺ في جمادى الآخرة سنة أربع وقيل سنة ثلاث وكانت ممن أسلم قديماً۔ (۱۲)

حضرت ام المومنین ہند کے متعلق ابو عمر نے کہا (انہیں رملہ بھی کہا جاتا تھا) لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں ان کے والد کا نام حذیفہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سن ۴ھ میں جمادی الثانی میں ان سے نکاح کیا یہ بھی کہا گیا کہ سن ۳ھ میں نکاح ہوا۔ یہ قدیم الاسلام خواتین میں سے تھیں۔

---

(۱۱) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ۲۱۲۲، [صحيح]۔
(۱۲) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۹۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔حضرت زینب بنت جحشؓ

زينب بنت جحش الأهدية أم المؤمنين زوج النبي ﷺ وأمها أميمة عمة النبي ﷺ تزوجها النبي ﷺ سنة ثلاث وقيل سنة خمس ونزلت بسببها آية الحجاب۔ (۱۳)

حضرت زینب بنت جحشؓ کی والدہ کا نام امیمۃ تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں آپ ﷺ نے زینب سے سن ۳ھ میں نکاح کیا بعض نے کہا سن ۵ھ میں۔انہی کی وجہ سے پردے کی آیات نازل ہوئیں۔

۹۔حضرت جویریہؓ

جويريةؓ دخلت على رسو ل الله ﷺ وقالت يا رسول الله ﷺ إن جويرية بنت الحارث سيد قومه وقد أصابني من البلايا ماله بنخف عليك وقد كاتبت على نفسي فأ عني علي كتابتي فقال أوخير من ذالك أودى عنك كتابتك وأتزوجك فقالت : نعم: ففعل ذالك فبلغ الناس أنه قد تزوجها فقالوا أصهار رسول الله ﷺ فأرسلوا ما كان في أيدهم من بنى المصطلق فلقد أعتق الله بها مأئة أهل بيت من بنى المصطلق۔ (۱٤)

حضرت جویریہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہوئیں کہنے لگیں اللہ کے رسول ﷺ بے شک جویریہ بنت حارث جو اپنی قوم کی سردار تھیں مجھ پر مصیبتیں آئیں جو آپ ﷺ پر پوشیدہ نہیں ہیں میں نے اپنی مکاتبت کی ہے اور آپ ﷺ میری مکاتبت پر میری مدد فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا میں اس سے بھی بہتر تیری مکاتبت کرلوں اور تجھ سے نکاح

(۱۳) مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث :۳۵۰۵؛ابن سعد، الطبقات الكبرى۸/۱۰۲۔

(۱٤) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۱۱۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلوں کہنے لگی ہاں۔ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا یہ بات لوگوں تک پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نے نکاح کرلیا ہے تو کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال ان کے ہاتھ میں بنی مصطلق کے جتنے لوگ تھے سب کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بنی مصطلق کے 100 آدمی آزاد فرمائے۔

۱۰۔حضرت ام حبیبہؓ

أم حبية بنت أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية القرشية الأموية زوج النبي ﷺ وإسمها رملة۔ (۱۵)

حضرت ام حبیبہؓ ابوسفیانؓ کی بیٹی تھی اور نبی ﷺ کی بیوی تھی ان کا نام رملہ تھا۔

۱۱۔ حضرت صفیہؓ بنت حی

عن أنس قال أقام النبي بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنىٰ عليه بصفية بنت حي فدعوت المسلمين على وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم۔ (۱۶)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا آپ ﷺ نے صفیہ بنت حی سے نکاح کیا پھر میں نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ولیمہ کی دعوت دی تو اس ولیمہ میں گوشت اور روٹی نہ تھی۔

۱۲۔حضرت ریحانہؓ

قالت ريحانةؓ ۔۔۔ فلما أسلمت أعتقني رسول الله ﷺ وتزوجني و أصدقني إثنتي عشرة أوقية و نشا كما كان يصدق نساءه ۔ (۱۷)

---

(۱۵) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۹۸۔

(۱۶) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۵۱۵۹۔ ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۱۲۱۔

(۱۷) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۱۳۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ریحانہؓ نے کہا جب میں مسلمان ہوئی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر دیا اور میرے ساتھ نکاح کر لیا اور مجھے بارہ اوقیہ اور ایک نش مہر دیا جس طرح باقی بیویوں کو آپ ﷺ نے مہر دیا۔

۱۳۔حضرت میمونہؓ

ميمونة بنت الحارث بن حزن الهلالية أخت أم الفضل لبابة هي أم المؤمنين كان إسمها برة فسما ها النبي ﷺ ميمونة تزو جها النبي ﷺ (۱۸)

حضرت میمونہؓ بنت حارث ام الفضل کی بہن اور مسلمانوں کی ماں تھی ان کا نام برۃ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھا اور ان سے نکاح کیا۔

جن سے صرف نکاح ہوا

۱۔قتيلة بنت قيسؓ

جن کا پورا نام قتیلۃ بنت قیس ہے **أخت الأشعث بن قيس بن معدي كرب بن معاوية بن جبلة بن عدي بن ربيعة بن معاوية الأكرمين بن الحارث بن معاوية بن ثور بن مرتع بن كندة.** (۱۹)

أخبرنا هشام بن محمد بن السائب عن أبيه عن أبي صالح عن إبن عباسؓ قال لما استعاذت أسماء بنت نعمان من النبي ﷺ خرج والغضب يعرف في وجهه۔ فقال له الأشعث بن قيس لا يسوك الله يا رسول الله ﷺ ألا أزوجك من ليس دونها في الجمال والحسب؟

(۱۸) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۱۳۰۔

(۱۹) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۸/۱٤۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال من؟ قال أختي قتيلة، قال:قدتزوجتها۔ (۲۰)

اسماء بنت نعمان نے جب نبی ﷺ سے پناہ طلب کی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا تو اشعث بن قیس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالی آپ کو دکھ نہ پہنچائے کیا میں آپ کا نکاح ایسی عورت سے نہ کروادوں جو حسب ونسب اور حسن جمال میں اس سے کم نہیں آپ ﷺ نے پوچھا کون، کہنے لگے میری بہن قتیلہ، آپ ﷺ نے فرمایا بے شک میں نے اس سے نکاح کرلیا۔

أخبرنا محمد بن عمر عن يحي بن النعمان۔ عن يزيد بن قيس۔ أن قتيلة بنت قيس أخت أشعث كانت ممن وهبت نفسها للنبي ﷺ أخبرنا محمد بن عمر حدثني ابن أبي الزناد وأبو الخصيب عن هشام بن عروة۔ عن أبيه أنه كان ينكر ذالك ويقول لم يتزوج رسول الله ﷺ قتيلة بنت قيس ولا تزوج كندية إلا أخت بن الجون ملكها وأتي بها فلما نظر إليها طلقها ولم يبن بها۔ (۲۱)

حضرت یزید بن قیس سے روایت ہے کہ قتیلہ بنت قیس جو کہ اشعث کی بہن تھی ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے نبی ﷺ کو اپنی جان ہبہ کی تھی لیکن ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے قتیلہ سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی کندیہ سے سوائے ابن جون کی بہن کے اس نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ اس کے پاس آئے جب اسے دیکھا تو آپ ﷺ نے طلاق دے دی اس کے قریب نہیں گئے۔

عن الزهري قال :هي فاطمة بنت الضحاك بن سفيان فاستعاذت منه فطلقها فكانت تلقط البعر وتقول أنا الشقية۔ وتزوجها رسول الله

(۲۰) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱٤۸/۸۔

(۲۱) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱٤۸/۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ في ذى القعدة سنة ثمان عن الهجرة وتوفيت سنة ستين ۔ (۲۲)

امام زہریؒ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ضحاکؓ نے آپ ﷺ سے پناہ طلب کی آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی وہ گوبر اکٹھا کیا کرتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ میں بدنصیب ہوں۔ آپ ﷺ نے ۸ھ ذوالقعدہ میں اس سے نکاح کیا اور وہ سن ۶۰ھ میں فوت ہوئی۔

عن عائشةؓ قالت: تزوج رسول الله ﷺ الكلابية فلما دخلت عليه فدنامنها قالت :إني أعوذبالله منك فقال رسول الله ﷺ :لقد عذت بعظيم إلحقي بأهلك۔ (۲۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کلابیہ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ جب اس کے پاس گئے اور قریب ہوئے تو کہنے لگی کہ میں آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے عظیم ذات کی پناہ لی، جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

عن حمزة بن أبي أسيد الساعدي عن أبيه و كان بدريا قال تزوج رسول الله ﷺ أسماء بنت النعمان الحوية فلما دخلت عليه وأغلق الباب و أرخى الستر مدَ يديه إليها فقالت أعوذبالله منك۔ (۲۴)

حضرت حمزہ بن ابواسید اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ (وہ بدری تھا) اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا۔ جب آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور دروازہ بند کیا اور پردہ ڈال دیا۔ اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے تو اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔

---

(۲۲) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱٤۸/۸۔

(۲۳) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱٤۱/۸۔

(۲٤) ابن حجر ، الاصابه، ۲۳۳/٤۔ ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ٤٦/۸۔۱٤٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے صرف نکاح ہوا اور چھوڑ دیا

ملكية بنت كعب الليثي.

حدثني أبو معشر قال :تزوج النبي ﷺ ملكية بنت كعب وكانت تذكر بجمال بارع، فدخلت عليها عائشةؓ فقالت لها: أما تستحيين أن تنكحي قاتل أبيك ؟ فاستعاذت من رسول الله ﷺ فطلقها، فجاء قومها إلى النبي ﷺ فقالوا: يا رسول الله ﷺ إنها صغيرة و إنها لرأى لها وأنها خدعت، فارتجعها فأبى رسول الله ﷺ فاستأذنوه أن يتزوجها قريب لها من بني عذرة فأذن لهم فتزوجها العزري وكان أبو ها قتل يوم فتح مكة قتله خالد بن الوليد بالخندمة۔ (۲۵)

ابو معشرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملکیہ بنت کعب سے نکاح کیا۔اس کے حسن و جمال کا تذکرہ ہوتا تھا۔حضرت عائشہؓ اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ تو حیاء نہیں کرتی اپنے باپ کے قاتل سے نکاح کر رہی ہے۔اس نے رسول اللہ ﷺ سے پناہ مانگ لی۔آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی۔اس کی قوم نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ چھوٹی عمر والی ہے یہ اس کی اپنی رائے تھی اور اس نے دھوکہ کھایا۔آپ ﷺ اس کو اپنے پاس واپس رکھ لیں۔رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا اور انہوں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی کہ بنی عذرۃ میں سے ایک لڑکے کے ساتھ شادی کر لیں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔پس شادی کی ایک کنواری لڑکی سے اس کا باپ فتح مکہ کے موقع پر قتل کیا گیا تھا۔خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا تھا خندمہ کے ساتھ۔

عن عطاء بن يزيد الجندعي قال تزوج رسول الله ﷺ مليكة بنت

---

(۲۵) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱۴۸/۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كعب اليثي في شهر رمضان سنة ثمان ودخل بها فماتت عنده، قال محمد بن عمر وأصحابنا ينكرون ذلك ويقولون لم يتزوج كنانية قط۔ (٢٦)

عطاء بن یزید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملیکہ بنت کعب سے نکاح کیا رمضان کے مہینے میں سن ۸ھ کو اور اس کے پاس آئے تو وہ فوت ہوگئی محمد بن عمر اور ہمارے ساتھی اس بات کا انکار کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کنعانی عورت سے کبھی شادی نہیں کی۔

بنت جندب بن ضمرة الجندعي

عن يزيد بن بكر أن رسول الله ﷺ تزوج بنت جندب بن ضمرة الجندعي قال محمد بن عمرو أصحابنا ينكرون ذلك ويقولون لم يتزوج رسول الله ﷺ كنا نيةقط ۔ (٢٧)

سبا

قال(هشام بن محمد) حدثني رجل من رهط عبدالله بن خازم السلمي أن رسول الله ﷺ تزوج سبا بنت ألصلت بن حبيب السلمية فما تت قبل أن يصل إليها۔ (٢٨)

رسول اللہ ﷺ نے سبا بنت الصلت سے نکاح کیا۔ وہ آپ ﷺ کے اس تک پہنچنے سے پہلے فوت ہوگئی۔

اس روایت کے آگے لکھا ہے کہ بنی سلیم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میری بیٹی خوبصورت اور دانش مند ہے میں آپ کے سوا کسی پر رشک نہیں کرتا آپ ﷺ سمجھ گئے کہ وہ چاہتا ہے کہ آپ ﷺ اس سے نکاح کریں اس

(٢٦) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ٨/٤٩۔١٤٨۔
(٢٧) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ٨/١٤٩۔
(٢٨) ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ٨/١٤٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دوسری بات یہ کہی کہ وہ کبھی بھی بیمار نہیں ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے آپ کی ایسی بیٹی کی ضرورت نہیں جو اپنے گناہ لے کر ہمارے پاس آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس مال میں خیر نہیں جس میں کوئی تکلیف یا نقصان نہیں ہوا اور نہ اس جسم میں کوئی خیر ہے جسے کوئی بیماری نہیں پہنچی۔

ایسی عورتیں جنہوں نے آپ ﷺ کو اپنی ذات ہبہ کی

لیلی بنت الخطیم

عن إبن أبي عون أن ليلى بنت الخطيم وهبت نفسها للنبي ﷺ ووهبن نساء أنفسهن فلم يسمع أن النبي ﷺ قبل منهن أحداً۔ (۲۹)

ابن ابوعونؒ سے روایت ہے کہ لیلیٰ بنت خطیم نے اپنی جان نبی ﷺ کو ہبہ کی اور کچھ اور عورتوں نے خود کو ہبہ کیا لیکن یہ بات نہیں سنی گئی کہ آپ ﷺ نے کسی ایک کو قبول فرمایا ہو۔

عن أم هاني بنت أبي طالب قالت :خطبني رسول الله ﷺ فاعتذرت إليه فعذرني، ثم أنزل الله (إنا أحللنا لك أزواجك التى آتيت أجورهن حتى بلغ اللاتي هاجرن معك ۔قالت :فلم أكن أحل له لم أهاجر معه ،كنت مع الطلقاء ۔(۳۰)

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا پیغام بھیجا میں نے آپ ﷺ سے معذرت کی۔ آپ ﷺ نے میری معذرت قبول کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إنا أحللنا لك أزواجك اللاتي إلیٰ آخر۔ میں طلقاء کے ساتھ تھی۔

---

(۲۹) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱۵۱/۸۔

(۳۰) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۱۵۳/۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضباعة بنت عامر

خطبها النبي ﷺ إلى إبنها سلمة بن هشام بن المغيرة فقال: حتىٰ أستامرها۔ وقيل للنبي ﷺ ۔ إنها قد كبرت۔ فأتاها إبنها فقا ل لها: إن النبي خطبك إلي ۔ فقالت ماقلت له۔ قال : قلت حتىٰ استأمرها۔ فقالت: و في النبي۔ إرجع فزوجه، فرجع إلى النبي، فسكت عنه۔ (۳۱)

رسول اللہ ﷺ نے ضباعہ کے بیٹے سلمہ بن ھشام بن مغیرۃ کو ضباعہ سے نکاح کا پیغام بھیجا۔سلمہ نے کہا میں اپنی والدہ سے مشورہ کرلوں پھر وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے نکاح کا پیغام بتایا۔ضباعہ نے پوچھا تم نے کیا جواب دیا۔انہوں نے کہا میں نے مشورہ کرنے کی بات کی ہے۔ضباعہ نے کہا نبی ﷺ کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا۔ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے نکاح کی بات کرو۔وہ نبی ﷺ کے پاس واپس گئے اور نکاح کی بات کی اور آپ ﷺ خاموش رہے۔

صفية بنت بشا مة العنبري.

عن ابن عباس قال : خطب النبي ﷺ صفية بنت بشامة بنت نضلة العنبري، و كان أصابها سباء ، فخيرها رسول الله ﷺ فقال : إن شئت أنا وإن شئت زوجك ،فقالت :بل زوجي۔ فأرسلها ، فلعنتها بنو تميم۔ (۳۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت بشامہ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور وہ قید ہو کر آئی۔اور آپ ﷺ نے اس کو اختیار دیا اگر تو چاہے تو میرے ساتھ نکاح کر لے اگر تو چاہے تو پہلے خاوند کو اختیار کر لے۔وہ کہنے لگی میں اپنے خاوند کو اختیار

(۳۱) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۸/۱۵٤۔
(۳۲) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ۸/۱۵٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے بھیج دیا۔ بنو تمیم کے لوگ اسے ملامت کرنے لگے۔

أم شريك وإسمها عزية بنت جابر بن حكيم

قال(محمد بن إبراهيم) كانت أم شريك امرأة من بني عامر بن لؤي معيصية: وإنها وهبت نفسها لرسول الله ﷺ فلم يقبلها رسول الله ﷺ فلم تتزوج حتى ماتت (٣٣)

محمد بن ابراھیم سے روایت ہے کہ ام شریک بنی عامر قبیلے کی عورت تھی اس نے اپنی جان رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کی۔

آپ ﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اس عورت نے شادی نہ کی حتیٰ کہ فوت ہوگئی۔

خولة بنت حكيم بن أمية

قال محمد : كانت خولة بنت حكيم من اللاتي وهبن أنفسهن للنبي ﷺ فأرجأها وكانت تخدم النبي ﷺ وتزوجها عثمان بن مظعونؓ فمات عنها۔(٣٤)

خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی جان رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کی۔ آپ ﷺ نے اس سے کنارہ کشی اختیار کی وہ آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ ان سے حضرت عثمان بن مظعون نے نکاح کیا۔ اسی سے فوت ہوگئے۔

أمامةؓ بنت حمزة بن عبد المطلب.

قال عليؓ لرسول الله ﷺ ۔ ألا تزوج بنت عمك حمزةؓ فإنها۔ قال سفيانؒ أجمل۔ وقال إسماعيل أحسن فتاة في قريش۔ فقال: يا علي أما علمت أن حمزة أخي من الرضاعة و إن الله حرم من الرضاعت ماحرم منالنسب۔(٣٥)

(٣٣) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ١٥٨/٨۔
(٣٤) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ١٥٨/٨۔
(٣٥) ابن سعد ، الطبقات الكبرىٰ ، ١٥٩/٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ آپ اپنی چچازاد سے نکاح کیوں نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا اے علیؓ تم نہیں جانتے کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کردیئے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

خولة بنت الهذيل

أخبرنا هشام بن محمد ـ حدثني الشرفي بن القطامي أن رسول الله ﷺ ـ تزوج خولة بنت الحذيل فهلكت فى الطريق قبل أن تصل إليه۔(٣٦)

رسول اللہ ﷺ نے خولہ سے نکاح کیا وہ راستے میں فوت ہوگئی۔ پہلے اس کے آپ ﷺ اس سے ملتے۔

شراف بنت خليفة أخت دحية الكلبي.

قال (عبدالرحمن) خطب رسول الله ﷺ إمرأة من كلب فبعث عائشةفنظرت إليها فذهبت ثم رجعت فقال لها رسول الله ﷺ ما رأيت ؟ فقالت : مارأيت طائلاً۔ فقال لها رسول الله ﷺ لقد رأيت طائلا۔ لقد رأيت خالاً بخدها إقشعرت كل شعرة منك فقالت يا رسول الله ﷺ ما دونك سر۔ (٣٧)

بنوکلب کی ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بھیجا دیکھنے کے لیئے وہ گئی واپس آئی آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا دیکھا ہے تو نے۔ اس نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا اس کو لمبا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو اس کے لمبے ہونے کو دیکھتی رہی ۔۔۔۔۔۔

(٣٦) ابن سعد،الطبقات الكبرى ابن سعد ،١٦٠/٨

(٣٧) ابن سعد' الطبقات الكبرى' ١٦١/٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق المهر

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن۔ أنه قال : سألت عائشةؓ زوج النبي ﷺ كم كان صداق رسول الله ﷺ قالت :كان صداقه لأ زواجه ثنتي عشرة أوقية ونشا، قالت أتدري مانش۔ قال۔ قلت۔ قالت نصف أو قية فتلك خمس مأ ئة درهم فهذا صداق رسول الله ﷺ لأزواجه۔ (۳۸)

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حق مہر کیا رکھا تھا کہنے لگی کہ آپ ﷺ کی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا ۔حضرت عائشہؓ کہنے لگی تم جانتے ہو نش کیا ہے۔ میں نے کہا نہیں ۔ پھر انہوں نے بتایا نصف اوقیہ۔ یہ پانچ سو درہم ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا مہر تھا۔

عن أنسؓ أن رسول الله ﷺ أعتق صفيةؓ وتزوجها وجعل عتقها صداقها وأولم عليها بحيس(۳۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر قرار دیا اور اس پر ولیمہ کیا حیس کا۔

حدثنا محمد بن عبيد ۔ حدثنا حماد بن زيد ۔ عن ايوب ۔ عن محمد ۔ عن ابي العجفاء السلمي قال خطبنا عمرؓ فقال ألا لاتغالوا بصداق النساء فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا أو تقوى عند الله كان أولاكم بها النبي ما اصدق رسول الله ﷺ إمرأة من نساء ه ولا اصدق إمرأة من بناته اكثر من ثنتي عشرة أوقية۔ (٤٠)

ابوعجفاء سلمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں خطبہ دیا اس میں فرمایا: خبردار!

---

(۳۸) مسلم ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:۳٤۸۹:ابن حزم ،جوامع السيرة،ص ۳۷

(۳۹) بخاری الجامع الصحيح ،رقم الحديث: ٥٠٨٦

(٤٠) ترمذی، السنن، رقم الحديث :١١١٤؛ابن ماجه، السنن ،رقم الحديث :١٨٨٧،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے حق مہر کو حق سے زیادہ نہ بڑھاؤ اگر یہ دنیا میں عزت کا ذریعہ ہوتا یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کے زیادہ لائق تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کا حق مہر نہ بیٹیوں میں سے کسی کا حق مہر بارہ اوقیوں سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔

ازواج مطہرات کے لیے باری مقرر کرنا

عن عائشة ان النبی ﷺ كان يقسم بين نسائه فيعدل ويقول اللهم هذه قسمتي فيما أملك فلا تلمني فيما تملك ولا أملك ۔(٤١)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان تقسیم کرتے پھر اس میں عدل فرماتے اور دعا کرتے۔ اے اللہ تعالیٰ یہ میری تقسیم ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں اے اللہ جس میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے اس پر ملامت نہ کرنا۔

قالت عائشةؓ يا ابن اختي كان رسول الله ﷺ لا يفضل بعضها على بعض في القسم من مكثه عندنا وكان قل يوم إلا وهو يطوف علينا جميعاً فيدنو من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغ إلى التي هو يومها فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت و فرقت أن يفارقها رسول الله ﷺ يا رسول الله ﷺ يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله ﷺ منها قالت نقول في ذلك أنزل الله عزوجل وفي اشباهها ﴿وإن امرأة خافت من بعلها نشوزاً۔﴾ (٤٢)

حضرت عائشہؓ نے کہا اے بھانجے! رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ٹھہرنے کی تقسیم میں کسی کو فضلیت نہیں دیتے تھے۔ کوئی دن ہی ایسا گزرا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک کے گھر نہ آئے ہوں۔ اور کسی کو ہاتھ لگائے بغیر ہمارے قریب نہ بیٹھے ہوں۔ پھر اس

(٤١) نسائی، السنن، رقم الحديث :٣٣٩٥؛ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث :١٩٧١۔[ضعيف]

(٤٢) ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث: ٢١٣٥،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی صاحبہ کے پاس جا کر رات گزارتے جس کی باری ہوتی۔ حضرت سودہ ؓ جب عمر رسیدہ ہوگئیں اور انھیں کچھ اندیشہ ہوا کہ آپ ﷺ اس میں بے رخی اختیار نہ فرمائیں۔ کہنے لگیں اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنی باری حضرت عائشہ ؓ کو دے دی۔ آپ ﷺ نے قبول فرمالیا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں میرا خیال ہے اس واقعے کے متعلق یہ آیت اتری:

(إن امرأة خافت .....الخ..

عن عائشة ؓ قالت: كان رسول الله إذا أراد سفراً أقرع بين نسائه ،فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه، وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها، غير أن سودة بنت زمعة ؓ وهبت يومها وليلتها لعائشة ؓ زوج النبي تبتغي بذلك رضا رسول الله ﷺ ۔(٤٣)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے جس کا قرعہ نکل آتا۔ آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ اور آپ ﷺ نے ہر ایک بیوی کے لیے دن اور رات تقسیم کی ہوئی تھی، سوائے حضرت سودہ ؓ کے، اس لیے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ ؓ کو ھبہ کر دی تھی۔ اس سے حضرت سودہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات کے ہاں جانے کا معمول

عن عائشة ؓ قالت: كان رسول الله ﷺ إذا انصرف من العصر دخل علي نسائه فيدنو من إحداهن فدخل علي حفصة ؓ فاحتبس أكثر ما كان يحتبس۔(٤٤)

(٤٣) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث : ٢٥٩٣؛ابو داؤد،السنن ،رقم الحدیث :٢١٣٨

(٤٤) بخاری ،الجامع الصحیح ، رقم الحدیث :٥٢١٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی ہر بیوی کے ہاں تشریف لے جاتے۔ اور حضرت حفصہؓ کے پاس زیادہ دیر ٹھہرتے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت :يا ابن أختي كان رسول الله ﷺ لا يفضل بعضنا على بعض في القسم من مكثه عندنا و كان قلّ يوم إلا وهو يطوف علينا جميعاً فيدنو من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغ إلى التي هو يومها فيبيت عندها۔(٤٥)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اے بھانجے ! رسول اللہ ﷺ ہم میں سے بعض کو بعض پر تقسیم میں فضیلت نہیں دیتے تھے اور کم ہی ایسا ہوتا کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ہم سب کے پاس نہ آتے۔ رسول اللہ ﷺ ہر بیوی کے قریب بیٹھتے حتی کہ اس کے پاس چلے جاتے کہ جس کی باری ہوتی پھر اس کے پاس رات گزارتے۔

عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه في الليلة واحدة وله يومئذ تسع نسوة۔(٤٦)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے اور ان دنوں آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کا گھر والوں کے لیے غلہ جمع کرنا

عن عمر رضي الله عنه أن النبي ﷺ كان يبيع نخل بني النضير و يحبس لأ هله قوت سنتهم ۔(٤٧)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بنی نضیر والی کھجوریں فروخت کر کے اپنے اہل خانہ کے لیے ایک سال کا غلہ رکھ لیتے۔

---

(٤٥) ابو داؤد ،السنن ،رقم الحديث :٢١٣٥،[صحيح]۔
(٤٦) بخاری ،الجامع الصحيح ، رقم الحديث :٥٢١٥۔
(٤٧) بخاری ،الجامع الصحيح، رقم الحديث:٥٣٥٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عمرؓ قال: كانت اموال بنى النضير مما أفاء الله على رسوله ﷺ مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب، فكانت للنبي ﷺ خاصة، فكان ينفق على أهله نفقة سنة، و ما بقي جعله فى الكراع و السلاح، عدّة في سبيل الله۔(٤٨)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بنی نضیر کا مال عطا فرمایا۔ جس پر مسلمانوں نے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے۔ یہ مال نبی ﷺ کے لیے خاص تھا۔ آپ ﷺ اپنے اہل خانہ پر سال بھر خرچ کرتے۔ اور جو بچ جاتا اسے گھوڑے اور ہتھیار اللہ کی راہ میں خریدنے کے لئے رکھ لیتے۔

كان رسول الله ﷺ ينفق على نسائه كل سنة عشرين وسقا من شعير وثمانين وسقا من تمر۔(٤٩)

رسول اللہ ﷺ سال بھر میں اپنی بیویوں پر بیس وسق جو اور ۸۰ وسق کھجور خرچ فرمایا کرتے تھے۔

ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک

عن عائشةؓ قالت: كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ وكان لي صواحب يلعبن معي، وكان رسول الله ﷺ إذا دخل يتقمعن منه فيسر بهن إلي فيلعبن معي۔(٥٠)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں۔ جب آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں پھر آپ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

عن عائشةؓ قالت: كان الحبش يلعبون بحرابهم فيسترني رسول

(٤٨) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٤٥٧٥۔
(٤٩) ابن حزم، جوامع السيرة، ص٣٨۔
(٥٠) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٦١٣٠۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ﷺ وأنا أنظر، فما زلت أنظر حتى كنت أنا أنصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن تسمع اللهوا۔(۵۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حبشی اپنے برچھوں سے کھیلتے تو رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے پیچھے چھپا لیتے اور میں (کھیل) دیکھتی رہتی۔ میں اسے دیر تک دیکھتی رہتی اور خود ہی لوٹ کر آتی۔ اندازہ کریں کہ ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر تک کھیل دیکھ سکتی ہے۔

عن أنسؓ قال: كان النبي ﷺ عند بعض نسائه، فأرسلت إحدى أمهات المؤمنين بصحفة فيها طعام، فضربت التي النبي ﷺ في بيتها يدالخادم فسقطت الصحفة فانفلقت، فجمع ا لنبي ﷺ فلق الصحفة ثم جعل يجمع فيها الطعام الذي كان فى الصحفة ويقول !غارت أمكم ثم حبس الخادم حتى أتى بصحفةمن عندالتى هو في بيتها فدفع الصحفة الصحيحة إلى التي كسرت صحفتها، و أمسك المكسورة في بيت التي كسرت فيه۔(۵۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی بیوی کے پاس تھے، کسی دوسری بیوی (ام المومنینؓ) نے کھانے کی ایک پلیٹ بھیجی جس ام المومنین کے گھر آپ ﷺ تشریف فرما تھے نے اس خادم کے ہاتھ پر مارا پلیٹ ٹوٹ کر ٹکرے ٹکرے ہوگئی، آپ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے ٹکرے اکٹھے کیے پھر آپ ﷺ کھانے کو اکٹھا فرمانے لگے اور فرمایا تمہارے ماں کو غیرت آ گئی۔ خادم کو روکے رکھا یہاں تک کہ صحیح سالم پلیٹ جس نے توڑی تھی اس سے لے کر خادم کو دی اور ٹوٹی ہوئی اسے دے دی۔ جس نے توڑی تھی۔

(۵۱) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۱۹۰۔

(۵۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۲۲۵؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۳۵۶۷؛ ترمذی، السنن، رقم الحدیث ۱۳۵۹؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ۳۴۰۷؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث: ۲۳۳۳؛ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۱۲۰۵۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنسؓ قال: كان رسول الله ﷺ في بعض أسفاره، و غلاماًسود يقال له:أنجشة، يحدو، فقال له رسول الله ﷺ : ياأنجشة رويدك، سوقا بالقوارير۔(٥٣)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے،ایک حبشی غلام جسے انجشہ کہا جاتا تھا حدی پڑھ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔

عن عائشةؓ قالت: سابقتني النبي ﷺ فسبقته۔(٥٤)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی اور میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔

عن عائشةؓ أنها سئلت كيف كان رسول الله ﷺ إذا خلافي بيته؟ قالت ألين الناس وأكرم الناس و كان رجلا من رجالكم إلا أنه كان ضحا كا بساما (٥٥)

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیسے ہوتے تھے؟ کہنے لگیں تمام انسانوں میں نرم، سب لوگوں سے بڑھ کر عزت وقار والے اور آپ ﷺ تمہارے مردوں کی طرح ایک مرد تھے مگر یہ کہ آپ ﷺ زیادہ ہنستے مسکراتے رہتے۔

کام کاج میں ہاتھ بٹانا

عن الأسود بن يزيد سألت عائشةؓ ماكان النبي ﷺ يصنع في

---

(٥٣) مسلم ،الجامع الصحيح،رقم الحديث:٦٠٣٦۔

(٥٤) ابن ماجه،السنن،رقم الحديث:١٩٧٩؛صحيح ابن ماجه،السنن،رقم الحديث:٢٠١٠؛احمد ،المسند ،رقم الحديث:٢٥٤٩٥۔

(٥٥) ابن سعد،الطبقات الكبرى ،١/٣٦٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البيت؟ قالت: كان يكون في مهنة أهله فإذا سمع الأذان خرج (٥٦)

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ گھر والوں کی خدمت کرتے تھے۔ پھر جب اذان سنتے باہر چلے جاتے۔

عن عمرة قيل لعائشةؓ: ماذا كان رسول الله ﷺ يعمل في بيته؟ قالت: كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته و يخدم نفسه۔(٥٧)

حضرت عمرہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ایک عام بشر تھے کپڑوں سے جوئیں نکالتے بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنے کام خود کر لیتے۔

عن هشام بن عروة عن أبيه قال: سألت عائشةؓ ماكان النبي ﷺ يعمل في بيته ؟ قالت :كان يخيط ثوبه ويخصف نعله ويعمل ما يعمل الرجال في بيوتهم (٥٨)

حضرت عروہؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کاج کیا کرتے تھے۔ فرمانے لگیں، کپڑے کو پیوند لگا لیتے اور سی لیتے، جوتا گانٹھ لیتے اور ہر وہ کام کرتے تھے جو آدمی اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔

---

(٥٦) بخاری ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٣٦٣؛ترمذی ،السنن، رقم الحدیث:٢٤٨٩؛بیهقی، دلائل النبوة،١/٣٢٧۔

(٥٧) بخاری،الادب المفرد،رقم الحدیث:٥٤١ ص ٩٠؛ترمذی،الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث:٣٤٣؛ ابن حبان ،الصحیح،رقم الحدیث: ٥٦٤٦، بیهقی ،دلائل النبوة،٢/٣٢٨؛احمد ،المسند ،رقم الحدیث:٢٦٧٢٤۔

(٥٨) ابن حبان، الصحیح ،رقم الحدیث:٥٦٤٨؛بیهقی،دلائل النبوة ١/٣٢٨؛بخاری،الادب المفرد،رقم الحدیث:٥٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایلاء

عن ام سلمةؓ أن النبي ﷺ حلف!لا يدخل على بعض نسائه شهراً، فلما مضي تسعةٌ و عشرون يوما غدا عليهن او راح، فقيل له: يانبي الله إنك حلفت أن لا تدخل عليهن شهراً، فقال: إن الشهر يكون تسعة و عشرين يوما۔ (٥٩)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ تک ایلاء کیا۔ جب انتیس دن مکمل ہوئے تو آپ ﷺ صبح یا شام کو تشریف لائے آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک مہینے تک کی قسم اٹھائی تھی آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عن أنس بن مالكؓ قال :آلى رسول الله ﷺ من نسائه و كانت انفقت رجله فأقام في مشربة تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فقالوا :يا رسول الله ﷺ آليت شهرا فقال:إن الشهر يكون تسعا و عشرين۔(٦٠)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا جب آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی آپ ﷺ بالا خانے میں ٹھہرے رہے جب آپ ﷺ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا تو آپ ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عن عائشة قالت :لما مضى تسع وعشرون ليلة :دخل على رسول الله ﷺ بدأبي۔ فقلت: يا رسول الله! إنك أقسمت أن لا تدخل علينا شهراً، وإنك دخلت من تسع و عشرين، أعدهن فقال إن الشهر تسع و

(٥٩) بخاری ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٢٠٢؛مسلم ،الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:٢٥٢٣۔

(٦٠) بخاری ،الجامع الصحیح، رقم الحدیث:١٩١١؛نسائی ،السنن ،رقم الحدیث :٣٤٨٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشرون----------(٦١)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ نے انتیس دن پورے کیے میرے پاس آئے میں نے کہا آپ ﷺ نے ایک مہینے کی قسم اٹھائی ہے میں شمار کرتی رہی انتیس دن ہوئے فرمایا عائشہؓ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عن عائشةؓ قالت: آلي رسو ل الله ﷺ من نسائه و حرم فجعل الحرام حلالا و جعل فی الیمین کفارة۔ (٦٢)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور حرام کیا۔ پھر حلال کیا حرام کیے ہوئے کو اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

عن عائشةؓ قالت: أقسم رسول الله ﷺ أن لا یدخل علی نسائه شهرا، فمكث تسعةو عشرین یوماً حتی إذا كان مساء ثلاثین ،دخل علی فقلت إنك أقسمت أن لا تدخل علینا شهر اً،فقال: (الشهر كذا)یرسل أصابعه فیه ثلاث مرات(الشهر كذا) و أرسلأصابعه كلها،أمسك إصبعاً واحدً فی الثالثة۔(٦٣)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قسم اٹھائی کہ ایک مہینہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ انتیس دن رکے رہے تیس کی رات کو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ میرے پاس آئے میں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک مہینہ کی قسم اٹھائی تھی آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے تمام انگلیاں کھڑی کیں لیکن تیسری بار ایک روک لی۔

---

(٦١) مسلم ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث :٣٦٩٦۔

(٦٢) ابن ماجه ،السنن ، رقم الحدیث:٢٠٧٢۔[ضعیف]

(٦٣) ابن ماجه ،السنن ، رقم الحدیث :٢٠٥٩؛ صحیح ابن ماجه ، رقم الحدیث:٢٠٨٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد اور آپ ﷺ کا اس سے پیار

عن أنسؓ قال: أخذ النبي ﷺ إبراهيم، فقبله وشمه۔(٦٤)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (اپنے بیٹے) ابراہیم کو لیا اسے چوما اور سونگھا۔

عن أبي هريرةؓ قال: قبل رسول الله ﷺ الحسن بن علي، وعنده الأقرع بن حابس التميمي جالسا فقال الاقرع: إن لي عشرة من الولد ماقبلت منهم أحدا فنظر إليه رسول الله ﷺ ثم قال: "من لا يرحم لا يرحم" (٦٥)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو پیار کیا اور آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

قال أبو قتادةؓ: خرج علينا النبي ﷺ وأمامة بنت أبي العاص على عاتقه فصلى فإذا ركع وضع وإذا رفع رفعها (٦٦)

ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص آپ ﷺ کے کندھے پر تھی آپ ﷺ نے نماز پڑھی جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے (زمین پر) رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

---

(٦٤) بخاری، الجامع الصحيح، كتاب الادب، رقم الباب: ١٨

(٦٥) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٩٩٧۔

(٦٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٩٩٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد

كل أولاده ﷺ من ذكر وأنثى فمن خديجة بنت خويلد، حاشا إبراهيم، فإنه من مارية القبطية التي أهداها له المقوقس، لم يولد له من غيرها فالذكور من ولده۔ القاسم، وبه كان يكنى هو أكبر ولده عاش أياما يسيرة، ولد له قبل النبوة۔ و ولدان آخران إختلف فى اسم أحدهما إلا أنه لا يخرج الرواية في ذلك عن "عبدالله" و الطاهر والطيب أما إبراهيم فولد با لمدينه وعاش عامين، غيرشهرين، ومات قبل موت أبيه ﷺ بثلاثةأشهر۔ و بناته : زينب أكبر بناته تزوجهاأبو العاص رقيةؓ تزوجها عثمانؓ بن عفان، فاطمةؓ تزوجها عليؓ بن أبي طالب۔أم كلثومؓ فهى أصغر بناته تزوجها عثمانؓ بن عفان۔(٦٧)

آپ ﷺ کی تمام اولاد بیٹے اور بیٹیاں خدیجہؓ سے تھیں سوائے ابراہیم کے وہ ماریہ قبطیہ سے تھے۔ جو آپ ﷺ کو شاہ مقوقس نے تحفۃً دی تھی۔ قاسم، اسی کے ساتھ آپ ﷺ کی کنیت تھی آپ ﷺ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا۔ چند دن زندہ رہے نبوت سے پہلے پیدا ہوئے۔ اور دو اور بیٹے ان میں ہر ایک کے ناموں میں اختلاف ہے۔ اس بارے میں کوئی روایت نہیں آئی عبداللہ، طاہر اور طیب۔ ابراہیم مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور دو ماہ کم دو سال زندہ رہے اور اپنے باپ کی وفات سے تین مہینے پہلے فوت ہوئے۔

آپ ﷺ کی بیٹیاں

: سب سے بڑی بیٹی حضرت زینبؓ، آپ ﷺ نے اس کا نکاح حضرت ابوالعاصؓ سے فرمایا۔

---

(٦٧) ابن حزم ، جوامع السيرة ،ص٣٨تا ٤١؛ابن قيم ،الجوزى، محمد بن ابى بكر، اسوه حسنه،ص٧٢؛ابن سعد،اطبقات الكبرى،١/٨٥؛محمد سليمان ، سلمان منصور پورى ، رحمة للعالمين٢/٩٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رقیہؓ۔ان کا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے کیا

حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کیا۔

حضرت ام کلثومؓ جو کہ آپ ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی ان کا نکاح حضرت عثمان بن عفانؓ سے کیا۔

أولهم القاسم وبه كان يكنى، مات طفلا، وقيل: عاش إلى أن ركب الدابة وسار على النجيبة۔ ثم زينب وقيل هي أسن من القاسم ثم رقية وأم كلثوم وفاطمةؓ، وقد قيل في كل واحدة منهن إنها أسن من أختيهاأو قد ذكر عن ابن عباسؓ أن رقيةؓ أسن الثلاث وأم كلثومؓ أصغرهن۔ ثم ولد له عبدالله وهل ولد بعد النبوة أو قبلها؟ فيه اختلاف وصحح بعضهم أنه ولد بعد النبوةو هل هوا لطيب والطاهر أوهما غيره؟ على قولين والصحيح أنهما لقبان له والله أعلم وهؤلاء كلهم من خديجة ولم يولدله من زوجة غيرها۔ ثم ولد له إبراهيم بالمدينة من سريته "مارية القبطية "سنة من ثمان من الهجرة۔(٦٨)

آپ ﷺ کا پہلا بیٹا قاسمؓ تھا اسی کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت مشہور ہوئی ،بچپن ہی میں فوت ہوگیا اور کہا گیا حضرت قاسم زندہ رہے سواری کے اور نیکی پر عمل کرنے والی عمر تک اس کے بعد حضرت زینبؓ پیدا ہوئیں۔اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ قاسم سے بڑی تھیں۔ پھر حضرت رقیہؓ پیدا ہوئیں پھر حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں اور کہا گیا آپ ﷺ کی ہر بچی دوسری بہن سے بڑی ہے یا حضرت ابن عباسؓ سے مذکور ہے کہ حضرت رقیہؓ تینوں بہنوں سے بڑی ہیں اور ام کلثومؓ تینوں بہنوں سے چھوٹی ہیں پھر آپ ﷺ کا

(٦٨) ابن القيم الجوذى، زادلمعاد،مؤسسة الرسالة، مكتبه ،المنار،الاسلاميه،الطبعة السادسة عشر١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء،١/١٠٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹا عبداللہؓ پیدا ہوا۔ وہ نبوت سے پہلے یا بعد پیدا ہوا اس میں اختلاف ہے۔ اور بعض نے اس بات کو صحیح کہا کہ نبوت کے بعد پیدا ہوا اور کیا عبداللہ کا لقب طیب اور طاہر ہے یا عبداللہ کے سوا طیب اور طاہر دو بیٹے تھے اس بارے میں دو قول ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں حضرت عبداللہؓ کے لقب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے یہ تمام بچے حضرت خدیجہؓ سے تھے۔ دوسری کسی بیوی سے کوئی بچہ نہ تھا۔ حضرت ابراہیمؓ مدینہ میں آٹھ ہجری کو حضرت ماریہؓ سے پیدا ہوئے۔

ثلاثه بنين: القاسم وبه كان يكنى ولد قبل النبوة وتوفي وهو ابن ستين۔ وعبدالله وسمى الطيب والطاهر لأنه ولد بعد النبوة وقيل الطيب والطاهر غير عبدالله والصحيح اول ،والثالث أول ، إبراهيم ولد بالمدينة سنة ثمان ومات بها سنة عشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وكان له أربع بنات زينبؓ ، فاطمةؓ ،رقيةؓ و أم كلثومؓ۔۔۔۔۔۔(٦٩)

آپ ﷺ کے تین بیٹے تھے قاسم جس کے نام پر آپ کی کنیت تھی نبوت سے پہلے پیدا ہوا۔ چھ برس کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اور عبداللہ کو طیب اور طاہر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس لیے کہ وہ نبوت کے بعد پیدا ہوا۔ یہ بھی کہا گیا کہ طیب اور طاہر کے نام سے پکارا جاتا تھا اس لیے کہ وہ نبوت کے بعد پیدا ہوا۔ (یہ بھی) کہا گیا ہے کہ طیب اور طاہر عبداللہ کے علاوہ تھے پہلی بات صحیح ہے تیسرا بیٹا ابراہیم آٹھ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوا اور دس ہجری میں فوت ہوگیا۔ آپ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔ زینبؓ، فاطمہؓ، رقیہؓ اور ام کلثومؓ۔

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ولد لرسول الله ﷺ من خديجة القاسم و الطاهر وهو عبدالله وأم كلثوم ورقية و زينب و فاطمة و تزوج علي ابنأبي طالب،فاطمةو تزوج أبوالعاص بن الربيع وهو رجل

(٦٩) نووی ،تهذيب الاسماء واللغات، ١/٥٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من بنيأمية زينب۔ وتزوج عثمان بن عفان أم كلثوم و ماتت ولم يد خل بها ولما ساروا إلي بدر زوجه رسول الله ﷺ رقية۔(۷۰)

ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر حضرت خدیجہؓ سے قاسم، طاہر اور وہ عبداللہ تھے ام کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ فاطمہؓ نے حضرت علی، حضرت زینب کے ساتھ ابوالعاص، حضرت عثمان کے ساتھ ام رقیہ کا نکاح ہوئے۔

خدام، غلام اور لونڈیاں

عن أنس بن مالكؓ قال خدمت رسول الله ﷺ عشر سنين، والله: ما قال لي أف قط ولا قال لي لشيء لم فعلت كذا؟ وهلا فعلت كذا؟(۷۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم: آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہیں کیا۔

عن عبدالله بن علي ابن أبي رافع عن جدته سلمى قالت: كان خدم رسول الله ﷺ أنا وخضرة ورضوى و ميمونة بنت سعدأعتقهن رسول الله ﷺ كلهن۔(۷۲)

عبداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنی دادی حضرت سلمہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے خادموں میں میں، خضرۃ، رضوی، میمونہ بنت سعد تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام کو آزاد فرمادیا۔

أخبرنا محمد بن عمرؒ : كتب عمر ابن عبدالعزيز إلى أبي بكر بن

---

(۷۰) الشيخ الصدوق، كتاب الخصال، ص ۳۷۵؛احمد بن ابی یعقوب المعروف باليعقوبی، تاريخ يعقوبی، ۲/ ۲۰؛المسعودی، مروج الذهب، ۲/ ۲۹۸۔

(۷۱) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث ۶۰۱۱۔

(۷۲) ابن سعد، اطبقات الكبر ی، ۱/ ۴۹۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حزم أن أفحص لي عن أسماء خدم رسول الله ﷺ من الرجال والنساء ومواليه، فكتب إليه يخبره أن أم إيمن و إسمها بركة كانت لأبي رسول الله ﷺ فورثها رسول الله ﷺ فأعتقها، وكان عبيدالخزرجي قدتزوجها بمكة، فولدت أم أيمن، ثم إن خديجةؓ ملكت زيد بن حارثة إشتراه لها حكيم بن حزام بن خويلد بسوق عكاظ بأربع مائة درهم ، فسأل رسول الله ﷺ خديجةؓ أن تهب له زيد بن حارثةؓ وذلك بعد أن تزوجها، فوهبته له ، فأعتق رسول الله زيد بن حارثةؓ وأعتق بركة امرأته وكان ابو كبشةؓ من مولدى مكة فأعتقه، وكان أنسة من مولدى السراة فأعتقه ، وكان صالح شقران غلاماً له فأعتقه ، وكان سفينة غلاماً له فأعتقه، وكان ثوبان رجلاً من أهل اليمن ابتاعه رسول الله ﷺ بالمدينة فأعتقه، وله نسب فى اليمن ، وكان رباح أسود فأعتقه، وكان يسار عبداً نوبياً أصابه في غزوة بني عبدبن ثعلبه فأعتقه، وكان أبورافع للعباس فوهبه لرسول الله ﷺ ، فلما أسلم العباسؓ بشر أبو رافع رسول الله ﷺ بإسلامه، فسر فأعتقه وإسمه أسلم، وكان فضالة مولي له يمانيا نزل الشام بعد ، وكان أبو مويهبة مولداً من مولدي مزينة فأعتقه، وكان رافع غلاماً لسعيد ابن العاص فورثه ولده فأعتق بعضهم نصيبه فى الاسلام وتمسك بعض ، فجاء رافع إلى النبي ﷺ ، يستعينه فيمن لم يعتق حتى يعتقه، فكلمه فيه فوهبه للنبي ﷺ فأعتقه رسول الله ﷺ ، فكان يقول: أنا مولى رسول الله ﷺ وكان مدعم غلاماً للنبي ﷺ وهبه له رفاعة بن زيد الجدزامي وكان من مولدي حسمي۔(۷۳)

محمد بن عمرؒ نے خبر دی کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوبکر بن حزمؒ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ وہ

(۷۳) ابن سعد ، اطبقات الكبر ى ، ۱/۴۹۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے مرد اور عورتوں میں سے خادموں اور آزاد کردہ غلاموں کا نام لکھ بھیجیں۔ تو انہوں نے خبر دیتے ہوئے لکھ بھیجا کہ ام ایمنؓ اور ان کا نام برکتہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کی لونڈی تھیں۔ آپ ﷺ اس کے وارث بنے تو آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ عبید خزرجی نے ان سے مکہ میں نکاح کر لیا۔ ام ایمن بچہ جنا۔ حضرت خدیجہؓ حضرت زید بن حارثہؓ کی مالک بنی انہیں حکیم بن حزام حضرت خدیجہؓ کے لیے عکاظ کے بازار سے چار سو درہم میں خرید کر لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا کہ وہ (زید) کو انہیں ہبہ کر دیں تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔

خدام رسول اللہ ﷺ

منهم أنس بن مالك و كان على حوائجه، وعبدالله بن مسعود صاحب نعله و سواكه، وعقبة بن عامرالجهني صاحب بغلته، يقود به في الأسفار، وأسلع بن شريك و كان صاحب راحلته، وبلال بن رباح المؤذن، و سعد، مولياً أبي بكر الصديقؓ، و أبوذر الغفاريؓ، وأيمن بن عبيدؓ، وأمه أم ايمنؓ مولیا النبي ﷺ و كان أيمن على مطهرته و حاجته۔(٧٤)

حضرت انس بن مالکؓ آپ ﷺ کی ضروریات کے لیے تھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ ﷺ کا جوتا اور مسواک اٹھایا کرتے تو حضرت عقبہ بن عامر آپ ﷺ کی خچر پر مقرر تھے جسے سفر میں چلاتے تھے۔ اسلع بن شریق آپ ﷺ سواری کے لیے پابند تھے حضرت بلالؓ مؤذن تھے حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے ایمن اور ان کی والدہ ام ایمنؓ آپ ﷺ آزاد کردہ تھے۔ وہ آپ ﷺ باقی ضروریات میں کام آتے تھے۔

---

(٧٤) ابن القيم، زاد المعاد، ١/١١٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام

زيد بن حارثة، أسلم أبو رافع، ثوبان،أبو كبشة سليم،شقران صالح، رباح نوبى، يسار نوبى، مدعم ، كركره نوبى، أنجشة الحاوي، سفينه ابن فروخ، (مهران)أبو شروح، انيسه،أفلح، عبيده ؛ طحمان، حسنين، سندر، فضالة۔

لونڈیاں

أم أيمن، سلمى أم رافع، ميمونة بنت سعد، خضيرة، رضوي، ريشحه، ريحانه۔

خدام

أنس بن مالك، عبدالله بن مسعود، عقبه بن عامر الجهنى، أسلع بن شريك، أبو ذر غفارى، أيمن عبيده، بلال بن رباح المؤذن ، سعدؓ۔(۷۵)

حجرات

قال عبدالله بن زيد الهذليؓ :رأيت بيوت أزواج النبي ﷺ حين هدمها عمر بن عبدالعزيز، كانت بيوتاً باللبن ولها حجر من جريد مطرورة بالطين، عددت تسعة أبيات----------(۷۶)

عبداللہ بن زید ھذلی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر دیکھے جب عمر بن عبدالعزیز نے انہیں گرایا گھر (کی دیواریں) کچی اینٹوں کی تھیں اور کمروں (کی چھت) کھجور کی ٹہنیوں کی تھی جن پر گارے سے لپائی کی گئی تھی۔ میں نے (آپ ﷺ کے) نو گھر شمار کیے۔

(۷۵) ابن القيم ، اسوه حسنه مترجم ، ص۷۶

(۷۶)ابن سعد الطبقا ت الكبرى ، ۱/۴۹۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل یازدھم

رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا معمول

حدثنا زياد أنه سمع المغيرة يقول :قام النبي ﷺ حتى تورمت قد ماه فقيل له: أغفرالله لك ماتقدم من ذنبك وما تأخر: قال :أفلاأكون عبداً شكورا ؟ (۱)

حضرت زیادؒ نے حدیث سنائی کہ حضرت مغیرہؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے قدموں پر ورم آجاتا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرمارکھا ہے۔ (پھر اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں!) آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عن الأسود قال: سألت عائشةؓ كيف صلوة رسول الله ﷺ بالليل ؟ قالت :كان ينام أوله ويقوم آخره فيصلي ثم يرجع إلى فراشه فإذا أذن المؤذن وثب ،فإن كانت به حاجة إغتسل وإلا توضأ وخرج (۲)

اسود بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔ اور نماز پڑھتے پھر سو جاتے۔ جب موذن اذان کہتا تو آپ ﷺ جلدی

(۱) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث:٤٨٣٦؛مسلم ، الجامع الصحيح ،رقم الحديث:٧١٢٥؛ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٦٢۔

(۲) بخاری ،الجامع الصحيح ،رقم الحديث:١١٤٦؛مسلم،الجامع الصحيح ،رقم الحديث:١٧٢٨؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ،رقم الحديث:٢٦٥۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اٹھتے۔ اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرما لیتے ورنہ وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عن مسروق ،قال :سألت عائشةؓ عن عمل رسول الله ﷺ فقالت: كان يحب الدائم قال :قلت :أي حين كان يصلي فقالت : إذا سمع الصارخ قام فصلى (٣)

حضرت مسروق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے عمل (عبادت) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ دوام کو پسند فرماتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کس وقت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے تو آپ ﷺ قیام میں کھڑے ہو جاتے۔

عن عبداللہؓ قال: صليت مع النبي ﷺ ليلة فلم يزل قائماً حتى هممت بأمر سوء قلنا :وما هممت؟ قال :هممت أن أقعد وأذر النبي ﷺ (٤)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز (نفل) پڑھی۔ آپ ﷺ قیام میں بہت دیر تک کھڑے رہے یہاں تک میں نے برا ارادہ کر لیا ہم نے پوچھا تو نے کیا ارادہ کیا تھا؟ میں نے بتایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

عن عائشةؓ قالت :إن كان رسول الله ﷺ ليدع العمل وهو يحب أن يعمل به خشية أن يعمل به الناس فيفرض عليهم ،وما سبح رسول الله ﷺ سبحة الضحىٰ قط وإني لأ سبحها (٥)

(٣) بخاری ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:١١٣٢؛مسلم ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث: ١٧٣٠؛ابو داؤد ، السنن، رقم الحدیث:١٣١٧؛نسائی ، السنن ، رقم الحدیث : ١٦١٧۔

(٤) بخاری ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:١١٣٥؛مسلم،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:١٨١٥۔

(٥) بخاری ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:١١٢٨؛مسلم ،الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:١٦٦٢؛ابوداؤد ، السنن، رقم الحدیث:١٢٩٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل کے کرنے کو پسند فرماتے لیکن چھوڑ دیتے اس ڈر سے کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں گے پھر وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے صلوٰۃ الضحیٰ کبھی نہیں پڑھی۔ لیکن میں وہ پڑھتی ہوں۔

صلوۃ الضحیٰ

حدثنا يزيد السرشك قال: سمعت معاذة قالت: قلت لعائشة رضي الله عنها أكان النبي ﷺ يصلي الضحى ؟ قالت نعم أربع ركعات ويزيد ماشا ألله عزوجل (٦)

حضرت معاذہ فرماتی ہیں میں نے عائشہؓ سے عرض کیا کیا نبی ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا ہاں چار رکعات جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ پڑھ لیتے۔

عن أنس رضي الله عنه بن مالك أن النبي ﷺ كان يصلي الضحى ست ركعات (٧)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نماز ضحیٰ چھ رکعات پڑھتے تھے۔

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كان النبي ﷺ يصلي الضحى حتى نقول ، لا يدعها ، ويدعها حتى نقول لا يصليها (٨)

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز چاشت (اس تواتر کے ساتھ) پڑھتے کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ اسے نہیں چھوڑیں گے کبھی (ایسے تواتر سے چھوڑتے کہ) ہم کہتے اب نہیں پڑھیں گے۔

عن عبدالرحمن بن أبي ليلى قال ما أخبرني أحد أنه راى رسول الله

(٦) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ١٦٦٣؛ ترمذى، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ٢٨٩؛ ابن ماجه ،السنن ، رقم الحديث :١٣٨٢۔

(٧) ترمذى، الشمائل المحمديه، رقم الحديث :٢٩٠۔[ضعيف]

(٨) ترمذى ،السنن، رقم الحديث: ٤٧٧؛ ترمذى ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٢٩٣۔[ضعيف]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ يصلي الضحى إلا أم هاني رضی اللہ عنہا فإنها حدثت أن رسول الله ﷺ دخل بيتها يوم فتح مكة، فاغتسل فسبح ثمان ركعات، ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها، غير أنه كان يتم الركوع والسجود (۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی ایک نے نہیں بتایا تھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ مگر ام ھانیؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز میرے گھر تشریف لائے اور غسل کیا اور آٹھ رکعات پڑھی میں نے آپ ﷺ کو کبھی اتنی ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جتنی ہلکی آپ ﷺ نے اس دن نماز پڑھی۔ ہاں رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا کرتے تھے۔

تہجد کا بیان

عن عائشة رضی اللہ عنہا قال كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شيء إلا في آخرها ۔ (۱۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو ۱۳ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ان میں سے پانچ کو وتر بناتے ان پانچ رکعتوں) میں نہ بیٹھتے مگر آخری رکعت میں۔

عن عائشة أن رسول الله ﷺ كان يصلي بالليل إحدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة (۱۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعت

(۹) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۶۶۷؛ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۳۵۷؛ ابوداؤد، السنن، رقم الحديث: ۱۲۹۱؛ ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۴۷۴؛ ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحديث: ۲۹۱۔

(۱۰) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۷۲۰؛ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۱۷۰۔

(۱۱) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۱۷۱۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھتے تھے اور ان میں ایک رکعت وتر ہوتی۔

عن عبدالله بن قيس يقول قالت عائشة لا تدع قيام الليل فإن رسول الله ﷺ كان لا يدعه وكان إذا مرض أو كسل صلى قاعدا (١٢)

حضرت عبداللہ بن قیس سے روایت ہے۔ کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا قیام اللیل نہ چھوڑو اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو نہیں چھوڑتے تھے آپ بیمار ہوتے یا سست ہوتے تو اکثر بیٹھ کر پڑھ لیتے۔

عن عائشة أن رسول الله كان إذ فاتته صلوة من الليل من وجع أو غيره صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة (١٣)

حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز اگر درد یا کسی اور وجہ سے رہ جاتی تو آپ دن کے وقت ۱۲ رکعات ادا کرتے۔

گھر میں نوافل پڑھنا

عن عبدالله بن عمر أن رسول الله ﷺ كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين و بعد المغرب ركعتين في بيته و بعد العشاء ركعتين ، وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف ركعتين۔ (١٤)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے قبل دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت گھر میں پڑھتے اور دو رکعت عشاء کے بعد آپ ﷺ جمعہ کے (مسجد میں) نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جمعہ کے بعد گھر جا کر دو رکعتیں ادا کرتے۔

---

(١٢) ابو داؤد ،السنن ، رقم الحديث : ١٣٠٧۔

(١٣) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:١٧٤٣۔

(١٤) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٩٣٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عمرؓ قال صليت مع النبي سجدتين قبل الظهر و سجدتين بعد الظهر و سجدتين بعد المغرب و سجدتين بعد العشاء و سجدتين بعد الجمعة فأما المغرب والعشاء ففيْ بيته (١٥)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے قبل دو رکعات اور اس کے بعد دو رکعات، اور مغرب کے بعد دو رکعت، اور عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد دو رکعت گھر میں پڑھیں۔

عن عائشة أن النبي ﷺ كان إذا صلى سنة الفجر فان كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع حتى يؤذن بالصلاة۔(١٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی دو رکعات گھر میں پڑھتے اگر میں اس وقت جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے اذان ہو جاتی۔

عن عبدالله بن شقيق قال سألت عائشةعن صلاة رسول الله ﷺ عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ،ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ويصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي وكان يصلي من الليل تسع ركعات(١٧)

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ تشریف لے جاتے مسجد میں نماز پڑھانے

(١٥) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:١١٧٢۔
(١٦) بخاری، الجامع الصحيح،رقم الحديث:١١٦١۔
(١٧) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:١٦٩٩؛ابوداؤد ،السنن، رقم الحديث:١٢٥١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پھر تشریف لاتے میرے گھر میں تو دو رکعات نماز پڑھتے اور نماز پڑھاتے تھے مغرب کی مسجد میں پھر میرے گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعات نماز پڑھتے اور عشاء کی نماز پڑھاتے تھے لوگوں کو اور واپس میرے گھر میں تشریف لاتے اور رات کی نماز ۹ رکعات ادا کرتے تھے۔

عن ابن عمر قال صليت مع النبي ﷺ ركعتين بعد المغرب في بيته۔(۱۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعات نماز گھر میں پڑھی۔

عن عائشةؓ قالت : كان النبي ﷺ يصلي المغرب ثم يرجع إلى بيتي فيصلي ركعتين ۔(۱۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز پڑھتے تو پھر میرے گھ دو رکعتیں پڑھتے۔

عن عائشةؓ قالت : كان رسول الله ﷺ إذاقضى صلوته من آخر الليل نظر فإن كنت مستيقظة حدثني وإن كنت نائمة ايقظني وصلى الركعتين ثم اضطجع حتى يأتيه المؤذن فيؤذنه بصلاته الصبح فيصلي ركعتين خفيفتين ۔(۲۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد ادا کر لیتے تو مجھے دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی مجھے جگا لیتے اور دو رکعتیں پڑھ کر لیٹ جاتے تو مؤذن آ کر صبح کی نماز کے بارے میں بتلاتا تو آپ ﷺ دو رکعتیں ہلکی پڑھتے۔

(۱۸) ترمذی،السنن ، رقم الحديث:٤٣٢؛صحيح ترمذی ، رقم الحديث :٣٥٥۔
(۱۹) ابن ماجه، السنن ، رقم الحديث : ١١٦٤؛صحيح ابن ماجه ، رقم الحديث:١١٧٥
(۲۰) ابوداؤد ، السنن ، رقم الحديث :١٢٦٢؛[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے کا بیان

عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لايفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت النبي ﷺ استكمل صيام شهر إلا رمضان وما رأيته اكثر صيام منه في شعبان۔ (۲۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپ نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ لگا تار ایسے چھوڑتے کہ ہمیں خیال ہوتا کہ آپ نہیں رکھیں گے میں نے رمضان کے علاوہ آپ ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ ﷺ شعبان کے مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔

عن أنس بن مالك يقول كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهر حتى نظن ان لايصوم منه و يصوم حتى نظن أن لا يفطر منه شيأ و كان لا تشاء تراه من الليل مصليا إلا رأيته ولا نائماً إلا رأيته (۲۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی ماہ اتنے زیادہ روزے چھوڑتے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ ﷺ اس ماہ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور آپ ﷺ لگا تار اتنے روزے رکھتے کہ ہم گمان کرنے لگتے کہ آپ اس ماہ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے تم اگر آپ ﷺ کو رات قیام میں دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہو تو سویا بھی دیکھ سکتے ہو۔

عن عائشة أم المؤمنينؓ قالت دخل علي رسول الله ﷺ يوماً

(۲۱) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۱۹۶۹؛مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲۷۲۱؛نسائی، السنن، رقم الحديث:۳۵۵۳۔

(۲۲) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۱۹۷۲؛مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲۷۲۸؛ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث:۳۰۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال هل عندكم شيء؟ قالت قلت: لا، قال: فإني صائم۔ (۲۳)

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا نہیں: تو آپ نے فرمایا تو پھر میں روزے سے ہو۔

عن ابن عباسؓ قال: كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول: لا يفطر، ويفطر حتى نقول مايريد ان يصوم وما صام شهراً متتا بعاً غير رمضان منذ قدم المدينة (۲٤)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نفلی) روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے کہ آپ نہ چھوڑیں گے اور آپ ﷺ نفلی روزے رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ مدینہ منورہ آمد کے بعد آپ ﷺ رمضان کے سوا کسی مہینے کے لگاتار روزے نہیں رکھے۔

شعبان کے روزے

عن عائشةؓ قالت كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لا يفطر و يفطر حتى نقول لا يصوم۔ وما رأيت النبي ﷺ استكمل صيام شهر إلا رمضان وما رأيته أكثر صيام منه سوى شعبان (۲٥)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ چھوڑ دیتے ہم کہتے کہ آپ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے نبی ﷺ کو رمضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور

(۲۳) ترمذی ،السنن ، رقم الحديث:۷۳۳،[صحيح]۔
(۲٤) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۱۹۷۱؛نسائی ، السنن ، رقم الحديث :۲۳٤۸۔
(۲٥) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۱۹٦۹؛مسلم،، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۲۷۲۱؛ترمذی ،الشمائل المحمديه ،رقم الحديث:۳۰۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے شعبان کے علاوہ کسی مہینے میں زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

عن أم سلمة قالت مارأيت النبي ﷺ يصوم شهرين متتابعين إلا شعبان و رمضان (٢٦)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان اور رمضان کے علاوہ مکمل دو مہینوں کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

عن عائشةؓ قالت كان رسول الله يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد أفطر ولم أره صائما من شهر قط أكثر من صيامه من شعبان كان يصوم شعبان كله ، كان يصوم شعبان إلا قليلاً (٢٧)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان کے مہینہ میں چند دن چھوڑ کر باقی دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے۔

أن عبدالله بن أبي قيس حدثه ، أنه سمع عائشةؓ تقول :كان أحب الشهور إلى رسول الله ﷺ أن يصومه شعبان ، ثم يصله بر مضان۔ (٢٨)

حضرت بن قیسؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ سے سنا کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو روزے رکھنے کے لحاظ سے سب زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی رمضان تھا۔

ہر ماہ تین روزے

عن يزيد الرشك قالت معاذة إنها سألت عائشةؓ زوج النبي ﷺ

(٢٦) ترمذی، السنن، رقم الحديث:٧٣٦؛ترمذی ، الشمائل المحمديه ،رقم الحديث:٢٠٣،[صحيح]۔

(٢٧) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ١٩٧٠؛مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٢٧٢٢۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أكان رسول الله ﷺ يصوم من كل شهر ثلاثة أيام ؟ قالت نعم ، فقلت لها: من أي أيام الشهر كان يصوم ؟ قالت لم يكن يبالي من أي أيام الشهر يصوم (۲۹)

یزید الرشک فرماتے ہیں حضرت معاذہ نے کہا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا اللہ کے رسول ﷺ ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا آپ ﷺ کن دنوں میں روزے رکھتے تھے فرمایا: کسی خاص دن کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔

عن عبدالله قال : كان رسو ل الله ﷺ يصوم يعني من غرة كل شهر ثلاثة أ يام ۔(۳۰)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینہ میں پہلے تین دن کے روزے رکھتے۔

عن عائشةؓ قالت: كان رسول الله ﷺ يصوم من الشهر السبت والأحد والإثنين من الشهر الاخر الثلاثاء والأ ربعا ء والخميس۔ (۳۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مہینے میں ہفتے ،اتوار اور سوموار کا روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

عن ابن عباسؓ قال: كان رسول الله ﷺ لايفطر أيام البيض في

(۲۹) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ۲۷٤٤؛ابن حبان،الصحيح،رقم الحديث :۳٦٤۹؛ترمذی الشمائل المحمديه،رقم الحديث:۳۰۵۔

(۳۰) ابوداؤد،السنن،رقم الحديث: ۲٤۵۰؛ترمذی،السنن،رقم الحديث:۷٤۲؛نسائی،السنن،رقم الحديث:۲٤۱۵؛ترمذی،الشمائل المحمديه، رقم الحديث:۳۰٤۔[حسن]

(۳۱) ترمذی ، السنن، رقم الحديث: ۷٤٦؛ترمذی، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:۳۰۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضر و لا سفر(۳۲)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے گھر و سفر میں نہیں چھوڑتے تھے۔

عاشورہ کے روزے

عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله ﷺ يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وأمر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه من شاء تركه۔ (۳۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش جاھلیت میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی دور جاھلیت میں یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ اس دن خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے دن کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا اس روز روزہ رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔

عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ قدم المدينة فوجد اليهود صيام يوم عاشوراء، فقال لهم رسول الله ﷺ ما هذا اليوم الذي تصومونه: قالوا! هذا يوم عظيم أنجى الله فيه موسى وقومه وغرق فرعون و قومه فصامه موسى شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله ﷺ فنحن أحق وأولى بموسى منكم فصامه رسول الله ﷺ وأمر

(۳۲) نسائی، السنن، رقم الحديث:۲۳٤۷۔[ضعيف]

(۳۳) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲۰۰۲؛مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث:۲٦۳۷؛ترمذی،السنن،رقم الحديث: ۳۱۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصیامہ۔ (۳٤)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے ہیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیوں رکھتے ہیں بتایا گیا کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ اور ان کی قوم کو ان کے دشمن سے نجات دلائی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا آپ ﷺ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پر۔ پس آپ ﷺ نے خود روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

سوموار اور جمعرات کے روزے

عن مولا أسامة بن زيدأنه انطلق مع أسامة إلى وادى القرى في طلب مال له ، فكان يصوم يوم الإثنين ويوم الخميس فقال له مولاه: لم تصوم يوم الإثنين و يوم الخميس و أنت شيخ كبير ؟ فقال :إن النبي ﷺ كان يصوم يوم الإ ثنين و يوم الخميس ، وسئل عن ذلك ، فقال:۔ "إن أعمال العباد تعرض يوم ا لإثنين ويوم الخميس"(۳۵)

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ان کے غلام نے پوچھا کہ آپؓ سوموار اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ ضعیف العمر ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ ان دنوں کے روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے روز بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

---

(۳٤) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۲٦٥٨۔

(۳۵) ابو داؤد ،السنن ،رقم الحديث:۲٤۳٦،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عائشة قالت كان النبي ﷺ يتحرى صوم الإثنين والخميس (٣٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال :تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس فأحب أن يعرض عملي وأنا صائم (٣٧)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو (بارگاہ الٰہی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل روزے کی حالت میں پیش کیے جائیں۔

رمضان المبارک کے معمولات اعتکاف

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخرمن رمضان حتى توفاه الله عزوجل ثم اعتكف أزواجه من بعده۔(٣٨)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کرلیا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

عن عبدالله بن عمرؓ قال كان رسول الله ﷺ يعتكف العشر

---

(٣٦) ترمذی ، السنن،رقم الحديث:٧٤٥؛نسائی، رقم الحديث:٢١٨٩؛ابن ماجه، السنن، رقم الحديث:١٧٣٩؛ترمذی ،الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣٠٦،[صحيح]۔

(٣٧) ترمذی ، السنن، رقم الحديث:٧٤٧؛ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث: ١٧٤٠؛ ترمذی ، الشمائل المحمديه، رقم الحديث:٣٠٨،[صحيح]۔

(٣٨) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٢٧٨٤؛ابو داؤ،السنن، رقم الحديث:٢٤٢٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأواخر من رمضان (۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔

عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى الفجر ثم دخل في معتكفه (٤٠)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنے معتکف میں داخل ہوتے۔

قرآۃ کی کیفیت

عن قتادة قال سألت أنس بن مالكؓ عن قرائة النبي ﷺ فقال كان يمد مدا۔(٤١)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے رسول اللہ ﷺ کی قرات کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ الفاظ کو کھینچ کر لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

سئل أنس بن مالكؓ كيف كانت قرائة النبي ﷺ فقال كانت مدا ثم قرأ بسم الله الرحمن الرحم ويمد بالرحمن ويمد بالرحيم (٤٢)

حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرات کیسی تھی تو انہوں نے بتایا کہ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر حضرت انسؓ نے پڑھ کر سنایا بسم اللہ کو لمبا کرتے، پھر الرحمٰن اور الرحیم کو لمبا کر کے پڑھتے۔

---

(۳۹) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۲۰۲۵۔

(٤٠) ترمذی، السنن، رقم الحدیث:۷۹۱،[صحیح]۔

(٤١) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٠٤٥؛ابوداؤد،السنن، رقم الحدیث:١٤٦٥؛نسائی،السنن،رقم الحدیث:١٠١٥،ترمذی،الشمائل المحمدیہ،رقم الحدیث:٣١٦۔

(٤٢) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:٥٠٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال عبدالله بن مغفل المزني قرائة النبي ﷺ عام الفتح في مسير له سورة الفتح على راحلته فرجع في قرائته۔(٤٣)

عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال دوران سفر اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کی آپ ﷺ اپنی آواز حلق سے نکال رہے تھے۔

عن أم سلمة قالت كان رسول الله ﷺ يقطع قرائته يقول : "الحمد لله رب العالمين "ثم يقف:ثم يقول"الرحمن الرحيم"ثم يقف و كان يقرأها: (ملك يوم الدين)(٤٤)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قراۃ کرتے وقت ہر آیت پر وقف فرماتے "الحمد لله رب العلمين "پڑھتے تو وقف فرماتے "الرحمن الرحيم" پڑھتے تو وقف فرماتے اور مالک یوم الدین (بغیر الف کے) پڑھتے۔

عن قتادة قال مابعث الله نبياً إلا حسن الوجه، حسن الصوت، و كان نبيكم ﷺ حسن الوجه، حسن الصوت و كان لا يرجع (٤٥)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا اللہ تعالی نے ہر نبی خوبصورت چہرہ خوبصورت آواز دے کر بھیجا۔تمہارے نبی ﷺ بڑے خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز والے تھے لیکن وہ آواز گانے کے انداز میں نہیں کرتے تھے۔

عن يعلى بن مملك أنه سأل أم سلمةؓ عن قرائة رسول الله ﷺ قالت:ومالكم وصلاته كان يصلي و ينام قدر ما صلى، ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ، ونعتت قرأته فإذاهى تنعت

(٤٣) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:١٨٥٣؛ابوداؤد،السنن،رقم الحديث:١٤٦٧۔

(٤٤) ابوداؤد،السنن،رقم الحديث:٤٠٠١؛ترمذی،السنن،رقم الحديث:٢٩٢٧؛ترمذی،الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣١٧،[صحيح]۔

(٤٥) ترمذی، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣٢١[ضعيف]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرائته حرفا حرفا۔ (٤٦)

ام سلمہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی قرآت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ تم اور آپ کی نماز میں کیا نسبت آپ قیام کرتے اور قیام کے برابر آرام فرماتے پھر آرام کرنے کے برابر نماز پڑھتے پھر آپ ﷺ نماز کے برابر آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی انہوں (ام سلمہ) نے آپ ﷺ کی قرات جدا جدا بیان کی۔

قرآن مجید بلند آواز سے اور آہستہ پڑھنا

عن معاوية بن قرة قال سمعت عبدالله بن مغفل ، يقول رأيت النبي ﷺ يوم الفتح مكة وهو على ناقة يقرأ سورة الفتح وهو يرجع (٤٧)

حضرت معاویہ بن قرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا اور آپ ﷺ سورۃ (فتح) کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اور فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہو کہ لوگ میرے اردگرد جمع ہو جائیں تو میں آپ ﷺ کی طرح خوش الحانی سے پڑھتا۔

عن ابن عباسؓ في قوله تعالى (ولا تجهر بصلاة ولا تخافت بها) الأسراء:(١١٠) قال نزلت و رسول الله ﷺ متوار بمكة ، فكان إذا صلى بأصحابه رفع صوته بالقران، فإذا سمع ذلك المشركون سبوا القران ومن أنزله ومن جاء به وفقال الله لنبيه ﷺ (ولا تجهر بصلاتك فيسمع المشركون قرائتك (ولا تخافت بها) عن أصحابك :أسمعهم القران :ولا تجهر ذلك الجهر (وابتغ بين ذلك

(٤٦) ابوداؤد، السنن، رقم الحديث:١٤٦٦؛ترمذی، السنن ،رقم الحديث:١٩٢٣؛نسائي،السنن،رقم الحديث:١٠٢٣؛ترمذی،الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣١٥[ضعيف]

(٤٧) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٤٢٨١؛ابو داؤد،السنن،رقم الحديث:١٤٦٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبيلا) بين الجهر و الخافت (٤٨)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول نماز میں اپنی تلاوت کو نہ اونچا کرو اور نہ ہی پست۔ فرمایا آیت نازل ہوئی جب اپنے صحابہ کو بلند آواز سے قرآن مجید سنایا جب اس کو مشرکین نے سنا تو انہوں نے قرآن اور جس نے اس کو نازل کیا اور جو اس کو لے کر آیا، گالیاں دینا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اپنی آواز کو اتنا اونچا نہ کرو کہ اس کو مشرکین سن لیں اور نہ اپنے اصحاب سے زیادہ پست کریں۔ ان کو قرآن سناؤ اور اس کو بلند آواز سے نہ پڑھوں درمیانہ راستہ اختیار کرو زیادہ بلندی اور زیادہ پستی میں۔

عن عبدالله بن قيس قال۔۔۔۔۔۔۔فقلت كيف كانت قرائته ﷺ أكان يسر بالقرأة أم يجهر قالت كل ذلك قد كان يفعل قد كان ربما أسرو ربما جهر فقلت الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة (٤٩)

حضرت عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی قرآت کے متعلق دریافت کیا (رات کی نماز میں) کہ کیا آپ قرات پوشیدہ کرتے تھے یا بلند آواز سے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ دونوں طرح قرآت کیا کرتے تھے کبھی پوشیدہ آواز سے کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے معاملہ میں وسعت فرما دی۔

عن أم هاني قالت كنت أسمع قرأة النبي ﷺ بالليل و أنا على عريشي (٥٠)

حضرت ام ھانی سے روایت ہے کہ اپنے گھر کی چھت پر رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی قرات سنتی تھی۔

---

(٤٨) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٤٧٢٢؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ١٠١٢۔

(٤٩) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ٢٩٢٤؛ صحيح ترمذی، رقم الحديث: ٣١٠٤

(٥٠) نسائی، السنن، رقم الحديث: ١٠١٤؛ ابن ماجه، رقم الحديث: ١٢٧٩۔ [حسن]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسؓ كانت قرائة النبی ﷺ على قدر ما يسمعه من فی الحجرة وهوفی البيت۔(۵۱)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قرات انداز یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں قرات کررہے ہوتے تو حجرے میں بیٹھنے والا اس کو سن لیتا۔

تلاوت کرتے ہوئے رونا

عن عبداللہؓ قال لي رسول الله ﷺ اقرأ علي القران ، قال:فقلت"يا رسو الله ﷺ اقرأ عليك و عليك أنزل ؟ قال:إني أشتهي أن أسمعه من غيري "قال:فقرأت النساء :حتى إذا بلغت "فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤ لاء شهيداً "۔ رفعت رأسي أوغمزني رجل إلى جنبي فرفعت رأسي ، فرأيت دموعه تسيل (۵۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا" مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ"میں نے عرض کیا!اللہ کے رسول ﷺ کیا میں آپ ﷺ کو پڑھ کر سناؤ؟ حالانکہ قرآن تو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا!میں قرآن اپنے سوا سے سننا پسند کرتا ہوں۔میں نے سورہ النساء تلاوت شروع کردی حتی کہ میں اس آیت پر پہنچا"وجئنا بك على.. الخ " تو میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا یا کسی آدمی نے میرے پہلو میں مجھے چوکا دیا تو میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے۔)

عن مطرف ، عن أبي قال رأيت رسول الله ﷺ يصلي و في صدره أزيز كأزيز الرحى من البكاء (۵۳)

(۵۱) ابوداؤد،السنن ،رقم الحديث:۱۳۲۷،[صحيح]۔

(۵۲) مسلم ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۱۸٦۷۔

(۵۳) ابوداؤد،السنن، رقم الحديث:۹۰٤؛نسائی،السنن،رقم الحديث:۱۲۱۵،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطرفؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تو آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی آواز ایسے آ رہی تھی جیسے ہنڈیا جوش مار رہی ہو۔

ذکر الٰہی

عن عائشةؓ قالت: كان رسول الله ﷺ يذكر الله على كل أحيانه(٥٤)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة عن مجلسه فقال: كان رسول الله ﷺ لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر (٥٥)

حضرت حسن بن علی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ھند بن ابی ھالہ سے رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی نشست و برخاست ہمیشہ ذکر پر ہوتی تھی۔

عن عبد الله بن أبي أوفى، يقول، كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر، ويقل اللغو، ويطيل الصلوة ويقصر الخطبة (٥٦)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے اور لغو باتیں کم کرتے تھے اور نماز لمبی کرتے تھے اور خطبہ مختصر کیا کرتے تھے۔

---

(٥٤) مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٨٢٦؛ ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ١٨؛ ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ٣٠٢؛ احمد، المسند، رقم الحديث: ٢٤٩١٤۔

(٥٥) ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٣٣٧۔[ضعيف]

(٥٦) نسائی، السنن، رقم الحديث: ١٤١٥؛ حاكم، المستدرك، ٢/٦٢٤؛ بيهقی، دلائل النبوة، ١/٣٢٩، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوازدھم

وصال نبوی ﷺ

بڑھاپا

عن محمد بن سرين قال سألت أنسا أخضب النبي ﷺ قال لم يبلغ الشيب إلا قليلا۔(۱)

محمد بن سرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سوال کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ بہت کم بڑھاپے کو پہنچے تھے۔

عن أبي رمثة التيمي۔ تيم الرباب ۔ قال: أتيت النبي ﷺ و معي ابر لي، قال: فأ ريت ، فقلت لما رأيته: هذا نبي الله وعليه ثوبان أخضران وله شعر قد علاه الشيب و شيبه أحمر۔ (۲)

حضرت ابورمثہ تیمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا۔اور مجھے آپ ﷺ دکھائی دیے جب میں ۔ آپ ﷺ کو دیکھا تو اسے (بیٹے) کو کہا یہ اللہ کے نبی ہیں اور آپ ﷺ پر سبز رنگ کی چادریں تھیں اور آپ ﷺ کے بالوں پر سفیدی کا غلبہ تھا۔اور آپ ﷺ کے بال سرخ تھے

عن سماك بن حرب قال: سمعت جابر بن سمرةؓ سئل عن شيب رسول الله ﷺ قال :إذاإدهن رأسه لم ير منه شيئ ۔وإذالم يدهن رإي منه (۳)

---

(۱) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۵۸۹٤؛مسلم، الجامع الصحیح،رقم الحدیث :٦۰۷۵۔

(۲) ترمذی،الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث:٤۳۔

(۳) مسلم،الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:٦۰۸۳؛ترمذی،الشمائل المحمدیه،رقم الحدیث:٤٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ جب آپ ﷺ سر کو تیل لگاتے تو آپ ﷺ کے سفید بال نظر نہیں آتے تھے۔اور جب تیل نہیں لگاتے تو نظر آتے۔

عن ابن عباس قال :قال أبوبكر : يا رسول الله ﷺ قد شبت۔ قال شيبتني هود والواقعةو المرسلات وعم يتساء لون وإذالشمس كورت۔ (٤)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ بوڑھے ہوگئے ہیں فرمایا "مجھے سورت هود، واقعه ، مرسلات، عم يتساء لون (النباء)اور إذالشمس كورت(التكوير) نے بوڑھا کردیا ہے۔

عن ابن عمرؓ قال عددت شيب رسول الله ﷺ نحوا من عشرين شعرة ۔ (٥)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے (آثار بڑھاپا) آپ ﷺ کے تقریباً بیس سفید بال گنے۔

بیمار ہونا

عن عائشةؓ قالت: مارأيت أحداأشد عليه الوجع من رسول الله ﷺ (٦)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت درد میں نہیں دیکھا۔

عن عبيد الله بن عبدالله قال: سألت عائشةؓ فقلت: أي أمه

(٤) ترمذی، السنن،رقم الحديث:٣٢٩٧؛ترمذی، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٤١،[صحيح]۔

(٥) احمد ، المسند ، رقم الحديث:٥٦٣٣۔

(٦) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٥٦٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخبريني عن مرض رسول الله ﷺ قالت: اشتكى فعلق ينفث فجعلت نشبه نفسه بنفثة آكل الزبيب ---------(۷)

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ مجھ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا حال بیان کرو تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ بیمار ہوئے آپ ﷺ نے اپنے بدن پر پھونکنا شروع کر دیا۔ تو ہم نے آپ ﷺ کے پھونکنے کو انگو کھانے والے کے پھونکنے سے مشابہت دی۔

عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ كان يقول في مرضه الذي توفي فيه: الصلوة وما ملكت أيمانكم۔ فمازال يقولها حتى ما يفيض بها لسانه۔(۸)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس بیماری میں وفات پائی فرماتے تھے نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا) آپ ﷺ یہی کہتے رہے حتی کہ آپ ﷺ کی زبان رکنے لگی۔

بخار کی حالت

عن عبدالله قال: دخلت على رسول الله ﷺ وهو يوعك فقلت يا رسول الله ﷺ إنك توعك وعكا شديداً قال: أجل! إني أوعك كما يوعك رجلان منكم، قلت: ذلك بأن لك أجرين۔ قال أجل ذلك كذلك مامن مسلم يصيبه أذى شوكة فما فوقها إلا كفر الله بها سيأته كما تحط الشجرة ورقها (۹)

(۷) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۱۶۱۸؛ صحيح ابن ماجه، رقم الحديث: ۱۶۴۱، [صحيح]۔

(۸) ابن ماجه، السنن، رقم الحديث: ۱۶۲۵؛ صحيح ابن ماجه، رقم الحديث: ۱۶۴۸، [صحيح]۔

(۹) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۵۶۴۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ کو بہت تیز بخار تھا میں نے کہا کہ آپ کو سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ ﷺ کے لیے دو اجر ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ ایسے ہی ہے کہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے بڑی تو اللہ تعالیٰ اس کے برابر اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

علاج کروانا

عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ استعط ۔ (۱۰)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں دوائی ڈالی۔

عن علي بن عبيد الله عن جدته سلمى و كانت تخدم النبي ﷺ قالت: ما كان يكون برسول الله ﷺ قرحة ولا نكبة إلا أمرني رسول الله ﷺ أن أضع عليها الحناء (۱۱)

حضرت سلمیٰؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھی وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی زخم وغیرہ ہو جاتا تو مجھے رسول اللہ ﷺ اس پر مہندی لگانے کا حکم دیتے۔

دم کرنا

عن أبي سعيد قال كان رسول الله ﷺ يتعوذ من الجأن وعين الإنسان حتى نزلت المعوذتان فلما نزلتا أخذ بهما وترك ما سواهما (۱۲)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسان کی نظر لگ جانے

---

(۱۰) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ۳۸٦۷، [صحيح]۔

(۱۱) ترمذی، السنن، رقم الحديث: ۲۰٥٤؛ صحيح ترمذی، رقم الحديث: ۲۱٤٤، [صحيح]۔

(۱۲) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ۲۰٥۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پناہ مانگتے تھے حتی کہ سورۃ الفلق اور الناس نازل ہوگئیں پھر آپ ﷺ باقی تعوذ چھوڑ کر ان سورتوں کو اختیار فرمایا۔

سینگی لگوانا

عن ابن عباسؓ قال: احتجم النبي ﷺ في رأسه وهو محرم، من وجع كان به، بماء يقال لحى جمل (١٣)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی اس درد کی وجہ سے جو لحی جمل نامی گھاٹ پر ہو گیا تھا۔

عن أنس بن مالك عن كسب الحجام فقال أنس إحتجم رسول الله ﷺ حجمه أبو طيبة فأمرله بصاعين من طعام و كلم أهله فوضعوا عنه من خراجه وقال إن أفضل ماتداويتم به الحجامة۔ (١٤)

حضرت حمیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ سے سینگی لگوانے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی تھی اور آپ ﷺ کو سینگی لگانے والا ابوطیبہؓ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے آقا سے بات بھی کی انہوں نے اس کا کچھ ٹیکس کم کر دیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا سینگی لگونا بہترین علاج ہے۔

عن أنس بن مالكؓ أن رسول الله ﷺ إحتجم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به۔(١٥)

---

(١٣) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٥٧٠٠۔

(١٤) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٢١٠٢؛ مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث: ٤٠٣٨؛ ترمذی، الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٣٦١۔

(١٥) ابو داؤد، السنن، رقم الحديث: ١٨٣٧؛ نسائی، السنن، رقم الحديث: ٢٨٥٢؛ صحيح نسائی، رقم الحديث: ٢٨٤٩، [صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں پاؤں میں درد کیوجہ سے پشت پر سینگی لگوائی۔

عن الشعبي عن ابن عباسؓ أظنه قال: إن النبي ﷺ إحتجم على الأخدعين وبين الكتفين وأعطى الحجام أجره ولو كان حراما لم يعطه۔(١٦)

حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گردن کی رگوں پر اور کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اجرت دی اگر یہ حرام ہوتی تو آپ ﷺ اس کو اجرت نہ دیتے۔

عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ يحتجم في الأخدعين والكاهل وكان يحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين۔(١٧)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کی رگوں سینگی لگواتے تھے آپ ﷺ چاند کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتے تھے۔

وصال

عن أنس بن مالك أن أبا بكرؓ كان يصلي بهم في وجع النبي ﷺ الذي توفي فيه حتى إذا كان يوم الإثنين وهم صفوف في الصلوة فكشف النبي ستر الحجرة ينظر إلينا وهو قائم، كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم------ فأشار إلينا النبي ﷺ أن أتموا صلاتكم

(١٦) بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث:٢١٠٣؛ترمذي، الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣٦٤۔

(١٧) ابو داؤد، السنن،رقم الحديث:٣٨٦٠؛ابن ماجه، السنن،رقم الحديث:٣٤٨٣؛ترمذی،الشمائل المحمديه،رقم الحديث:٣٦٥،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأرخى الستر فتوفي من يومه ۔(۱۸)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے رسول اللہ ﷺ کی اس بیماری کی حالت میں جس میں آپ ﷺ فوت ہوئے حتی کہ جب سوموار کا دن آیا اور لوگ نماز کی حالت میں صفیں باندھ کر کھڑے تھے تو آپ ﷺ نے اپنے حجرے سے پردہ ہٹایا ہماری طرف دیکھنے لگے ایسے لگ رہا تھا آپ کے چہرے پر قرآن کے اوراق ہیں۔ پھر آپ مسکرائے اور ہماری طرف اشارہ کیا اپنی نماز کو مکمل کرو اور اپنا پردہ ڈال دیا۔ اسی دن فوت ہوئے۔

عن عائشةؓ قالت :ما ت النبي ﷺ وبين حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي ﷺ ۔(۱۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو میری ہنسلی اور تھوڑی کے درمیان سر رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد میں کسی کی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی۔

عن عائشةؓ قالت :لما قبض رسول الله ﷺ إختلفوا في دفنه فقال أبو بكرؓ: سمعت من رسول الله ﷺ شيأ ما نسيته قال: ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه فدفنو ه في موضع فراشه۔ (۲۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وفات پا گئے تو صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے دفن کے بارے میں اختلاف کیا حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے میں نے اس

---

(۱۸) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث: ۶۸۰؛مسلم، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث: ۹۴۴؛نسائی،السنن،رقم الحدیث:۱۸۳۲۔

(۱۹) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۴۴۴۶؛نسائی،رقم الحدیث:۱۸۳۱۔

(۲۰) ترمذی ، السنن،رقم الحدیث:۱۰۱۸؛صحیح ترمذی، رقم الحدیث:۱۰۲۹،[صحیح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے جو مجھے بھولا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کو فوت ہی اس جگہ پر کرتا ہے جہاں پر اس کا دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو بھی اسی جگہ دفن کیا جہاں آپ ﷺ کا بستر مبارک تھا۔

عن أنس بن مالك قال: لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ ألمدينة أضاء منها كل شيء، فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شي ء ،وما نفضنا عن رسول الله ﷺ ألأيدي وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا۔ (۲۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مدینہ کی ہر چیز خوشی سے روشن تھی اور جس دن آپ ﷺ فوت ہوئے تو ہر چیز غم کی وجہ سے تاریک تھی ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے کہ ہم نے اپنے دلوں میں تبدیلی محسوس کی۔

عمر مبارک

عن عائشةؓ أن النبي ﷺ توفي وهو ابن ثلاث وستين۔ (۲۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

عن ابن عباسؓ قال: بعث رسول ﷺ لأربعين سنة فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه، ثم أمر با لهجرة فهاجر عشر سنين ومات وهو ابن ثلاث وستين ۔(۲۳)

(۲۱) ترمذی، السنن، رقم الحدیث:۳۶۱۸؛صحیح ترمذی، رقم الحدیث:۳۸۷۹،[صحیح]۔

(۲۲) بخاری، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۳۵۳۶؛ترمذی۔ الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث:۳۸۱۔

(۲۳) بخاری ، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۳۹۰۲؛مسلم، الجامع الصحیح ، رقم الحدیث:۶۰۹۶؛ترمذی، الشمائل المحمدیه، رقم الحدیث:۳۷۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ۴۰ سال کی عمر میں نبی بنائے گئے۔ ۱۳ سال مکے میں رہے آپ ﷺ کے پاس وحی آتی تھی پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔ دس سال مہاجر بن کے رہے مدینہ میں اور تریسٹھ سال کے عمر میں وفات پائی۔

قالا ابن عباسؓ توفي رسول الله ﷺ وهو ابن خمس وستين۔(٢٤)

حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تکفین وتدفین

عن عبدالرحمن بن عوف أن عائشةؓ زوج النبي ﷺ أخبرته أن رسول لله ﷺ حين توفي سجي ببرد حبرة (٢٥)

حضرت عبدالرحمٰن ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب وفات پا گئے تو آپ ﷺ کو یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔

عن عائشةؓ قالت :لما قبض رسول الله ﷺ اختلفوا في دفنه، فقال أبو بكرؓ سمعت من رسول الله ﷺ شيأ ما نسيته قال: ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه فدفنو ه في موضع فراشه۔ (٢٦)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وفات پا گئے تو صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے دفن کے بارے میں اختلاف کیا حضرت ابو بکر ؓ فرمانے لگے میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے جو مجھے بھولا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نبی کو فوت ہی اس جگہ پر کرتا ہے جہاں پر اس کا دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ کو بھی اسی جگہ دفن کیا جہاں آپ ﷺ کا بستر مبارک تھا۔

---

(٢٤) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٦١٠٢۔

(٢٥) بخاری ، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:٥٨١٤۔

(٢٦) ترمذی،السنن،رقم الحديث: ١٠١٨؛ابن ماجه ،السنن، رقم الحديث:١٦٢٨؛ترمذی ،الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٣٩٠،[صحيح]۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسؓ قال: لما أرادوا أن يحفروا لرسول الله ﷺ بعثوا إلى أبي عبيدة بن جراحؓ وكان يحفر كحفير أهل مكة وبعث إلى أبي طلحةؓ وكان هو الذي يحفر لأهل مدينة وكان يلحد فبعثوا إليهما رسولين فقالوا أللهم اختر لي رسولك فوجه وأبا طلحة فجيئ به ولم يوجد أبو عبيدة فلحد لرسول ﷺ قال فلما فرغوا من جهازه يوم الثلثاء وضع على سريره في بيته ثم دخل الناس على رسول أرسالاً يصلون عليه (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کی قبر کھودنے کا ارادہ کیا تو حضرت عبیدہ بن جراحؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ مکہ والوں کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہؓ کو پیغام بھیجا جو مدینہ والوں کی طرح قبر کھودتے تھے صحابہ کرامؓ نے دونوں کے پاس قاصد بھیجے اور دعا کی یا اللہ تو اختیار کر لے جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اچھا ہے حضرت ابوطلحہؓ مل گئے اور وہ آ گئے اور حضرت ابوعبیدہؓ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی بغلی قبر کھودی گئی جب منگل کے دن آپ ﷺ کی تکفین وتدفین سے صحابہ کرامؓ فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ کی چارپائی گھر میں رکھی گئی اور لوگ فوج در فوج اندر آنا شروع ہو گئے وہ آپ ﷺ پر درود پڑھتے جاتے تھے۔

عن عائشةؓ قالت: كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب بيض سحولية،من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة (۲۸)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی نہ پگڑی تھی۔

---

(۲۷) ابن ماجه ، السنن، رقم الحديث:۱۶۲۸؛ضعيف ابن ماجه، رقم الحديث:۱۶۵۱[ضعيف]۔

(۲۸) مسلم، الجامع الصحيح ، رقم الحديث:۲۱۷۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۸۹۴؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۰۷۵۔

۲۔ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث: ۴۳۔

۳۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۰۸۳؛ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث: ۴۴۔

۴۔ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۳۲۹۷؛ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث: ۴۱، [صحیح]۔

۵۔ احمد، المسند، رقم الحدیث: ۵۶۳۳۔

۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۶۴۶۔

۷۔ ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: ۱۶۱۸؛ صحیح ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۶۴۱، [صحیح]۔

۸۔ ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: ۱۶۲۵؛ صحیح ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۶۴۸، [صحیح]۔

۹۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۶۴۸۔

۱۰۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۳۸۶۷، [صحیح]۔

۱۱۔ ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۲۰۵۴؛ صحیح ترمذی، رقم الحدیث: ۲۱۴۴، [صحیح]۔

۱۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۰۵۸۔

۱۳۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۷۰۰۔

۱۴۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۱۰۲؛ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۴۰۳۸؛ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث: ۳۶۱۔

۱۵۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۱۸۳۷؛ نسائی، السنن، رقم الحدیث: ۲۸۵۲؛ صحیح نسائی، رقم الحدیث: ۲۸۴۹، [صحیح]۔

۱۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۱۰۳؛ ترمذی، الشمائل المحمدیہ،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم الحدیث:۳۶۳۔

۱۷۔ ابوداؤد،السنن،رقم الحدیث:۳۸۶۰؛ابن ماجہ،السنن،رقم الحدیث:۳۴۸۳؛ ترمذی،الشمائل المحمدیہ،رقم الحدیث:۳۶۵،[صحیح]۔

۱۸۔ بخاری،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۶۸۰؛مسلم،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۹۴۴؛نسائی، السنن،رقم الحدیث:۱۸۳۲۔

۱۹۔ بخاری،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۴۴۴۶؛نسائی،رقم الحدیث:۱۸۳۱۔

۲۰۔ ترمذی،السنن،رقم الحدیث:۱۰۱۸؛صحیح ترمذی،رقم الحدیث:۱۰۲۹،[صحیح]۔

۲۱۔ ترمذی،السنن،رقم الحدیث:۳۶۱۸؛صحیح ترمذی،رقم الحدیث:۳۸۷۹،[صحیح]۔

۲۲۔ بخاری،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۳۵۳۶؛ترمذی۔الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث:۳۸۱۔

۲۳۔ بخاری،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۳۹۰۲؛مسلم،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۶۰۹۶؛ ترمذی،الشمائل المحمدیہ،رقم الحدیث:۳۷۹۔

۲۴۔ مسلم،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۶۱۰۲۔

۲۵۔ بخاری،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۵۸۱۴۔

۲۶۔ ترمذی،السنن،رقم الحدیث:۱۰۱۸؛ابن ماجہ،السنن،رقم الحدیث:۱۶۲۸؛ ترمذی،الشمائل المحمدیہ،رقم الحدیث:۳۹۰،[صحیح]۔

۲۷۔ ابن ماجہ،السنن،رقم الحدیث:۱۶۲۸؛ضعیف ابن ماجہ،رقم الحدیث:۱۶۵۱[ضعیف]۔

۲۸۔ مسلم،الجامع الصحیح،رقم الحدیث:۲۱۷۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصادر والمراجع

۱۔ القران الکریم۔

۲۔ ابراہیم مصطفٰے، احمد حسن الزیات، حامد عبدالقادر، محمد علی النجار، المعجم الوسیط، المکتبۃ العلمیہ، تہران، س ن

۳۔ ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، الحافظ (م ۲۳۵ھ)، المصنف ابن ابی شیبہ، دارالفکر بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۹ھ

۴۔ ابن الاثیر، علی بن ابی الکرم محمد بن محمد (م ۶۳۰ھ)، اللباب فی تہذیب الانساب، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۵۔ ابن الاثیر، اسد الغابۃ، فی معرفۃ الصحابہ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن

۶۔ ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ، دارصادر بیروت لبنان ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ھ۔

۷۔ ابن اسحاق، محمد، سیرۃ ابن اسحٰق، تحقیق محمد حمید اللہ، ترکی، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۸۔ ابن الجوزی، عبدالرحمٰن، جمال الدین (م ۵۹۷ھ) صفۃ الصفوۃ، دارالمعرفۃ بیروت، الطبعۃ الثانیہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۹۔ ابن الجوزی، الوفا باحوال المصطفٰے، المکتبۃ النوریہ رضویہ لائلپور (فیصل آباد) الطبعۃ الثانیہ ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔

۱۰۔ ابن حبان، محمد (م ۳۵۴ھ) الثقات، دارالفکر، بیروت الطبعۃ الاولی ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء

۱۱۔ ابن حبان، محمد (م ۳۵۴ھ)، الصحیح، الاحسان بترتیب علی بن بلبان الفارسی (م ۷۲۹ھ) المکتبۃ الاثریہ، سانگلہ ہل شیخوپورہ، س ن۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی، (م۸۵۲ھ) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، داراحیاء التراث العربی، بیروت الطبعۃ الاولی، ۱۳۲۸ھ۔

۱۳۔ ابن حجر، بلوغ المرام، مکتبہ دارالسلام الریاض۔س ن

۱۴۔ ابن حجر، احمد بن علی العسقلانی، (م۸۵۳ھ)، الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ، دارالجیل بیروت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء

۱۵۔ ابن حجر، فتح الباری، دارالمعرفہ بیروت، س ن

۱۶۔ ابن حجر، لسان المیزان، مؤسسۃ العلمی للمطبوعات بیروت، س ن

۱۷۔ ابن حجر، المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ، عباس احمد الباز، مکۃ المکرمہ، س ن

۱۸۔ ابن حزم علی بن احمد، ابومحمد، (م۴۵۶ھ) جوامع السیرۃ، ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ، گوجرانوالہ۔

۱۹۔ ابن حزم، المحلی، دارالآفاق الجدیدہ، بیروت، س ن

۲۰۔ ابن خزیمہ، محمد بن اسحاق (م۳۱۱ھ) الصحیح، الکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۲۱۔ ابن خلکان، شمس الدین احمد، ابوالعباس،، وفیات الاعیان، دارالثقافہ، بیروت ۱۹۷۲ء۔

۲۲۔ ابن راہویہ، اسحٰق بن ابراہیم، الحنظلی، (م۲۳۸ھ)، المسند، مکتبۃ الایمان المدینہ المنورہ ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۳۔ ابن سعد، محمد، ابوعبداللہ (م۲۳۰ھ)، الطبقات الکبری، دارصادر، بیروت ۱۳۸۰۔

۲۴۔ ابن عبدالبر، ابوعمر یوسف بن عبداللہ ابن محمد، الاندلسی (م۴۶۳ھ)، التمہید، المکتبۃ التجاریہ مصطفے احمد الباز مکۃ المکرمہ، س ن۔

۲۵۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، مکتبہ نہضۃ، مصر، الفجالہ، قاہرہ س ن۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ ابن عساکر، علی بن الحسن، تہذیب تاریخ دمشق الکبیر، دار المسیرۃ، بیروت ۱۹۷۹ء

۲۷۔ ابن فارس، احمد، ابوالحسین، معجم مقاییس اللغۃ، مرکز النشر/مکتب الاعلام اسلامی، قم، ایران ۱۴۰۴ھ

۲۸۔ ابن قیم، محمد، الجوزیہ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، تحقیق ناصر الدین البانی، مکتبہ الصفاء القاہرہ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

۲۹۔ ابن کثیر، اسماعیل، ابوالفدا، الحافظ (م ۷۷۳ھ) البدایہ والنھایہ، دار الریان مصر ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۰۔ ابن کثیر، تفسیر القران العظیم، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۶ء

۳۱۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید (م ۲۷۵ھ) السنن، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۲۔ ابن ماجہ، السنن، تخریج صدقی جمیل العطار، دار الفکر، بیروت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۳۳۔ ابن ماجہ السنن، تحقیق کامل عویضۃ، مکتبہ نزار مصطفےٰ الباز مکۃ المکرمہ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۳۴۔ ابن الملقن، عمر بن علی، ابوحفص، غایۃ السول فی خصائص الرسول دار الشاکر الاسلامیہ، بیروت، لبنان الطبعۃ الثانیہ ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۳۵۔ ابن منظور، جمال الدین بن محمد، ابوالفضل، لسان العرب، دار صادر بیروت ۱۳۰۰،

۳۶۔ ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، (م ۲۷۵ھ) دار لسلام، الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۷۔ ابوالشیخ، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، ابومحمد، الاصبہانی (م ۳۶۹ھ)، اخلاق النبی وآدابہ، دار الکتاب العربی بیروت الطبعۃ الرابعہ ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

۳۸۔ ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق، الاسفرائنی (م ۳۱۶ھ) المسند دار الکتب مصر القاہرہ س ن

۳۹۔ ابونعیم، احمد بن عبداللہ الاصبہانی (م ۴۳۰ھ) دلائل النبوۃ، دار المعرفہ بیروت، س ن

۴۰۔ ابویعلی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی (م ۳۰۷) المسند، دار القبلۃ الثقافۃ الاسلامیہ جدہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطبعۃ الاولی ۱۴۰۸/ ۱۹۸۸۔

۴۱۔ احمد بن حنبل، (م ۲۴۱ھ)، المسند، بیت الافکار الدولیہ الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۴۲۔ احمد رضا الشیخ، معجم اللغۃ، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء۔

۴۳۔ احمد منزوی فہرست مشترکہ نسخہ ہائے خطی فارسی، مرکز تحقیقات فارسی ایران، اسلام آباد ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۴۴۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، سنت خیر الانام، بھیرہ پنجاب، طبع اولی ۱۹۵۵ء

۴۵۔ اسماعیل بن عباد (م ۳۸۵ھ) المحیط فی اللغۃ، عالم الکتب بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۴۶۔ الاصبہانی، احمد بن عبداللہ ابونعیم (م ۳۳۶ھ) معرفۃ الصحابہ مکتبہ الدار المدنیہ المنورہ الطبعۃ الاولی ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۴۷۔ الاصفہانی، اسماعیل بن محمد، ابوالقاسم (م ۵۳۵ھ) دلائل النبوۃ، دار العاصمہ الریاض، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۲ھ۔

۴۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الحافظ، (م ۲۵۶ھ) الادب المفرد، المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۹ھ۔

۴۹۔ بخاری، التاریخ الاوسط، دار الصمیعی، الریاض الطبعۃ الاولی ۱۴۸۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۰۔ بخاری، الجامع الصحیح، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۵۱۔ البستانی، بطرس، قطر المحیط، مکتبہ صاحۃ ریاض الصالح، بیروت ۱۸۶۹ء۔

۵۲۔ البستانی، فواد افرام، منجد الطلاب، المطبعۃ اکاثولیکیہ، بیروت ۱۹۴۱ء۔

۵۳۔ بھٹی، محمد اسحاق، کاروان سلف، مکتبہ اسلامیہ بھوانہ بازار فیصل آباد، دسمبر ۱۹۹۹ء۔

۵۴۔ بیہقی، احمد بن الحسین، ابوبکر، (م ۴۵۸ھ) دلائل النبوۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن۔

۵۵۔ بیہقی، السنن الصغیر، جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراتشی پاکستان،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۶۔ بیہقی، شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت س ن۔

۵۷۔ ترمذی، محمد بن عیسی، ابوعیسی (م ۲۷۹ھ)، السنن، مکتبہ دار السلام الریاض۔

۵۸۔ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، تحقیق عبدہ علی کوشک، الیمامہ للطباعۃ والنشر، بیروت ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء

۵۹۔ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، تصحیح علامہ ناصر الدین البانی، تخریج محمد یحیی گوندلوی بعنوان خصائل محمدی، والی کتاب گھر گوجرانوالہ ۲۰۰۳ء۔

۶۰۔ تھانوی، محمد علی بن علی الفاروقی (م ۱۱۹۱ھ) کشاف اصطلاحات الفنون سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳۔

۶۱۔ الجوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیہ، دار الکتب العربی، القاہرہ مصر س ن۔

۶۲۔ الحاکم، محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ النیسابوری (م ۴۰۵ھ)، المستدرک علی الصحیحین، مکتبہ نزار مصطفے الباز مکۃ المکرمہ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۶۳۔ حافظ محمد اکبر شاہ بخاری، اکابر علماء دیوبند، ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور۔ س ن

۶۴۔ حاجی خلیفہ، مصطفے بن عبداللہ الرومی (م ۱۰۱۷ھ) کشف الظنون دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۶۵۔ حسان بن ثابت الانصاریؓ (م ۵۰ھ) دیوان حسان، المکتبۃ التجاریہ البکری مصر

۶۶۔ حمیدی، عبداللہ بن الزبیر، ابوبکر (م ۲۱۹ھ) المسند المجلس العلمی کراتشی، الطبعۃ الاولی ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۳ء

۶۷۔ الخفاجی، احمد شہاب الدین المصری، نسیم الریاض، فی شرح شفاء القاضی عیاض، دار الکتاب العربی بیروت، س ن۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔ خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابوبکر تاریخ بغداد، الناشر العربی، بیروت س ن

۶۹۔ خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ مشکوٰۃ المصابیح، دارالفکر بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۰۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح تحقیق علامہ ناصر الدین البانی، المکتبہ الاسلامی، بیروت ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

۷۱۔ دارمی، محمد بن عبدالرحمٰن ابوبکر، السنن، نشر السنہ ملتان،

۷۲۔ دحلان السید احمد زینی، السیرۃ الحلبیہ، الناشر المکتبہ الاسلامیہ بیروت س ن۔

۷۳۔ الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، (م ۷۴۸ھ) تذکرۃ الحفاظ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، الطبع الاولی ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۷۴۔ الذہبی، سیر اعلام النبلآء، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، الطبعۃ السابعہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء

۷۵۔ زبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس، دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۶۔ الزرقانی، محمد بن عبدالباقی (م ۱۱۲۲ھ) المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ للعلامہ القسطلانی، دارالکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۷۷۔ الزرکلی، خیر الدین، الاعلام، دارالعلم للملایین، بیروت ۱۹۸۹ء

۷۸۔ زمخشری، محمود بن عمر (م ۵۳۸ھ) اساس البلاغہ، دارالمعرفہ للطباعۃ بیروت۔ س ن

۷۹۔ زیلعی، عبداللہ بن یوسف، جمال الدین (م ۷۶۲ھ) نصب الرایہ لاحادیث الھدایہ، دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور، س ن

۸۰۔ السیوطی، عبدالرحمٰن، جلال الدین، الامام (م ۹۱۱ھ) الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، مکتبہ نزار مصطفے الباز مکۃ المکرمہ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۸۱۔ السیوطی، الخصائص کبری، دارالکتب الحدیثہ، القاہرہ

۸۲۔ السھیلی، عبدالرحمٰن الامام (م ۵۸۱ھ) الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشام، داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۸۳۔ الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحٰق، الموافقات فی اصول الشریعہ، مترجم عبدالرحمٰن کیلانی، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور طبع اول جولائی ۱۹۹۳ء

۸۴۔ شاہ معین الدین ندوی، خلفائے راشدین، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور س ن

۸۵۔ الشرتونی، سعید الخوری اللبنانی، اقرب الموارد فی فصح العربیہ والشوارد مطبعہ مرسلی الیسوعیہ بیروت ۱۸۸۹ء

۸۶۔ شوکانی، محمد بن علی ابن محمد (م ۱۲۵۰ھ) ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول، ج مطبعۃ المدنی المؤسسۃ السعودیہ بمصر (القاہرہ) الطبعۃ الاولی ۱۳۸۳ھ/۱۹۹۲ء

۸۷۔ شوکانی، فتح القدیر، داراحیاء التراث العربی، بیروت س ن۔

۸۸۔ شوکانی، نیل الاوطار شرح المنتقی الاخبار، دارالجیل بیروت لبنان، ۱۹۷۳ء

۸۹۔ الصالحی، محمد بن یوسف، الشامی (م ۹۴۲ھ)، سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان س ن

۹۰۔ الصنعانی، عبدالرزاق بن ہمام ابوبکر، المصنف، المکتبۃ الاسلامی بیروت۔

۹۱۔ الطبری، محمد بن جریر (م ۳۱۰ھ) تہذیب الاثار مطبعۃ المدنی القاہرہ س ن۔

۹۲۔ الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القران، شرکہ مکیہ، مطبع مصطفیٰ البابی الطبعۃ الثالثہ ۱۳۸۸/۱۹۶۸ء

۹۳۔ الطبرانی، سلیمان بن احمد، ابوالقاسم، (م ۳۶۰ھ) المعجم الکبیر داراحیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء

۹۴۔ طحاوی، احمد بن سلمہ بن سلامہ، شرح المعانی الآثار، ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۹۵۔ عبدالحئی بن فخرالدین الحسینی (م ۱۳۴۱ھ) نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، مجلس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرہ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

۹۶۔ عبدالرحمٰن بن محمد عبدالرحمٰن بن ملوح، موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم، دارالوسیلہ، جدہ الطبعۃ الثانیہ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

۹۷۔ عبدالنبی، قاضی، احمد نگری، دستور العلماء، طبع حیدر آباد دکن ۱۳۲۹ھ

۹۸۔ العراقی عبدالرحیم بن الحسین، ابو الفضل (م ۸۰۶ھ)، طرح التثریب فی شرح التقریب مکتبہ نزار مصطفے الباز مکۃ المکرمہ س ن

۹۹۔ فیروز آبادی، محمد یعقوب مجد الدین، القاموس المحیط، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء

۱۰۰۔ قاضی عیاض، ابوالفضل، الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ عبدالتواب اکیڈمی ملتان س ن

۱۰۱۔ قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ، (م ۶۷۱ھ) الجامع لاحکام القرآن، داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۹۶۷ء

۱۰۲۔ الکتانی، محمد عبدالحیٔ الفاسی، فہرس الفہارس والاثبات، معجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات القاہرہ ۱۳۴۶ھ

۱۰۳۔ کحالۃ، عمر رضا، معجم المؤلفین، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔س ن

۱۰۴۔ لوئیس معلوف، المنجد، المطبعۃ الکاثولیکیہ للاباء الیسوعیین، بیروت ۱۹۴۹ھ

۱۰۵۔ مالک بن انس، الامام، (م ۱۸۰ھ) المؤطا، مکتبہ نزار مصطفیٰ مکۃ المکرمہ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

۱۰۶۔ المتقی، علی بن حسام الدین، علاؤ الدین، کنز العمال، مؤسسۃ الرسالہ الطبع خامسہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۱۰۷۔ محمد بشیر حسین، ڈاکٹر، فہرست مخطوطات شیرانی، ادارہ تحقیقات پاکستان دانش گاہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب لاہور طبع دوئم ۱۹۷۵ء

۱۰۸۔ محمد یونس بن عبدالستار، لباس الرسول والصحابہ والصحابیات، مطابع الوحید مکۃ المکرمہ ۱۴۲۴ھ۔

۱۰۹۔ المروزی، محمد بن نصر، ابوعبداللہ، قیام اللیل، حدیث اکادمی فیصل آباد۔

۱۱۰۔ المزی، یوسف بن الزکی عبدالرحمٰن ابن یوسف (م۷۴۲ھ) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، دارالباز عباس احمد بن الباز مکۃ المکرمہ س ن

۱۱۱۔ المزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۱۱۲۔ المسعودی، علی بن حسین بن علی ابوالحسن (م۳۴۶ھ)، مروج الذھب، دارالاندلس، بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۶۵ھ۔

۱۱۳۔ المقری، احمد بن محمد بن علی (م۷۷۰ھ) المصباح المنیر دارالمعارف، القاہرہ مصر س ن

۱۱۴۔ مسلم، ابن حجاج القشیری (م۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، دارالسلام الریاض الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۱۵۔ مصطفے حجازی، المعجم الوجیز، منشورات دارثقافہ، قم ایران ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۱۱۶۔ مناع القطان، تاریخ التشریع الاسلامی، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع الریاض الطبع الثانیہ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

۱۱۷۔ المنجد، صلاح الدین، معجم مالف عن رسول اللہ ﷺ دارالکتاب الجدیدہ بیروت ۱۴۰۲ء

۱۱۸۔ منذری عبدالعظیم، ذکی الدین ابومحمد، الترغیب والترہیب مکتب ومطبع الحلبی واولادہ مصر الطبعۃ الثانیہ ۱۳۸۳ھ/۱۹۵۴ء

۱۱۹۔ منصور پوری محمد سلمان، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد۔

۱۲۰۔ النبہانی یوسف بن اسماعیل (م۱۳۵۰ھ) الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ، رئیس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ الحقوق فی بیروت۔

۱۲۱۔ النبہانی، وسائل الوصول الی شمائل الرسول، دارالمنھاج بیروت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

۱۲۲۔ ندوی، تقی الدین مظاہروی، محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے مجلس نشریات اسلام کراچی س ن

۱۲۳۔ ندوی، عبدالسلام اسوۂ صحابہ مطبع معارف اعظم گڑھ طبع سوئم ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء

۱۲۴۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (م۳۰۳ھ، السنن مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۲۵۔ نووی محی الدین بن شرف ابوزکریا (م۶۷۶ھ) شرح مسلم، الجامع الصحیح، مکتب البحوث والدراسات دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

۱۲۶۔ وحیدالزماں، علامہ، لغات الحدیث، میرمحمد کتب خانہ کراچی۔س ن

۱۲۷۔ الہاشمی، عبدالمنعم، ازواج النبی ﷺ، دار ابن حزم، للطباعۃ بیروت لبنان ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

۱۲۸۔ ہیثمی، نورالدین بن علی الحافظ، مجمع الزوائد، دارالکتب بیروت لبنان ۱۹۶۷ء

۱۲۹۔ الیمنی، یحیی بن ابی بکر، ابوزکریا، لھجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل، عباس احمد الباز، مکۃ المکرمہ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۳۰۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، طبع اول ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء

۱۳۱۔ سہ ماہی فکرونظر اسلام آباد، ج ۳۰، شمارہ ۲، جولائی۔دسمبر ۱۹۹۲ء ادارہ تحقیقات اسلام اسلام آباد

۱۳۲۔ المنجد، عربی اردو، دارالاشاعت، کراچی ۱۳۹۴/۱۹۷۴ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ از مقدمہ)

بدولت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (۱۲) اس اتباع کے نتیجے میں آپ ﷺ کی ذات والاصفات سے عقیدت ومحبت کا پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہے صاحب شمائل ﷺ کی ایک ایک ادائے ناز کو اپنی زندگی میں سموئے بغیر اس محبت میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔ اتباع میں حصول کمال وعقیدت ومحبت کے لازمی تقاضے پورے کرنے کے لیے ہر مسلمان آپ ﷺ کے خلقی امتیازات اور خلقی اوصاف کو جاننے کی دلی خواہش رکھتا ہے یہ خواہش اصحاب رسول ﷺ کی مجالس کے مطالعہ سے بڑی نکھر کر سامنے آتی ہے خیر القرون کی مجالس میں یہ خواہش زبانی تھی۔ یا احادیث کے تحریری ذخیرہ میں بکھری ہوئی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس محترم خواہش نے علوم وفنون اسلامیہ کے شعبہ ادب حدیث میں شمائل النبی ﷺ کے نام پر الگ صنف کو وجود بخشا۔

۱۲۔ القرآن، الاحزاب: ۲۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمائل النبی ﷺ کی تعریف وتحدید

حضرت محمد ﷺ کی اعلیٰ شخصیت کے بارے میں احادیث کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے بارے میں بہت ساری کاوشیں ہوئی ہیں اور نتیجتاً الشمائل النبویۃ کے نام سے کئی ایک کتابیں معرض وجود میں آئی ہیں۔اس طرز کی کتابوں میں نبی ﷺ کے ظاہری خدوخال، جسمانی ساخت، کردار، طرز حیات، انداز لباس، خاص آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں نقشہ کھینچا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کے وجود، قد، سر، ہاتھ، پاؤں، سینہ، کمر، کندھے، پیٹ، آنکھیں، پلکیں، ابرو، پیشانی، رخسار، مونچھیں، انگلیاں، ناک، بال، دانت، مہر نبوت وغیرہ کے اوصاف خاص طور پر اس نقشہ کشی میں آتے ہیں۔اس کے بعد بالوں کو کنگھی کرنا، درمیان سے مانگ نکالنا، تیل لگانا، آنکھوں میں سرمہ لگانا، مہندی اور عمدہ خوشبو استعمال کرنے کے بارے میں منظر کشی کی جاتی ہے۔اس کے بعد لباس (قمیض، چادر، تہبند، جبہ، پگڑی) کے کپڑوں کی نوع اور رنگ، بستر، جوتے (موزے) نیز استعمال کردہ اسلحے، تلوار، زرہ وغیرہ اور آپ ﷺ کی بطور بشر حرکات وسکنات سے بحث کی جاتی ہے مثلاً چال، بیٹھک، ٹیک لگانا، اونگھنا، انداز گفتگو، سلام کا جواب دینا، انداز تبسم، ہنسنا، مزاح، آنکھیں جھپکنا جیسی کیفیتوں کا بیان ہوتا ہے۔تلاوت قرآن کا انداز، اقوال زریں، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، دعا کرنا اور اس کے لیے اختیار کردہ اوقات، طہارت نظافت، دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنا، علاج معالجہ وغیرہ بھی زیر بحث لائے جاتے ہیں۔

نبی ﷺ کے ماکولات، سب سے زیادہ پسندیدہ کھانے، مشروبات، زیادہ پسندیدہ مشروبات، استعمال کردہ پیالے، انداز طعام، کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا، کھانے میں اعتدال وغیرہ ایک مستقل باب ہے۔ان کے علاوہ ان کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق، حلم، فیاضی وسخاوت، تواضع، حیا، اچھائی، ہمدردی وایثار، غریبوں کی حمایت اور وقار و احترام انسانیت جیسے احوال جگہ پاتے ہیں۔اس قسم کی کتابوں میں نبی ﷺ کے نام عرصہ حیات، وفات، وفات کے بعد خواب میں نظر آنا، آپ ﷺ کی میراث وغیرہ کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔

شمائل کا لغوی معنی واصطلاحی مفہوم

لغت کی کتابوں میں لفظ شمائل کا معنی ومفہوم جن الفاظ وعبارات سے واضح کیا گیا ہے وہ اس طرح سے ہیں۔شمائل کا اصل ش۔م۔ل ہے۔شمل اور شمال کی جمع شمائل ہے جس کے معنی اخلاق وعادات ہیں۔

لغت کی مشہور ومعروف کتاب لسان العرب کے الفاظ اس طرح ہیں۔

الشمال: خليقة الرجل۔ وجمعها شمائل ۔قال لبيد: هم قومي و قد أنكرت منهم۔ شمائل بدلوها من شمالي۔ و إنها لحسنة الشمائل، رجل كريم الشمائل أي في أخلاقه و مخالطته ويقال فلان مشمول الخلائق أي كريم الأخلاق

(شمال آدمی کی عادت اس کی جمع شمائل ہے۔لبید نے کہا: وہ میری قوم ہے میں ان کی عادات کو ناپسند کرتا ہوں انہوں نے میری عادت کی بجائے اور عادتیں بدل لیں۔اور بے شک وہ اچھی عادتوں والی ہے۔رجل کریم الشمائل یعنی آدمی اپنے اخلاق اور میل جول میں بہت عمدہ ہے۔کہا جاتا ہے فلاں آدمی اعلیٰ اخلاق والا ہے۔) (۱۳)

علامہ زمخشریؒ نے لکھا ہے: شمل۔ هو خير شامل: (وہ اچھی عادتوں والا ہے) و شملهم الخير (ان کی عادت اچھی ہے) شمولا، هو كريم الشمائل وما

۱۳۔ ابن منظور ،الا فريقى ، علامه ابو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم ، المصرى، لسا ن العرب ۔ ۱۱/۳٦۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلك من شمالي۔ من خُلقي (وہ عمدہ عادات والا ہے) (١٤)

قال لبيد: هم قومي وقد أنكرت منهم۔ شمائل بدلوها من شمالي
وہ میری قوم ہے میں ان کی عادات کو ناپسند کرتا ہوں انہوں نے میری عادت کی بجائے اپنی عادات بدل لیں۔)

ابراہیم مصطفیٰ نے لکھا ہے۔

الشمال۔ مقابل اليمين :يقال اليد الشمال والجانب الشمال و نحوها (قا ل اللّٰه تعالى :لقد كان لسباء في مسكنهم آية جنتان عن يمين و شمال)ج أشمل و شمل، وشمائل (قال: ثم لآ تينهم من بين أيديهم و من خلفهم وعن أيمانهم و عن شمائلهم) (١٥)

(شمال کا لفظ دائیں کے مقابلے میں آتا ہے۔کہا جاتا ہے بایاں ہاتھ اور بائیں جانب ،اوراس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں نشانی ہے۔دو باغ دائیں اور بائیں جانب۔اس کی جمع شمل اور شمائل ہے۔شیطان نے کہا میں ضرور ان کے سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں طرف سے آؤں گا۔

لفظ ''شمال'' کا معنی عادت ہے اوراس کی جمع شمائل ہے)

شیخ احمد رضا نے لکھا ہے:الشمال ج شمائل، الخُلق والسجية۔ (١٦)

(شمال کی جمع شمائل ہے اوراس کا معنی طبیعت اور عادت ہے)

بطرس البستانی لکھتے ہیں:

الشمال أيضا الطبع ج شمائل؛ الشما ل: ج أشُمُل و شَمَل" و شمائِل، وهي مؤنثة ، ضد اليمين ج شِما لا ت : الشمال ۔ من جهة

١٤۔ زمخشری ،ابو القا سم محمود بن عمر ، (م٥٣٨ھ)، اساس البلاغة ، ص: ٢٤٢، دا رالمعرفه للطباعة والنشر بيروت لبنان

١٥۔ ا برا هيم مصطفى، مجمع اللغة العربية، المعجم الوسيط ٤٩٧/١۔

١٦۔ الشيخ احمد رضا ،متن معجم اللغة ، ٣٧٣/٣۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القطب السما وی الشما لی و هی مقا بلة للجنو ب من الأرض۔ الطبع، ج شمائل (۱۷)

(شمال کی جمع اشمل، شمل، اور شمائل ہے۔ یہ مؤنث اور لفظ یمین کا متضاد ہے۔ اس کی جمع شمالات بھی ہے۔ یہ قطب آسمانی شمالی کی جہت کے لئے آتا ہے۔ اور یہ زمین کے جنوب کے مقابلے میں آتا ہے۔ شمال کا معنی طبیعت بھی ہے اور اس کی جمع شمائل ہے۔)

اسماعیل بن عباد نے لکھا ہے:۔

شمال: خليقة الرجل وإنها لحسنة الشمائل : أي شكلها و حالاتها۔(۱۸)

(شمال کا معنی ہے انسان کی عادت، جب کہا جائے (**و إنها لحسنة الشما ئل**) تو اس کا معنی ہوگا اس کی شکل وصورت اور حالات بہتر ہیں۔)

الجوہری، اسماعیل بن حماد لکھتے ہیں:

الشمال أيضا۔ الخلق و الجمع الشمائل (۱۹)

(لفظ شمال کا معنی اخلاق ہے اس کی جمع شمائل ہے۔

احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی فرماتے ہیں۔ الشمائل۔الخُلُق (۲۰)

(شمال کا معنی خلق یعنی عادت ہے) عربی لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے:

الشمال۔ ج أشمل۔ شمل۔ وشمال ج شمائل :(۲۱)

(شمال کی جمع اشمل، شمل اور شمائل ہے اس کا معنی عادت اور طبیعت ہے)

لوئیس معلوف کے مطابق:

۱۷۔ بطرس البستا نی ،قطر المحیط،۲/۲۵۸،دارالفکر،بیروت س ن۔

۱۸۔ اسماعیل بن عباد(م۳۶۵ھ)، التمحیط فی اللغة، ۷/۳۳۹۔

۱۹۔ الجو هری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة۔ ۵/۱۷٤۰ ، مطبع مصر، ۱۲۸۲ھ۔

۲۰۔ المقری ،احمد بن محمد بن علی ، الفیومی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ، ۱/۳۲۳۔

۲۱۔ المنجد الابجدی، مؤسسته الفقیه،تهران ،ایران: ص:٦۰۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشمال ج شمائل : الطبع: يقال ليس من شمالى أن أعمل بشمالى أى ليس من طبعى العمل باليد اليسرى الشميلة ج شمائل: الطبع المشمول: ألمرضئ الأخلاق۔ (۲۲)

(شمال کی جمع شمائل ہے اور معنی طبیعت ہے۔کہا جاتا ہے بائیں ہاتھ سے لکھنا اور کام کرنا میری عادت نہیں ہے۔شمیلہ کی جمع بھی شمائل ہے۔اور اس کا معنی طبیعت ہے۔مشمول کا معنی پسندیدہ اخلاق ہے۔)

امام محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی نے لکھا ہے:

قال اللّٰه تعالى عن اليمين الشمائل و الشمال ايضا الخلق والجمع الشمائل (۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا دائیں اور بائیں جانب۔اور لفظ شمائل اخلاق کے معنی میں بھی آتا ہے۔اور اس کی جمع بھی شمائل ہے۔)

سعید الخوری الشرتونی اللبنانی بیان کرتے ہیں:

الشمال ضداليمين۔ فلان عندى بالشمل إذا خست منزلته وهوعندي باليمين أى بمنزلة حسنة ج أشمل و شمائل و شمل و شمال بلفظ الواحد ويطلق الشمال على الجهة المقابلة للجنوب من الأرض و الطبع يقال ليس من شمالي أن أعمل بشمالى (۲٤)

(لفظ ''شمال'' یمین کی ضد ہے۔کہا جاتا ہے۔فلاں میرے نزدیک بایاں ہے جبکہ اس کا مقام گر جائے۔اور وہ میرے نزدیک دایاں ہے یعنی اچھے مقام پر ہے۔اس کی جمع اشمل،شمائل اور شمل ہے۔لفظ شمال واحد آئے تو اس کا معنی جنوب کے مقابلے میں شمالی

۲۲۔لوئیس معلوف ،المنجد فی اللغة، ص: ٤٠٣۔

۲۳۔ سعید الخو ری الشر تونی اللبنا نی، اقرب الموا رد فی فصح العر بیه والشوا رد، ص:٦١٢۔

۲٤۔ فؤا د افرام البستانی، منجد الطلاب ،ص:٣٨٢ ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہت ہوگی۔اور اس کا معنیٰ طبیعت بھی ہے۔کہا جاتا ہے بائیں ہاتھ سے کام کرنا میری عادت نہیں ہے۔)

تاج العروس میں ہے:

والشمال: الطبع والخلق جمعه شمائل ۔قال عبديغوث الحارثی:

ألم تعلما أن الملامة نفعها قليل ۔و مالومی أخي من شماليا ۔قيل للخليقة شمال لكونه مشتملا على الإنسان اشتمال الشمال على البدن والشمال (بالفتح وبكسر) الريح التی تهب من قبل الحجر(۲۵)

(شمال کا معنی عادت وخلق ہے اور اس کی جمع شمائل ہے۔عبدیغوث کا شعر ہے: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ملامت وسرزنش کا فائدہ کم ہے اور اپنے بھائی کو ملامت کرنا میری عادات میں سے نہیں۔شمال کا لفظ عادت کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔کیونکہ وہ انسان پر یوں لپٹی ہوتی ہے جیسے بدن پر چادر اور شمال (شین کی زبر کے ساتھ اور بعض دفعہ زیر بھی آجاتی ہے) اس ہوا کو کہتے ہیں جو حجر کی جانب سے چلتی ہے۔)

اشرف الوسائل إلی فہم الشمائل کے مقدمہ میں ابن حجر ہیثمی نے لفظ شمائل کے متعلق لکھا ہے:

سمی هذا الكتاب بشمائل (بالياء) جمع شمال وهو بالكسر الطبع لا جمع شمائل بالفتح والهمزة لانه مرادف للمكسور الذی هو الريح (۲۶)

(اس کتاب کا نام شمائل رکھا گیا جو کہ شمال کی جمع ہے۔زیر کے ساتھ اس کا معنی طبیعت ہے۔زبر اور ھمزہ کے ساتھ شمائل کی جمع نہیں ہے اس لئے کہ وہ مکسور کے مترادف ہے جو کہ ہوا کے معنوں میں ہے۔)

علامہ ابراہیم بیجوری شمائل کی شرح میں لکھتے ہیں:

۲۵۔زبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس ۳۹۶/۷ طبع اول مصر ۱۳۰۶ھ۔

۲۶۔ابن حجر هیثمی،اشرف الوسائل إلی فهم الشمائل ،ص۲۶۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولذا سمی الکتاب بالشمائل (بالیاء) فرقا بینه و بین شمائل (بالهمزة) فالأولی جمع شمال بمعنی الطبع والسجیة والثانیه جمع شمال ضدالیمین و من جعل هنا بالهمزة فقد غلط (۲۷)

(اس لئے کتاب کا نام شمائل (ی) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔اس کے درمیان اور شمائل (ھمزہ کے ساتھ) کے درمیان فرق کرتے ہوئے،شمایل (ی) کے ساتھ شمال کی جمع ہے جس کا معنی عادت اور فطرت ہے۔اور شمائل ھمزہ کے ساتھ بھی شمال کی جمع ہے جو کہ یمین کے مقابلے میں آتا ہے۔جس نے اس کتاب کے نام کو ھمزہ کے ساتھ لکھا ہے اس نے درست نہیں کیا۔)

دستور العلماء میں لکھا ہے:

الشمائل۔ الخصائل الحمیده والطبائع الحسنة جمع شمیلة کالشمائم جمع شمیمة و الکرائم جمع کریمة و قیل جمع شمال بالکسر وهو الخلق بالضم یقال فلان کریم الشمائل، والخلق بالضم و سکون الثانی السجیة والطبیعة وهو مختص بالصفات الباطنة وقد ذکر فی کتاب "الشمائل الترمذی" الصفات الظاهرة أیضاً ۔ (۲۸)

(شمائل کا معنی قابل تعریف عادات اور اچھی طبیعت۔ یہ شمیلہ کی جمع ہے۔جس طرح کہ شمائم شمیمہ کی جمع ہے اور کرائم کریمہ کی جمع ہے ۔اور کہا گیا ہے کہ یہ شمال ش کی زیر کے ساتھ کی جمع ہے۔اور اس کا معنی خُلق ہے۔کہا جاتا ہے فلاں شخص عمدہ اخلاق والا ہے۔ اور خُلق ''خ'' کی پیش کے ساتھ اور لام کے سکون کے ساتھ آتا ہے۔طبیعت اور عادت کے معنوں میں آتا ہے۔اور یہ باطنی صفات کے ساتھ خاص ہے۔امام ترمذیؒ کی کتاب

۲۷۔المواهب ا للدنیه علی الشمائل المحمدیه ، ص ۱۲۳، طبع اول ۱۳۵۳ ،مطبع استقامة ،مصر)

۲۸۔قاضی عبدالنبی، احمد نگری، دستور العلماء، ۲۲۳/۲ ،طبع اول ، حیدرآباد دکن ، ۱۳۳۹ھ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمائل ترمذی میں ظاہری صفات بھی ذکر کی گئی ہیں۔)

کشاف اصطلاحات الفنون میں لکھا گیا ہے:

الشمائل عند الصوفیه هی امتزاج الجمالیات والجلالیات۔ (۲۹)

(صوفیاء کے نزدیک جمالیات اور جلالیات کے امتزاج کو شمائل کہا جاتا ہے۔)

شمائل کا اصطلاحی مفہوم

علامہ قسطلانی ؒ کے مطابق شمائل کا اصطلاحی مفہوم اس طرح ہے:

فیما فضله الله تعالیٰ به من کمال خلقته وجمال صورته کرمه تعالیٰ من الأخلاق الزکیة وشرفه من الأوصاف الحمیدة المرضیة وماتدعو ضرورة حیاته إلیه ﷺ (۳۰)

(شمائل کے اصطلاحی مفہوم میں رسول اللہ ﷺ کے ذاتی حالات اور فضائل وکمالات مراد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً: آپ ﷺ کا حلیم الطبع ہونا فیاضی وسخاوت، تواضع، حیا، ہمدردی و ایثار، سنجیدگی ووقار اس کے بعد بطور بشر آپ ﷺ کی حرکات وسکنات، چال، بیٹھک، ٹیک لگانا، انداز گفتگو، تبسم، مزاج، تلاوت قرآن کریم، طہارت ونظافت، دائیں ہاتھ سے کام کرنا زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے ظاہری خدوخال جسمانی ساخت کردار، طرز حیات، انداز لباس قد، سر، ہاتھ پاؤں، سینہ، کمر، کندھے، آنکھیں، پلکیں، ڈاڑھی، مونچھیں، انگلیاں، بال، دانت، مہر نبوت، رخسار، کنگھی کرنا، مانگ نکالنا، تیل لگانا، مہندی اور سرمے کا استعمال، خوشبو لگانا، تہبند جبہ، پگڑی وغیرہ کی نقشہ کشی تمام تر شمائل نبوی علیہ السلام کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی گزر اوقات، پسندیدہ کھانے، برتن اور علاج کرنا کھانے میں اعتدال بھی شمائل کا موضوع ہیں۔

۲۹۔ تھانوی، محمد علی، کشاف اصطلاحات الفنون، ۷۸۶/۳، مطبع خیاط، بیروت۔

۳۰۔ قسطلانی، احمد ابن حجر، المواهب اللدنیه، ۲۸۰/۱، مطبعه دارالکتب مصر۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمائل النبی ﷺ کے اوّلین مصادر ومآخذ

حضور ﷺ کے شمائل کے متعلق سب سے اہم مآخذ وہ روایات یا کتب ہوسکتی ہیں جو آپ ﷺ کے قریب ترین عہد میں مدون ومرتب کی گئی ہوں اور جن میں زیادہ سے زیادہ معلومات اور مواد کی تحقیق وتنقیح موجود ہو۔ علمی وتحقیقی چھان بین کے بعد جمع کی گئی ہوں۔ اس اعتبار سے احادیثِ شمائل النبی ﷺ کے اولین مصادر ومآخذ میں سب سے پہلا مآخذ قرآن مجید ہے۔

قرآن مجید

قرآن کریم کمالات وصفات کا حامل ایسا جامع معجزہ ہے۔ کہ ہر علمی وعملی میدان میں نہایت اعلیٰ اور مضبوط ومستحکم بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر مستند اور صحیح مآخذ اور کیا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب میں اپنے پیغمبر ﷺ کی صفات حمیدہ واخلاق حسنہ اور شمائل وخصائل کا جگہ جگہ ذکر فرمایا ہے۔

آپ ﷺ کا رؤف رحیم اور نرم خو ہونا، لوگوں کو پاک کرنا اور ان کے بوجھ اتارنا، ہمدردی اور مروّت میں انتہائی حد تک فکرمند رہنا، آپ ﷺ کا اسم گرامی، لقب رحمتِ عالم، کمبل وچادر اوڑھنا، لوگوں کو روشنی کی طرف لے جانے وغیرہ کا ذکر اس میں پایا جاتا ہے۔ شمائل النبی ﷺ کی جھلکیاں ان آیات میں دکھائی دیتی ہیں۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ يُزَكِّيكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ . ..... (۳۱)

۳۱۔ القرآن: البقرۃ: ۱۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس طرح ہم نے تم میں سے رسول ﷺ بھیجا جو تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ تمہیں کفر وشرک اور رذائل سے پاک کرتا ہے۔ تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (۳۲)

(اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بدولت آپ ﷺ ان (انسانوں) کے لئے نرم ہیں۔)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ (۳۳)

(وہ اپنے نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی ہے۔ جن کا اسم گرامی توراۃ اور انجیل میں پایا جاتا ہے۔ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے)

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (۳٤)

(بے شک تم میں سے ہی ایک رسول آ گیا اس پر تمہاری مشقت گراں گزرتی ہے۔ تمہارے بارے میں بہت حریص ہے اور ایمان والوں کے لئے مہربان وشفیق ہے۔)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَسَفًا (۳۵)

(شاید کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے پیچھے (افسوس میں) اپنی جان ہلاک کرلو گے کہ یہ لوگ ایمان (کیوں) نہیں لاتے)۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۳٦)

(اور ہم نے آپ ﷺ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔)

۳۲۔القرآن:آل عمران:۱۵۹۔

۳۳۔القرآن:الاعراف:۱۵۷۔

۳٤۔القرآن:التوبة:۱۲۸۔

۳۵۔القرآن:الکھف:٦۔

۳٦۔القرآن:الانبیاء:۱۰۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔(۳۷)

(شاید کہ آپ ﷺ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہو کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لانے والے)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۔ وَ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ (۳۸)

(اے نبی ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور روشن سورج بنا کر بھیجا ہے)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (۳۹)

اور وہ اپنی مرضی سے بالکل نہیں کلام کرتے)

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ آيَاتٍ بَيِّنٰتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ (۴۰)

(وہی تو ہے جو نازل کرتا ہے اپنے بندے پر واضح آیات۔ تاکہ تمہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے۔)

وَ إِذْ قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ۔۔۔ (۴۱)

(اور جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور میں اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔)

۳۷۔القرآن:الشعراء:۳۔

۳۸۔القرآن:الاحزاب:۴۶۔

۳۹۔القرآن:النجم:۳۔

۴۰۔القرآن:الحدید:۹۔

۴۱۔القرآن:الصف:۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ إِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيْمٍ (٤٢)

(اور آپ ﷺ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔)

يَا أَيُّهَا الْمُزَمِّلُ (٤٣)

(اے کملی اوڑھنے والے)

يَا أَيُّهَا الْمُدَثِّرُ (٤٤)

(اے چادر اوڑھنے والے)

کتب حدیث

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات واحکامات، مواعظ وقضایا اور خطبات کے علاوہ آپ ﷺ کے ذاتی احوال اور شمائل وخصائل کا بیان کتب احادیث میں موجود ہے۔ کتب احادیث کی تدوین عہد نبوی ﷺ میں ہی شروع ہو چکی تھی۔ اور اس سلسلے میں انتہائی تحقیق اور چھان بین سے کام لیا گیا۔ اس لحاظ سے شمائل وفضائل کے بارے میں مروی روایات قرآن مجید کے بعد زیادہ مستند اور زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ محدثین کرامؒ نے شمائل کے بیان کے لئے علیحدہ ابواب وفصول بھی مختص کی ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا ایک دوسرے سے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف وخصائل، عادات واطوار اور معمولات کے متعلق سوال وجواب کرنا آپ ﷺ کے شمائل کا دوسرا بڑا بنیادی مآخذ ہے۔ جن کا تذکرہ کتب احادیث وآثار میں مفصل ملتا ہے۔ مثلاً:

كيف كان خلق رسول الله ﷺ ..... (٤٥)

كيف كان صلوة رسول الله ﷺ بالليل .....(٤٦)

٤٢۔القرآن: القلم:٤۔

٤٣۔القرآن:المزمّل:١۔

٤٤۔القرآن:المدثّر:١۔

٤٥۔احمد،ابن حنبل، المسند،رقم الحديث:٢٦٥١٧۔

٤٦۔بخاری،الجامع الصحيح،رقم الحديث:١١٤٦۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفه لي، قال: كان أبيض مليحاً مقصداً.....(٤٧)

اس سلسلہ کی پہلی باقاعدہ کتاب حضرت امام ترمذیؒ کی ''الشمائل المحمدیہ'' ہے۔

کتب سیرت وطبقات

شمائل کا تیسرا بڑا ماٰخذ کتب سیرت وطبقات کے وہ بکھرے ہوئے مجموعے ہیں۔ جو صدر اول کے لوگوں نے لکھے۔ شمائل رسول ﷺ کے حوالے سے کتب سیرت کو بہت اہمیت ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو اولین دور میں لکھی گئیں۔ سیرت کی چند اہم ابتدائی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) کتاب المغازی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہریؒ (م ۱۲۴ھ)

(۲) کتاب المغازی، موسیٰ بن عقبہؒ (م ۱۴۱ھ)

(۳) سیرت النبی ﷺ، محمد بن اسحاقؒ (م ۱۵۰ھ)

(۴) کتاب المغازی، محمد بن عمر واقدیؒ (م ۲۰۷ھ)

(۵) سیرت رسول اللہ ﷺ، عبدالملک بن ہشامؒ (م ۲۱۳ھ)

اسی طرح بعض کتب طبقات میں بھی سیرت وشمائل کے متعلق وافر معلومات ملتی ہیں۔ ان میں محمد بن سعدؒ کی کتاب ''الطبقات الکبریٰ'' مستند اور مشہور ہے۔ طبقات ابن سعد کے ابتدائی حصے میں سیرت وشمائل نبوی ﷺ کا بیان ہے۔

٤٧۔ ترمذی، الشمائل المحمدیہ، رقم الحدیث: ١٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث شمائل کی تشریعی حیثیت

رسول اللہ ﷺ کے شمائل مبارکہ کا دائرہ وسیع تر ہے جو کہ آپ ﷺ کی صورت زیبا، خصائل، لباس، فراش، آرائش وزیبائش، خوراک، گزراوقات، اخلاق، کلام، گھریلو زندگی، عبادت، وصال، اوران کی جزئیات پر محیط ہے ان میں بعض وہبی ہیں جنہیں ہم شرعی اور عادی حیثیت میں ذکر نہیں کر سکتے۔ مثلاً آپ ﷺ کی صورت زیبا، بارعب شخصیت، خاتم النبیین ہونا، آواز، بیماری، عمر، وفات اور تجہیز وتکفین وغیرہ۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے شمائل وافعال کی حیثیتیں مختلف ہیں۔ کچھ سنت تشریع میں آتی ہیں اور کچھ سنت عادیہ میں۔ آپ ﷺ کے شمائل جن کا تعلق سنت تشریع سے ہے۔ ان کی بھی آگے مختلف اقسام ہیں۔ واجب، مندوب، مباح اور آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص وغیرہ۔ اس تقسیم کی بنیاد ہمیں قرآن کریم کی تفاسیر، احادیث مبارکہ اور آئمہ وفقہا کے اقوال میں ملتی ہے۔

قرآن کریم کی آیت ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (۴۸) کی تفسیر کرتے ہوئے امام قرطبیؒ نے لکھا ہے۔

" واختلف في هذه الأسوة بالرسول عليه السلام هل هي علَى الإيجاب أوعلَى الإستحباب علَى قولين ،أحدهما۔ علَى الإيجاب حتى يقوم دليل على الإستحباب، الثاني على الإستحباب حتى يقوم دليل على الإيجاب۔ ويحتمل ان يحمل على الإيجاب في أمور الدين

۴۸۔ القرآن، الاحزاب: ۲۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلى الإستحباب في أمور الدنيا۔(۴۹)

(رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ مبارکہ میں کہ واجب ہے یا مستحب، اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ جب تک مستحب ہونے کی دلیل قائم نہیں ہوتی واجب ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جب تک وجوب پر دلیل قائم نہیں ہوتی مستحب ہوگا۔ امور دین میں وجوب پر محمول ہوگا۔ اور امور دنیا میں استحباب پر)۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیرؒ نے تفسیر القران العظیم میں لکھا ہے۔

" هذه الآية الكريمة أصل كبيرفي التأسي برسول الله ﷺ في أقواله، وأفعاله وأحواله ۔ ولهذأ مر تبارك و تعالىٰ الناس بالتأسي بالنبي ﷺ يوم الأحزاب في صبره، و مصابرته، و مرابطته ومجاهدته و انتظاره الفرج من ربه عز وجل صلوٰت الله و سلام عليه دائما إلى يوم الدين ولهذا قال تعالىٰ للذين تقلقوا و تضجرواوتزلزلوا واضطربوا في أمرهم يوم الأحزاب ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ أى هلا اقتديتم به وتأ سيتم بشمائله ﷺ ولهذا قال تعالىٰ ﴿لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَا للّٰهَ كَثِيْرًا﴾۔(۵۰)

(یہ آیت کریمہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی میں اصل کبیر ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو صبر، صبر کی تلقین، تیاری، کوشش اور خوشحالی کے انتظار کرنے میں قیامت تک نبی ﷺ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو فرمایا جو جنگ احزاب کے دن اپنے معاملے میں خوفزدہ، بیقرار، ڈرائے اور پریشان کیے گئے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے یعنی تم آپ ﷺ کی

۴۹۔قرطبی، الجامع لا حكام القرآن، ۱۵۶/۱۴۔
۵۰۔ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۵۲۲/۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروی اور شمائل مبارکہ کی اقتداء کیوں نہیں کرتے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے)

امام مسلمؒ اپنی صحیح میں ایک حدیث لائے ہیں:

"قال رافع بن خديجؓ قدم النبي ﷺ المدينه وهم يأ برون النخل يقول يلقحون النخل فقال ما تصنعون قالوا كنا نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلو ا كان خيرا فتركوه فنفضت اوقال فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال :إنما أنا بشرإذا أمرتكم بشيئى من دينكم فخذوابه وإذا أمرتكم بشئ من رأى فإنما أنا بشر (٥١)

(حضرت رافع بن خدیجؓ نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہ کھجوروں کو پیوند کررہے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا تم کیا کررہے ہو؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ہم ایسا کرتے آ رہے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔لوگوں نے (پیوند کرنا) چھوڑ دیا تو پھل کم رہا۔راوی نے کہا لوگوں نے آپ ﷺ سے اس (کمی) کا ذکر کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں میں ایک انسان ہوں۔میں جب تمہیں تمہارے دین کا کوئی حکم دوں تو اسے لے لیا کرو اور جب میں اپنی رائے سے حکم دوں تو بلاشبہ میں بشر ہوں)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام نووی نے لکھا ہے

"قال العلماء :قوله ﷺ من رأى أى في أمر الدنيا و معايشها لا على التشريع فأما ما قاله بإجتهاده ﷺ ورأه شرعا فيجب العمل به وليس أبار النخل من هذا النوع بل من النوع المذكور قبله مع أن لفظة الرأى إنما أتى بها عكرمة على المعنى لقوله في آخر الحديث

٥١۔مسلم ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث:٦١٢٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال عكرمةأو نحو هذا فلم يخبر بلفظ النبي ﷺ محققا قال العلما لم يكن هذا القول خبرأو إنما كان ظنا كما بينه في هذه الروايات قالوا و رأيه ﷺ في أمورمعايش وظنه كغيره فلا يمتنع و قوع مثل هذ ولا نقص في ذلك و سببه تعلق هممهم بالأخرة ومعارفها۔(۵۲)

(علماء نے کہا ہے آپ ﷺ کا فرمان (من رأی) اپنی رائے سے یعنی دنیا اور اس کے معاش کے معاملے میں نہ کہ شریعت میں۔ جو آپ ﷺ نے اپنے اجتہاد سے فرمایا اور آپ ﷺ نے اسے شرع تصور کیا اس پر عمل واجب ہے۔ کھجور کی پیوند کاری اس قسم میں نہیں ہے۔ بلکہ پہلے ذکر کی گئی قسم (دنیا) میں ہے۔ عکرمہ لفظ رائے کو خبر کے معنی میں نہیں لائے بلکہ ظن کے معنی میں لائے ہیں۔ جس طرح کہ آپ ﷺ نے واضح فرمایا۔ علماء نے کہا کہ یہ قول خبر نہیں بلکہ ایک ظن تھا جس طرح ان روایات میں بیان ہوا ہے۔ آپ ﷺ کی رائے اور گمان امور معاش میں دوسرے انسان کی طرح ہے۔ اس جیسے معاملے کا پیش آ جانا نا ممکن نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی نقص بھی واقع نہیں ہوتا اور اس کا سبب آخرت کے حالات کی معرفت اور غم ہیں)۔

رسول اللہ ﷺ کے افعال وشمائل کی وضاحت امام ابن حزمؒ نے اس طرح کی ہے۔

" أفعاله عليه السلام على الوجوب وهي آكد من أ وامره۔ وقال آخرون منهم(المالكيين) ومن الحنفيين:ألافعال كالأوامر ۔ وقال آخرون من كلتا الطائفتين ومن الشافعيين ألافعال موقوفة على دليلها، فما قام منها دليل على أنه واجب صيرإليه۔ وما قام دليل أنه منها ندب أو إباحة صير إليه ۔ وقال سائر الشافعيين وجميع أصحاب

۵۲۔نووی، شرح مسلم، ۲/۲٦٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظاهر ليس شيئ من أفعاله واجبا و إنما ندبنا إلى أن نتأسى به عليه السلام فيها فقط، وأن لا نتركها على معنى الرغبة عنها، ولنا تركها على غير معنى الرغبة عنها۔ ولكن كمانترك سائرما ندبنا إليه مما إن فعلناه أجرنا ،و إن تركناه لم نأثم ولم نوجر إلا ما كان من أفعاله بيانا لأ مر أو تنفيذا لحكم فهى حينئذ فرض۔(۵۳)

(رسول اللہ ﷺ کے افعال واجب ہیں اور یہ آپ ﷺ کے احکام سے موکد ہوتے ہیں۔ مالکیوں اور حنفیوں کے حضرات نے کہا کہ آپ ﷺ کے افعال احکام کی مانند ہیں۔ ان دونوں گروہوں میں سے کچھ لوگوں نے اور شافعیوں نے کہا افعال کا انحصار دلیل پر ہے۔اگر دلیل واجب پر قائم ہے تو وہ اس کی طرف جائے گا اور اگر دلیل استحباب یا جواز کی طرف ہے تو (افعال کو) اس (استحباب یا جواز) کی طرف لے جایا جائے گا۔تمام شافعیوں اور اصحاب ظاہر نے کہا کہ آپ ﷺ کے افعال میں سے کوئی بھی واجب نہیں۔ بیشک ہم اسے (اس بنا پر) مستحب کہیں گے کہ ہم اس میں آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے ہیں اور بس۔ بے رغبتی کرتے ہوئے ہم اس کو ترک نہیں کریں گے ہمارے لیے اس کا ترک بے رغبتی کے معنی میں نہیں ہوگا۔لیکن جس طرح ہم ترک کر دیتے ہیں بہت سے وہ افعال جنہیں ہم مستحب سمجھتے ہیں ان میں سے (کسی پر عمل کریں گے) تو ہم اجر پائیں گے۔اگر اس کو ترک کریں تو گنہگار نہ ہونگے نہ اجر دیے جائیں گے۔مگر آپ ﷺ کے وہ افعال جو حکم بیان کرنے کے لیے یا حکم کے نفاذ کے لیے ہیں۔اس وقت وہ (افعال) فرض ہونگے۔)

قاضی ابوالولید سلمان بن خلف بن سعد بن ایوب الباجی الذھبی المالکی نے لکھا ہے۔

۵۳۔ابن حزم ، الاحکام فی اصو ل الاحکام، ۳۹/٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" أما فعله ﷺ فينقسم قسمين قربات و عادات۔ فإن كان عادات كالأ كل واللباس والقيام والقعود فهو دليل على الجواز فإتباعه ﷺ فى كيفية ذلك و صفته حسن"(٥٤)

(آپ ﷺ کے افعال کو دو قسموں قربات اور عادات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر وہ عادات مثلاً کھانا، لباس، قیام، اور لیٹنا وغیرہ ہو تو اس کی دلیل جواز پر ہوگی۔ اس کیفیت اور حالت میں آپ ﷺ کی اتباع بہتر ہوگی۔)

الشیخ مناع القطان نے لکھا ہے۔

" فهناك أمور سبيلها التجربة والدربة فى الحياة، والخبرة بأحولها فيما إعتاده الناس۔ كشؤن الزراعة والطب فهذه يجتهد فيها الرسول ﷺ اجتهاد غيره ويخطئ ويصيب، وليست شرعا ولذاقال فى تأبير النخل(أنتم أعلم بأمور دنياكم) بعد أن نصح لهم بعدم تلقيحه إ جتهادا منه! ثم تبين له بخلاف ذلك۔ حيث لم يكن لديه معرفة بالزراعة والفلاحة وهناك أموراخرىٰ سبيلها التدبير الإنساني إعتماداً على الظروف الخاصة كتوزيع الجيوش في المواقع الحربية۔ وتنظيم الصفوف في الموقعة و إختيار أماكن النزول وطرق الكروالفر ۔ فهذه كذالك ليست شرعا يتعلق به طلب الفعل أو الترك ولكنها من الشؤون البشرية التي لا يكون مسلك الرسول ﷺ فيها تشريعاً ولا مصدر تشريع(٥٥)

٥٤۔قاضی ابو الولید ، سلیما ن بن خلف ، الا شا ر ۃ فی اصو ل الفقہ، ص:١٧٧، دا رالکتب العلمیہ بیروت۔

٥٥۔مناع القطان ، تاریخ التشریع الاسلامی ، ص:١١٧، مکتبہ المعارف الریاض، سعودی عرب۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وہاں کچھ امور ہیں جو زندگی کے تجربات و عادات کی سبیل سے ہیں۔ان حالات کی خبر جن کے لوگ عادی ہیں جس طرح کہ زراعت اور طب کے معاملات ہیں۔ان میں رسول اللہ ﷺ دوسرے (انسانوں) کی طرح اجتہاد فرماتے تھے۔جس میں آپ ﷺ کبھی صحیح تک پہنچ جاتے اور کبھی نہ پہنچتے۔اور یہ (اجتہاد) شرعی نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے تابیر نخل کے بارے میں فرمایا تم اپنی دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔بعد اس کے کہ آپ ﷺ نے انہیں پیوند نہ کرنے کی اپنی طرف سے اجتہاد کرتے ہوئے تلقین فرمائی تھی۔پھر آپ ﷺ کو اس کے خلاف واضح ہو گیا اس وجہ سے کہ آپ ﷺ کو زراعت و کاشت کاری کی معرفت نہ تھی۔وہاں دوسرے معاملات بھی ہیں جو تدبیر انسانی کی سبیل سے ہیں جن پر خاص حالات میں اعتماد کرنا ہوتا ہے۔جس طرح جنگ کے موقع پر لشکروں کی تقسیم،صفوں کی تنظیم اور ٹھہرنے کی جگہوں کا انتخاب اور کروفر کے راستے ایسے ہی یہ بھی شرع نہیں ہیں ان کا تعلق کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے سے ہے یہ انسانی معاملات میں سے ہیں ان میں رسول اللہ ﷺ کا مسلک ومصدر تشریعی نہیں ہے۔)

امام شوکانیؒ نے ارشاد الفحول میں لکھا ہے۔

"اعلم أن أفعاله ﷺ تنقسم إلى سبعة أقسام: الأول ماكان من هواجس النفس والحركات البشرية كتصرف الأعضاء و حركات الجسد، فهذا القسم لا يتعلق به أمر بإتباع ولا نهى عن المخالفة، وليس فيه أسوة ، ولكنه يفيد أن مثل ذلك مباح۔ القسم الثاني! مالا يتعلق بالعبادات ووضح فيه أ مر الجبلة ،كالقيام والقعود و نحو ها فليس فيه تأس،ولا به إقتداء ، لكنه يدل على الإباحة عند الجمهور۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذا حكاه الغزالي في المنخول وقد كان عبدالله بن عمرؓ يتتبع مثل هذا ويقتدي به كما هو معروف عنه، منقول في كتب السنة المطهرة ـ القسم الثالث: ما احتمل أن يخرج عن الجبلة إلى التشريع ، بمواظبة عليه على وجه معروف وهيئة مخصوصة كالأ كل والشرب واللبس والنوم۔ فهذالقسم دون ما ظهرفيه أمر القربة، وفوق ما ظهر فيه أمر الجبلة، على فرض أنه لم يثبت فيه إلامجرد الفعل، وأما إذا وقع منه ﷺ الإرشاد إلى بعض الهيئات كما ورد عنه الإرشادإلى هيئة من هيئات الأكل و الشرب واللبس والنوم۔ فهذا خارج عن هذا القسم۔ وفي هذا القسم قولان للشافعي ومن معه هل يرجع فيه إلى الأصل ؟وهوعدم التشريع أو إلى الظاهر وهو التشريع۔ والراجح الثاني وقد حكاه الأستاذ أبو إسحاق عن أكثرالمحدثين فيكون مندوبا۔ القسم الرابع ! ما علم إختصاصه به ﷺ كالوصال والزيادة على أربع فهو خاص به لا يشاركه فيه غيره وفرق الشيخ أبو شامة المقدسي في كتابه في الأفعال بين المباح والواجب۔ فقال: ليس لأحد الإقتداء به فيما هو مباح له كزيادة على الأربع۔ ويستحب الاقتداء به في الواجب عليه كاضحىٰ والوتر وكذا فيما هو محرم عليه كأكل ذى الرائحة الكريهة والحق أنه لا يقتدى به فيما صرح لنا بأنه خاص به كائناً ما كان إلا بشرع يخصنا.....(٥٦)

(آپ ﷺ کے احوال سات قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں پہلی قسم نفس کے وسوسے اور بشری حرکات وسکنات ہیں۔جس طرح اعضاء کا استعمال،جسم کی حرکات اس قسم کا تعلق امر

٥٦۔شو کا نی ، محمد علی ، ارشا د الفحو ل الی تحقیق الحق من علم الاصو ل ، مکتبہ التجا ریہ ، دا رالکتب قا ھر ہ ،ص :٨٧۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع اور امر مخالفت کی ممانعت سے نہیں ہے۔ اور اس میں آپ ﷺ کا اُسوہ نہیں لیکن فائدہ ہے۔ اسطرح کی اتباع جائز ہے۔ دوسری قسم جو عبادات سے تعلق نہیں رکھتی اس میں فطری عمل واضح ہے۔ جس طرح کھڑے ہونا بیٹھنا اور اس طرح کے کام اس میں بھی اقتدا نہیں جمہور کے نزدیک جواز پر دلالت کرتے ہیں مخول میں امام غزالیؒ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اسی طرح کی اتباع کیا کرتے تھے۔ جس طرح ان کے بارے میں سنت مطہرہ کی کتب میں مشہور ہے۔ تیسری قسم (ان احوال کی ہے) جن کے بارے میں احتمال یہ ہے یہ وہ امور فطرت کی بجائے امور تشریع کی طرف جاتے ہیں ان پر دوام معروف طور پر پایا جاتا ہے۔ کھانے، پینے، پہننے اور نیند جیسے امور۔ یہ قسم جس میں امر قربت کم ظاہر ہوتا ہے اور فطری امر زیادہ ظاہر ہے۔ اس مفروضے پر کہ اس میں صرف فعل ہی ثابت ہے اور جب اس قسم میں آپ ﷺ کا ارشاد کھانے، پینے پہننے اور نیند کی مختلف حالتوں میں سے ایک حالت پر واقع ہوگا تو یہ اس قسم سے خارج ہوگا۔ اس قسم میں امام شافعیؒ اور ان کے ساتھیوں کے دو قول ہیں۔ کیا وہ اصل کی طرف لوٹے گا اور وہ حکم تشریع سے باہر ہوگا یا ظاہر کی طرف۔ تب وہ تشریع کی طرف لوٹے گا۔ دوسرا قول راجح ہے۔ اسے استاد ابو اسحاق نے اکثر محدثین سے بیان کیا ہے۔ کہ تب یہ مستحب ہوگا۔ چوتھی قسم (جن امور کا) نبی ﷺ کے لیے خاص ہونا معلوم ہو جائے۔ مثلاً وصال کے روزے، اور چار سے زیادہ بیویاں۔ یہ محض آپ ﷺ کے لیے خاص ہیں۔ ان امور میں آپ ﷺ کا کوئی شریک نہیں۔ شیخ ابو شامہ مقدسی نے اپنی کتاب میں مباح اور واجب کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرمایا کسی ایک کے لیے اس (عمل) کی اقتداء نہیں آپ ﷺ کے لیے جائز ہے۔ جیسا کہ چار سے زیادہ بیویاں۔ اور (بعض

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر) ضحیٰ اور وتر کی طرح جو آپ ﷺ پر واجب ہیں (امت کے لیے عمل) مستحب ہے۔ ایسے ہی وہ چیزیں جن کی بو اچھی نہیں۔ ان چیزوں میں آپ ﷺ کی اقتداء نہیں کی جائے گی۔ ہمارے لیے صراحت کی گئی ہے کہ کوئی بھی کام جو آپ ﷺ کے لیے خاص ہوگا (حکم) شرع کے ساتھ ہمیں خاص کرے گا۔

تفسیر، حدیث اور آئمہ وفقہاء کی آراء سے رسول اللہ ﷺ کے افعال کی دو حیثیتیں واضح ہو چکی ہیں۔ لہذا احادیث شمائل کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایسے افعال جن کے متعلق آپ ﷺ نے امت کو حکم یا ترغیب دی ان کی حیثیت تشریعی ہوگی۔ جن افعال کا تعلق آپ ﷺ کی بشری ضروریات اور حیثیت سے ہوگا انہیں سنت عادیہ تصور کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا دونوں حیثیتوں کی وضاحت کے لیے احادیث شمائل سے الگ الگ مثالیں دی جاتی ہیں۔

سنت تشریعی کی مثالیں

عن أبي أمامة رضی قال: كان رسول الله ﷺ إذا رفعت المائدة من بين يديه يقول: الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه غير مودع ولا مستغنى عنه ربنا۔(۵۷)

(حضرت ابوامامہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ پڑھتے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں، پاکیزہ، جس میں برکت رکھی گئی ہے، ختم ہونے والی نہ مستغنی ہونے والی اے رب ہمارے)

عن أنس بن مالك رضی قال، قال رسول الله ﷺ: ان الله ليرضى

۵۷۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۴۵۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمد ه عليها أو يشر ب الشر بة فيحمد ه عليها۔(۵۸)

(حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس بندے سے را ضی ہوتا ہے۔ جو کھانے کا ایک لقمہ کھائے یا پانی کا ایک گھونٹ پئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔)

عن حفصة ؓ زوج النبی ﷺ إن رسو ل الله ﷺ كا ن اذا ارادأن يرقد وضع يده اليمنى تحت خد ه ثم يقول اللهم قني عذا بك يو م تبعث عبا دك ثلاث مرات۔'' (۵۹)

(حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے کہ اے میرے رب مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔)

عن ابن عباس ؓ قال: كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام بالإثمد۔(٦٠)

(حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے آنکھوں میں اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔)

عن ابن عبا س ؓ قا ل : كا نت للنبي ﷺ مكحلة يكتحل منها ثلاث في كل عين ۔ (٦١)

(حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ جس میں سے آپ ﷺ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔)

۵۸۔ مسلم ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ٦٩٣٢۔
۵۹۔ابو دا ؤد ، السنن، رقم الحديث: ٥٠٤٥۔
٦٠۔تر مذی ، الشما ئل المحمد يه، رقم الحديث :٥١۔
٦١۔ابن ما جه ، السنن ،رقم الحديث:٣٤٩٩۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ :عليكم با لإثمد فإنه يجلو البصر و ينبت الشعر۔ (٦٢)

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اثمد سرمہ لازم کرو کہ یہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور بال اگاتا ہے

عن عبد الله بن مغفلؓ قا ل : نهى رسو ل الله ﷺ عن التر جل إلا غباً۔(٦٣)

(حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔)

عن حميد بن عبد الرحمن عن رجل من أصحا ب النبي ﷺ كا ن يترجل غباً۔(٦٤)

(حضرت حمید بن عبدالرحمٰنؒ ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرتے تھے۔)

عن أنسؓ قا ل : رأيت شعر رسو ل الله ﷺ مخضو باً ۔(٦٥)

(حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو خضاب لگا دیکھا۔)

عن جابرؓ قال: أتى النبي ﷺ بأبي قحا فةورأ سه ولحيته كأنه ثغامة۔فقا ل النبي ﷺ غيروا أوأخضبوا۔ (٦٦)

(حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حضرت ابوقحافہؓ کو لایا گیا۔ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔آپ ﷺ نے اسے تبدیل کرنے یا خضاب

٦٢۔ابن ما جه ، السنن، رقم الحديث:٣٤٩٥۔
٦٣۔تر مذی، السنن ، رقم الحديث:١٧٥٦۔
٦٤۔تر مذی ، الشما ئل المحمد يه ، رقم الحديث :٣٦۔
٦٥۔تر مذی ، الشما ئل المحمديه، رقم الحديث : ٤٨۔
٦٦۔ نسا ئی، السنن، رقم الحديث : ٥٢٤٤۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا فرمایا۔)

عن عا ئشةؓ قالت : كان رسول الله ﷺ يحب التيمن ما استطا ع في تر جله و تنعله و طهو ره۔(٦٧)

(حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور پاکیزگی اختیار کرنے میں جہاں تک ممکن ہوتا دائیں جانب کو پسند فرماتے۔)

عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال إذا انتعل أحد كم فليبد أ با ليمين و إذا نز ع فليبد أ با لشما ل فلتكن اليمنى أولهما تنعل و أخر هما تنز ع ۔ (٦٨)

(حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں جانب سے اور اتارے تو بائیں جانب سے ابتداء کرے۔ اور پہننے میں دایاں پہلے ہو اور اتارنے میں بعد میں۔)

عن الأشعث بن سليم قال : سمعت عمتي تحدث عن عمها (عبيا بن خا لد) قا ل بينما أنا أمشي با لمدينة إذاإنسا ن خلفي يقو ل :إرفع إزا رك فإنه أتقى و أبقى فا لتفت فإذا هورسو ل الله ﷺ ، فقلت يا رسو ل الله ﷺ : إنما هي بر دة ملحا ء، قال أما لك في رسو ل أسو فنظرت فإذا إزا ره إلى نصف سا قيه۔ (٦٩)

(حضرت اشعث بن سلیمؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا۔ وہ اپنے چچا عبید بن خالد سے حدیث بیان کر رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں مدینہ میں چلا جا رہا تھا۔ ایک شخص نے پیچھے سے مجھے کہا اپنی چادر اونچی کرو۔ یہ تقوی اور باقی رہنے کے لئے بہتر ہے میں نے مڑ کر دیکھا۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ

٦٧۔بخا ری ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:٥٨٥٤۔
٦٨۔بخا ری ، الجا مع الصحيح ، رقم الحديث:٥٨٥٦۔
٦٩۔تر مذی ، الشما ئل المحمديه، رقم الحديث : ١٢١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو رنگین چادر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لئے رسول ﷺ کی زندگی میں نمونہ نہیں۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی چادر نصف پنڈلی تک تھی۔)

عن كعب بن مالكؓ أن النبي ﷺ كان يلعق أصابعه الثلاث۔(۷۰)

(حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔)

عن أبي هريرة قال :قال رسو ل الله ﷺ : إذا أكل أحد كم فليلعق أصابعه.....(۷۱)

(حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے۔)

سنت عادیہ کہ مثالیں

عن عبد الله بن جعفرؓ قا ل : رأيت رسول الله ﷺ يأكل القثا ء بالرطب۔(۷۲)

(عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے۔)

عن ثمامة بن عبدالله عن أنس بن ما لك أنه كان لا ير د الطيب ۔ و زعم : أن النبي ﷺ كا ن لا ير د الطيب ۔(۷۳)

(حضرت ثمامہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ خوشبو رد نہیں کیا کرتے تھے۔ اور انسؓ فر ماتے تھے کہ نبی ﷺ خوشبو رد نہیں فرماتے تھے۔)

۷۰۔ تر مذی ، الشما ئل المحمديه، رقم الحديث : ۱۳۸۔

۷۱۔تر مذی ، السنن ، رقم الحديث:۱۸۰۱۔

۷۲۔بخا ری ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:۵٤٤۷؛مسلم ، بخا ری الجا مع الصحيح، رقم الحديث: ۵۳۳۔

۷۳۔بخا ری ، الجا مع الصحيح، رقم الحديث:۵۹۲۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنس بن مالك ؓ أن النبي ﷺ قال له (يا ذا الأذنين) قال محمود قال أبو أسامة انما يعني به انه يمازحه۔ (٧٤)

(حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ مجھے مزاح اور مذاق کے طور پر فرمایا کرتے تھے اے دو کانوں والے!)

عن علي بن أبي طالب قال: كان رسول الله ﷺ إذا مشى تكفأ تكفؤا كأنما ينحط من صبب ۔ (٧٥)

(حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو آگے کی طرف جھکے ہوئے چلتے گویا کسی بلندی سے نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔)

عن عباد بن تميم عن عمه أنه رأى النبي ﷺ مستلقيا في المسجد واضعاً إحدى رجليه على الأخرىٰ۔ (٧٦)

(حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔)

عن جابر بن سمرة ؓ قال: رأيت رسول الله ﷺ متكئاً علىٰ وسادة علىٰ يساره ۔(٧٧)

(حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تکیہ پر ٹیک لگائے بائیں پہلو پر بیٹھے ہوئے تھے۔)

عن أنس بن مالك ؓ قال: كان النبي ﷺ يعجبه الدباء فأتى بطعام أو دعي له فجعلت أتتبعه ، فأضعه بين يديه لما أعلم أنه يحبه۔ (٧٨)

٧٤۔ترمذی ، السنن، رقم الحديث: ١٩٩٢۔

٧٥۔ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ١٢٦۔

٧٦۔ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ١٢٩۔

٧٧۔ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ١٣١۔

٧٨۔ترمذی ، الشمائل المحمديه ، رقم الحديث: ١٦١۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کدو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کو کھانا دیا گیا تو میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھتا اس لئے کہ مجھے خوب علم تھا کہ آپ ﷺ کدو پسند فرماتے ہیں۔)

احادیث شمائل میں تشریعی اور عادی حیثیتوں کے فرق کو سمجھنے کے لئے مزید چند مثالیں دی جاتی ہیں جن سے وضاحت ہوگی کہ سنت تشریع سے کیا مراد ہے اور سنت عادت کسے کہیں گے؟

* آپ ﷺ کا نفلی عبادت کرنا سنت تشریع میں آئے گا جبکہ گھر یا مسجد میں پڑھنا سنت عادت ٹھہرے گی۔

* کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ اور کھانا کھانے کے بعد دعا پڑھنا سنت تشریع کہلائے گی جبکہ آپ ﷺ کا کسی کھانے کو پسند فرمانا (جیسے کدو وغیرہ) اور کسی کو نہ پسند فرمانا جیسے کہ ضب کا گوشت آپ ﷺ کی عادت کہلائے گی۔

* آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے گھروں میں جانا ان کے حقوق میں سے ہے اس لئے سنت تشریع میں آئے گا۔ اور عصر کے بعد ان کے گھروں میں جانا سنت عادت کہلائے گی۔ اس اصول کو بنیاد بنا کر آپ ﷺ کے تمام شمائل مبارکہ کی دونوں حیثیتوں کو الگ الگ کیا جاتا ہے۔

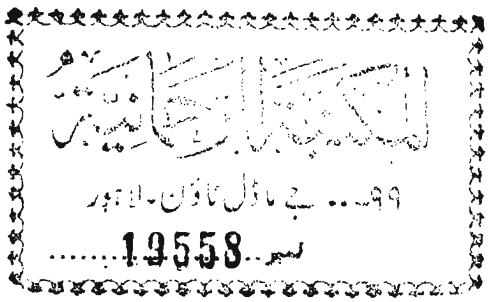

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

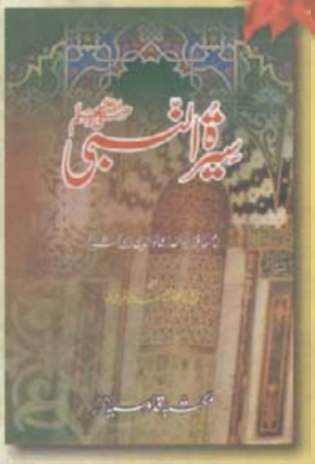

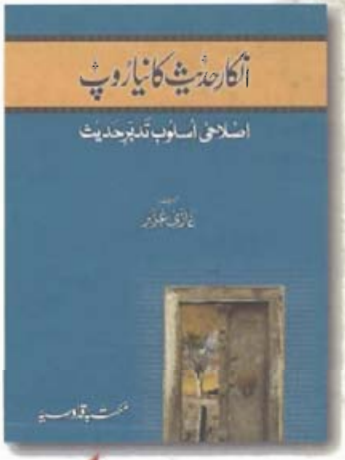

Tel: 42-37351124 , 37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com
Website: www.quddusia.pk

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور ◉ پاکستان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ